Four Brothers Group Pakistan
Tara Group Pakistan
BAYER
سرسبز
Ali Akbar Group Pakistan
Suncrop Group
Comega بھروسہ ہر کسان کا
Auriga Group innovative agriculture...
Sayban Group
Legend Crop sciences
syngenta
CORTEVA agriscience
MTL
AGTL
FFC
RACHNA Agri Business
HS
SALAAR AGRO

ترکیہ سے امپورٹڈ 3 گنا زیادہ طاقتور دنیا کی بہترین پوٹاش
اِمپورٹڈ
ہائبرڈ مُکا پوٹاش
سلفیٹ آف پوٹاش
بائبریڈ مُکا پوٹاش
Hybreed mukka Potash
SOP
Chemical Composition:
SOP....................50% w/w (Min)
Sulphate (SO_4)......46% w/w
SALAAR AGRO
پاکستان میں پہلی بار
ہارمونز اور انزائمز کے ساتھ
امپورٹڈ ہائبرڈ مُکا پوٹاش
ریکارڈ پیداوار
دولت کے انبار
کسان ورلڈ
MARKETING
چوہدری افتخار سندھو
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
0322-6780242

پاکستان کا مقبول ترین زرعی میگزین، لاکھوں کسانوں تک براہ راست رسائی

کسانوں کی اپنی دنیا

ماہنامہ

کسان ورلڈ

لاہور

قائم شدہ 2010

جلد نمبر 17 | ستمبر 2026 | شمارہ نمبر 9

www.kisanworldmagazine.com

چیف ایڈیٹر

چوہدری افتخار سندھو

(قائد اعظم گولڈ میڈلسٹ)

ٹی وی اینکر / سینئر صحافی

0322-6780242

چیف ایڈوائزر (اعزازی)

پروفیسر ڈاکٹر رائے نیاز احمد

(سابق وائس چانسلر، پیر مہر علی شاہ بارانی زرعی یونیورسٹی راولپنڈی)

مجلس مشاورت (اعزازی)

میاں محمد اختر

ڈاکٹر محمد اعجاز تبسم — پروفیسر ذوالفقار ورک

ڈاکٹر آصف علی — رانا قدیر احمد خاں

رانا توصیف اقبال — فضل حسین سولنگی

سرکولیشن مینجر

ناصر عظیم

0322-4450787

مارکیٹنگ مینجر

محمد عمران

0322-4870572

گرافکس ڈیزائنر

محمد ابوبکر

سینئر لیگل ایڈوائزر
(اعزازی)

چوہدری احمد مسعود گجر

(ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)

ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل پنجاب

لیگل ایڈوائزر
(اعزازی)

عبدالرحمٰن انصاری

(ایڈوکیٹ سپریم کورٹ)

فہرست مضامین

نمبر شمار		صفحہ نمبر
1	دفاع پاکستان اور کسان (اداریہ)	5
2	جنگیں ہتھیاروں سے نہیں جذبوں سے لڑی جاتی ہیں	6
3	مکئی میں لشکری سنڈی کا حملہ اور تدارک	9
4	آلو کی خزاں کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	10
5	کینولہ، سرسوں اور رایا کی کاشت	12
6	مٹر کی منافع بخش کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	16
7	گاجر کی کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	18
8	بھیڑ بکریاں پالنا (تجارت بھی، سنت رسول ﷺ بھی)	20
9	بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات (بابت ماہ ستمبر)	22
10	کماد کی منافع بخش ستمبر کاشت (جدید پیداواری ٹیکنالوجی)	24
11	پنجاب کے کسانوں، پولٹری، ڈیری لائیوسٹاک، فش فارمز کیلئے سفارشات	27
12	مورنگا سدابہار چارہ اگائیں	30
13	بلوچستان کے کسانوں، پولٹری اور ڈیری لائیوسٹاک فارمز کیلئے سفارشات	32
14	خیبر پختونخوا کے کسانوں، پولٹری اور ڈیری لائیوسٹاک فارمز کیلئے سفارشات	34
15	سندھ کے ہاریوں، پولٹری اور ڈیری لائیوسٹاک فارمز کیلئے سفارشات	36
16	گلگت بلتستان میں زراعت کا روشن مستقبل قابلِ عمل سفارشات	38
17	آزاد کشمیر کے کسانوں، پولٹری، ڈیری لائیوسٹاک، فش فارمز کیلئے سفارشات	40

تمام اشتہارات اور مضامین مفادہ عامہ میں شائع کئے جاتے ہیں۔ ادارہ کسی تحریر یا اشتہار کے نتائج کا ذمہ دار نہ ہے لہٰذا اس حوالے سے کوئی ادارہ یا انفرادی شخص چیف ایڈیٹر یا انتظامیہ یا پرنٹر و پبلشر کے خلاف کسی قانونی چارہ جوئی کا مجاز نہ ہے۔

آفس A-218 رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور

قیمت فی شمارہ 300 روپے، سالانہ خریداری فیس بذریعہ ڈاک 3000 روپے
سعودی عرب، یو اے ای، قطر، کویت، بحرین، اومان — 1000 سعودی ریال
جاپان، ہانگ کانگ، جنوبی کوریا، ملائشیا، انڈونیشیا — 300 امریکی ڈالر
بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، بھوٹان، نیپال — 200 امریکی ڈالر
برطانیہ، یورپ، امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا، افریقہ، ناروے — 400 امریکی ڈالر

پبلشر و چیف ایڈیٹر چوہدری افتخار سندھو نے بینکوئیٹ پرنٹنگ پریس نسبت روڈ لاہور سے چھپوا کر 218، اے رضوان بلاک اعوان ٹاؤن لاہور سے شائع کیا

فصلوں اور سبزیوں کے کھیتوں سے چوہوں کا مکمل خاتمہ
FORMULATION
Cholecalciferol.
Palma christi.
Salicylate.
بلیک کیٹ
BLACK CAT
(چوہوں کا مکمل صفایا)
انسانوں اور پالتو جانوروں
کیلئے مکمل محفوظ زہر
چوہوں اور دیگر نقصان دہ
جانوروں کا مکمل خاتمہ
AGRO
BLACK
CAT
(RAT KILLER)
Composition:
Herbs Extracts
Norway Technology
100 فیصد
گارنٹی
شاندار رزلٹ کے ساتھ گزشتہ
10 سال سے آزمودہ پراڈکٹ
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
0322-6780242
کسان ورلڈ
MARKETING
چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)

اداریہ

دفاع وطن اور کسان

1965 کی پاک بھارت جنگ ستمبر پاکستان کی تاریخ کا وہ درخشاں باب ہے جہاں دفاع وطن کیلئے صرف مسلح افواج ہی نہیں بلکہ ملک کا ہر شہری ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گیا تھا۔ اس تاریخی معرکہ حق میں جہاں افواج پاکستان کے غازیوں اور شہیدوں نے اپنے خون سے شجاعت کی نئی داستانیں رقم کیں وہاں ہل چلانے والے اور مٹی کا سینہ چیر کر کروڑوں پاکستانیوں کیلئے اناج اگانے والے کسانوں کا جذبہ بھی کسی سے کم نہیں تھا جنہوں نے اپنے کھیتوں کو مورچہ بنا دیا اور سرحدوں پر لڑنے والے فوجی بھائیوں کیلئے سپلائی لائن کو کبھی ٹوٹنے نہیں دیا۔ یاد رہے کہ جنگ ستمبر کوئی عام جنگ نہیں تھی بلکہ یہ ایک بقا کی جنگ تھی۔ جب دشمن نے رات کی تاریکی میں بین الاقوامی سرحد عبور کر کے لاہور اور سیالکوٹ پر حملہ کیا تو اس کا خیال تھا کہ وہ چند گھنٹوں میں اپنے ناپاک عزائم پورے کر لے گا لیکن وہ یہ بھول گیا کہ اس نے کس قوم کو للکارا ہے۔ اسے شاید پتہ نہیں تھا کہ یہاں پاک سرزمین کا دفاع کرنے والے صرف وردی پوش جوان ہی نہیں بلکہ وہ کسان بھی ہیں جن کے بازوؤں میں ہل چلا چلا کر چٹانوں کو چیرنے کی طاقت پیدا ہو چکی ہے۔ لاہور، واہگہ، برکی اور سیالکوٹ کے سرحدی دیہاتوں کے کسانوں نے جنگ کی ہولناکی اور گولا باری کی پرواکئے بغیر اپنے گھر چھوڑنے سے انکار کر دیا۔ جب توپوں کے گولے کھیتوں میں گر رہے تھے تو اس وقت بھی کسانوں نے اپنے ہل نہیں روکے۔ ان کا جذبہ یہ تھا کہ اگر فوج سرحد پر سینہ تان کر کھڑی ہے تو وہ کھیتوں میں ہل چلا کر مادر وطن کی غذائی ضروریات کو پورا کریں گے تاکہ وطن کا کوئی بچہ یا سپاہی بھوکا نہ رہے۔ جنگ ستمبر میں کسان دفاعِ وطن کا مضبوط ہراول دستہ بن کر دشمن سے برسرِپیکار تھے۔ جنگوں میں صرف گولہ بارود ہی نہیں بلکہ رسد بھی فتح کا تعین کرتی ہے۔ کسانوں نے اپنی بیل گاڑیاں، ٹریکٹر اور ٹرالیاں پاک فوج کے سپرد کر دیں۔ ان گاڑیوں کے ذریعے رات کی تاریکی میں گولہ بارود اور راشن اگلے مورچوں تک پہنچایا جاتا تھا۔ جنگی حالات میں ذخیرہ اندوزی اور اناج کی قلت کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ کسانوں نے دن رات محنت کر کے منڈیوں تک غلہ کی سپلائی کو برقرار رکھا اور ملک کو کسی غذائی بحران کا شکار نہیں ہونے دیا۔ دشمن نے جب پاکستانی حدود میں کمانڈوز اور پیراشوٹرز اتارے تو دیہات کے بہادر کسانوں نے کلہاڑیوں، لاٹھیوں اور دیسی بندوقوں کے ساتھ ان کا مقابلہ کیا اور درجنوں دشمن کارندوں کو پکڑ کر پاک فوج کے حوالے کیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ سیالکوٹ کے محاذ پر جسے "ٹینکوں کا قبرستان" کہا جاتا ہے، جب چونڈہ کے مقام پر دنیا کی سب سے بڑی ٹینکوں کی لڑائی ہو رہی تھی تو وہاں کے مقامی کسانوں نے اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر پاک فوج کے جوانوں کیلئے لنگر جاری رکھا۔ کسان خواتین اپنے گھروں سے روٹیاں پکا کر اور لسی کے مٹکے اٹھا کر اگلی صفوں میں موجود فوجیوں تک پہنچاتی رہیں۔ یہ پاک وطن کے محافظوں کیلئے کسانوں کی بے لوث محبت تھی جس نے پاک فوج کے حوصلوں کو ہمالیہ سے بھی بلند کر دیا۔ انہوں نے ثابت کیا کہ حب الوطنی کسی ڈگری یا عہدے کی محتاج نہیں ہوتی، یہ تو مٹی سے جڑی وہ خوشبو ہے جو انسان کو وطن پر جان نثار کرنے کیلئے ہر وقت تیار رکھتی ہے۔ آج 1965ء کی جنگ کو گزرے دہائیاں ہو چکی ہیں لیکن کسان کا وہی جذبہ آج بھی زندہ ہے جو گزشتہ سال مئی میں پاک بھارت جنگ میں ایک بار پھر اپنے عروج پر تھا جس کی بدولت عوام پاکستان اور افواج پاکستان نے مل کر ایک بار پھر بھارت کو عبرت ناک شکست دی۔ آج کا کسان موسمیاتی تبدیلیوں، پانی کی قلت اور مہنگی کھاد و بیج کے خلاف ایک نئی جنگ لڑ رہا ہے۔ معاشی مشکلات کے باوجود پاکستان کا کسان اور ہاری آج بھی ملک کی 26 کروڑ عوام کا پیٹ بھرنے کیلئے دن رات پسینہ بہا رہا ہے۔ ماہنامہ "کسان ورلڈ" سمجھتا ہے کہ کسانوں کا یہ جذبہ آج بھی پاکستان کی معاشی خود مختاری کا ضامن ہے۔ جس طرح ستمبر 1965ء اور مئی 2025ء میں کسانوں نے دفاع وطن میں صفِ اول کا کردار ادا کیا، اسی طرح آج زراعت کو جدید خطوط پر استوار کر کے ہم پاکستان کو معاشی طور پر ناقابلِ تسخیر بنا سکتے ہیں۔ جنگِ ستمبر کے سچے جذبوں کو یاد کرنے کا مقصد صرف ماضی پر فخر کرنا نہیں بلکہ اس عہد کی تجدید کرنا ہے جس نے ہمیں ایک زندہ قوم بنایا تھا۔ کسان ورلڈ وطن عزیز کے ان تمام غازی کسانوں کو سلام پیش کرتا ہے جنہوں نے مٹی کی لاج رکھی۔ حکومتِ وقت کو بھی چاہیے کہ وہ ان کسانوں کے حقوق اور ان کی فلاح و بہبود کیلئے ٹھوس اقدامات کرے کیونکہ جب تک کسان خوشحال نہیں ہو گا پاکستان خوشحال نہیں ہو گا۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو

چوہدری افتخار سندھو
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
سینئر صحافی / ٹی وی اینکر / چیف ایڈیٹر

جنگیں ہتھیاروں سے نہیں جذبوں سے لڑی جاتی ہیں

جنگ ستمبر 1965ء

تحریر: پروفیسر ذوالفقار علی ورک (فاروق آباد)

"جنگیں ہتھیاروں سے نہیں، جذبوں سے لڑی جاتی ہیں" یہ الفاظ ہیں میرے چھوٹے بھائی چوہدری افتخار سندھو کے پی ٹی وی ورلڈ کیلئے یوم دفاع پاکستان پر لکھے ہوئے ایک خصوصی پروگرام "داستان استقلال" کے، جس کے وہ سکرپٹ رائٹر اور پروڈیوسر ڈائریکٹر تھے، پروگرام "داستان استقلال" پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان، دونوں میڈیم کی زینت بنا۔

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ آزادی کے پودے کو لہو سے سینچنا پڑتا ہے اور وطن کے دفاع کیلئے جام شہادت نوش کرنا پڑتا ہے۔ پاک سرزمین کے دفاع کیلئے جنگیں لڑنی پڑتی ہیں اور جنگیں ہتھیاروں سے نہیں جذبوں سے لڑی جاتی ہیں۔ تاریخ اسلام میں اس بات کو پہلی بار ہمارے آباؤاجداد نے اور اس صدی میں افواج پاکستان اور عوام پاکستان نے ایک بار جنگ ستمبر 1965 میں اور دوسری بار جنگ مئی 2025 میں سچ ثابت کر دکھایا۔

جنگ ستمبر 1965 میں کچھ ایسے واقعات رونما ہوئے جو پاکستانی قوم کے غیر معمولی عزم کو ظاہر کرتے ہیں۔ جنگِ ستمبر 1965 کا ولولہ انگیز معرکہ ایک عرصے تک پاکستانیوں کے عزم اور جوش کو گرماتا رہے گا۔ "وطن" وہ سہ حرفی لفظ ہے جس سے ایک پوری قوم جنم لیتی ہے، پروان چڑھتی ہے اور وفاداری بشرطِ استواری کی تصدیق کرتے ہوئے اسی مٹی کا حصہ بن جاتی ہے۔ 1965 کی 17 روزہ جنگ، پاکستانی تاریخ میں ایک طلسماتی داستان سے کہیں زیادہ کا درجہ رکھتی ہے جب ایک قوم نے اپنے سے پانچ گنا زیادہ بڑے ملک کی جانب سے اچانک ہونے والے حملے کو اپنے عزم و ہمت سے ناکام بنا کر دشمن کو عبرتناک شکست دی۔ اس معرکہ حق و باطل میں افواج پاکستان نے شجاعت و بہادری کی نئی داستانیں رقم کیں تو شاعروں نے لہو گرما دینے والا کلام لکھا، عام افراد کا حوصلہ ساتویں آسمان پر اس وقت دیکھا گیا جب 80 سال کا ایک عام بوڑھا گھر سے خندق کھودنے نکلا۔ مائیں اور بہنیں مصلے پر بیٹھ کر دعا گو رہیں اور پوری قوم یک جان و یک قالب ہو گئی اور اس عظیم جذبے کا اظہار کیا جو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ جنگ ستمبر کے معرکہ حق و باطل میں پاک فوج کے جری جوانوں نے ایسی بے مثال شہادتیں پیش کیں کہ دھرتی کا بچہ بچہ پکار اٹھا

اے راہِ حق کے شہید ووفا کی تصویرو
تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

لگانے آگ جو آئے تھے آشیانے کو
وہ شعلے اپنے لہو سے بجھالئے تم نے

بچالیا ہے یتیمی سے کتنے پھولوں کو
سہاگ کتنی بہاروں کے رکھ لئے تم نے

تمہیں چمن کی فضائیں سلام کہتی ہیں
اے راہِ حق کے شہید ووفا کی تصویرو

چلے جو ہوگے شہادت کا جام پی کر تم
رسولِ پاک نے باہنوں میں لے لیا ہوگا

علی تمہاری شجاعت پہ جھومتے ہوں گے
حسین پاک نے ارشاد یہ کیا ہوگا

تمہیں خدا کی رضائیں سلام کہتی ہیں
جنابِ فاطمہ جگرِ رسول کے آگے

شہید ہو کے کیا ماں کو سرخرو تم نے
جنابِ حضرتِ زینب گواہی دیتی ہیں

شہیدو رکھی ہے بہنوں کی آبرو تم نے
وطن کی بیٹیاں مائیں سلام کہتی ہیں

اے راہِ حق کے شہید ووفا کی تصویرو
تمہیں وطن کی ہوائیں سلام کہتی ہیں

آج کی نوجوان نسل بھی جنگ ستمبر کے چند اہم واقعات سے اپنے دلوں کو گرما سکتی ہے جو نہ صرف دفاع پاکستان بلکہ استحکام پاکستان کا ذریعہ بھی بنیں گے۔

جنگ ستمبر کے پہلے شہداء:

ستمبر 1965ء کی پاک بھارت جنگ کے سب سے پہلے شہید ہونے والے فوجی افسر میجر میاں رضا شاہ شہید (ستارہ جرأت) ہیں۔ اگرچہ جنگ ستمبر کا باقاعدہ آغاز بھارت کی جانب سے بین الاقوامی سرحد عبور کر کے 6 ستمبر 1965 کو ہوا تاہم کشمیر کے محاذ پر چھمب جوڑیاں سیکٹر میں جھڑپیں یکم ستمبر سے ہی شروع ہو گئی تھیں۔ پاک فوج کے

میجر رضا شاہ نے اسی پہلے ہی دن جام شہادت نوش کیا۔ میجر رضا شاہ شہید کا تعلق پاک فوج کی مایہ ناز آرمرڈ رجمنٹ 11 سے تھا۔ شہادت کے وقت ان کی عمر محض 28 سال تھی۔ وہ ایک انتہائی پُر عزم، پُر شوق اور نڈر فوجی افسر تھے۔ یکم ستمبر کو بھارتی فوج کے مظفر آباد سیکٹر پر بڑھتے ہوئے دباؤ کو روکنے کے لئے میجر رضا شاہ کو اپنی ٹینک رجمنٹ کے ساتھ چک پنڈت کے علاقے پر قبضہ کرنے کا ٹاسک دیا گیا۔ جنگ پر روانگی سے قبل انہوں نے اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے تاریخی الفاظ کہے جو کچھ اس طرح تھے "ان شاء اللہ کل ہم ایک مکار دشمن کے خلاف جنگ میں اتریں گے۔ جو مجھے جانتے ہیں وہ مجھے سب سے آگے فرنٹ پر پائیں گے اور جو مجھے نہیں جانتے وہ بھی جلد مجھے جان جائیں گے "میجر رضا شاہ اپنے کہے گئے الفاظ کے مطابق اپنے ٹینک دستے کی اگلی صفوں میں رہ کر قیادت کر رہے تھے۔ چک پنڈت کی طرف پیش قدمی کے دوران دشمن کا ایک گولہ ان کے ٹینک کو لگا جس کے نتیجہ میں وہ یکم ستمبر 1965ء کی صبح جامِ شہادت نوش کر گئے۔ میدانِ جنگ میں دکھائی جانے والی اس بے مثال شجاعت پر ابتدا میں انہیں پاک فوج کے سب سے بڑے عسکری اعزاز "نشانِ حیدر" کے لئے تجویز کیا گیا تھا تاہم بعد میں انہیں ستارہ جرأت سے نوازا گیا۔ اگر باقاعدہ بین الاقوامی سرحد (لاہور واہگہ بارڈر) پر 6 ستمبر کے حملے کو دیکھا جائے تو وہاں میجر علم الدین شہید (ستلج رینجرز) اور ان کے ساتھیوں نے سب سے پہلے بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرتے ہوئے شہادت کا رتبہ پایا تھا۔ معروف مصنف ایم آر شاہد نے اپنی کتاب "شہیدانِ وطن" میں بہت تحقیق کے بعد پاکستانی شہداء کا احوال پیش کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ 6 ستمبر کی صبح ٹھیک 3 بج کر 45 منٹ پر بھارت کی جانب سے واہگہ پر ایک گولہ آکر گرا جسے بھارت کی جانب سے پہلا فائر قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس موقعہ پر ایس جے سی پی پوسٹ پر موجود پلاٹون کمانڈر محمد شیر از چوکنا ہو گئے اور پوسٹ پر بھارت کی جانب سے مزید فائرنگ شروع ہو گئی۔ محمد شیر از نے جوابی فائرنگ کی اور یوں دونوں اطراف سے فائرنگ کا تبادلہ شروع ہوا جو ستمبر کی تاریخی جنگ کی ابتدا تھی۔ لڑائی اتنی شدید ہو گئی کہ بھارتی فوجیوں نے قریب آکر دستی بم بھی پھینکنے شروع کر دیئے۔ اگرچہ یہ حملہ اچانک تھا لیکن پاکستانی سپاہیوں نے اس کا دلیرانہ مقابلہ کیا۔ جب پاکستانی دستی بموں کی ضرورت پڑتی تو سپاہی رینگ کر کمک کے پاس آتے اور رینگ کر آگے موجود سپاہیوں کو بم تھماتے تھے۔ اسی اثناء میں محمد شیر از دشمن کی گولیوں سے شہید ہو کر جنگِ ستمبر کے پہلے شہید کا اعزاز حاصل کر گئے۔

چونڈہ کا یادگار محاذ:

6 ستمبر 1965 کی پاک بھارت جنگ میں تاریخی چونڈہ کا محاذ ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ یہ وہ میدانِ جنگ ہے جہاں برصغیر کی تاریخ میں ٹینکوں کی سب سے بڑی جنگ لڑی گئی جو 8 روز تک جاری رہی۔ اس معرکہ میں 500 سے زائد ٹینک استعمال ہوئے جس میں بھارت عددی برتری کے نشے میں تھا جسے پاکستانی سپاہیوں اور عوام نے ٹینکوں کے سب سے بڑے قبرستان میں تبدیل کر دیا۔

تفصیلات کے مطابق بھارتی فرسٹ آرمڈ ڈویژن نے 6 ماؤنٹین ڈویژن، 14 انفنٹری ڈویژن اور کئی انفنٹری بریگیڈز کی مدد سے 3 کالم کی فارمیشن بناتے ہوئے بمقام چاروہ، باجرہ گڑھی اور نخنال سے پاک سرزمین پر حملہ کر دیا۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے پاک فوج کے چند ہزار فوجی اس محاذ پر ڈٹ گئے۔ پہلے لگ بھگ 325 ٹینک تھے لیکن جب مزاحمت ہوئی تو بھارتی کمانڈر پی کے دَوَن نے مزید فوجی اور ٹینک منگوا لئے۔ یہاں پاکستان نے آخری سپاہی اور آخری فوجی تک مقابلے کا عزم کیا اور اسی پر عمل کیا۔ گڈ گور سے آگے پھلورا کے مقام پر پاک فوج اور بھارتی فوج کے درمیان شدید معرکہ ہوا۔ اس معرکہ حق و باطل کے موقع پر پاک فوج کے کرنل عبد الرحمان نے اپنی جان قربان کر دی اور ستارۂ جرأت حاصل کیا لیکن پھلورا بھارتی فوج کے ہاتھوں میں آ گیا اور اب انہوں نے چونڈہ کی طرف پیش قدمی شروع کر دی اور پھلورا بھارتی فوج کا کمان ہیڈ کوارٹر بنا۔ یہاں بریگیڈیئر علی نے اپنی تین رجمنٹوں اور تین بہادر کمانڈروں کے ساتھ چونڈہ کا دفاع کیا۔ مغربی اور مشرقی محاذ پر بھی پاک فوج نے بھارتی عسکری مشینری کو مکمل طور پر ناکام بنا دیا۔ اس محاذ پر پاک فوج کی نفری اور اسلحہ دشمن سے کئی گنا کم تھا لیکن دشمن کا جانی اور مالی نقصان کئی گنا زیادہ تھا، پاک فوج کے جری جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر کے چونڈہ کے محاذ کو بھارتی فوجیوں اور ٹینکوں کا قبرستان بنا دیا۔

ساتھی کو بچاتے ہوئے شہادت:

جنگِ ستمبر میں معرکہ چھمب جوڑیاں میں عزم و ہمت کی ایک اور داستان ملتی ہے۔ ان میں ایک نام غلام مہدی خان شہید کا ہے۔ آپ نے نہایت بہادری، ہمت اور جواں مردی سے دشمن کا مقابلہ کیا اور اپنے ایک ساتھی کو بچاتے ہوئے اس ملک و قوم کے لئے اپنے خون کا چراغ جلا گئے۔ وہ لارنس دفعدار کے عہدے پر باسکٹ بال کے کھلاڑی تھے اور جنگ چھڑتے وقت اپنے گھر میں موجود تھے۔ جنگ کی اطلاع پاتے ہی وہ فوراً اپنے آبائی گھر تلہ گنگ چکوال سے اپنے یونٹ پہنچے لیکن وہاں بتایا گیا کہ آپ کھلاڑی ہیں اور محاذ کے بجائے آپ کو انتظامی امور سونپے جائیں گے لیکن ان کے نصیب میں شہادت لکھی تھی اور انہوں نے بہت اصرار کیا کہ انہیں جنگ کے میدان کی جانب بھیجا جائے۔ ان کی جذبے اور ضد پر انہیں چھمب جوڑیاں سیکٹر بھیج دیا گیا۔ اب غلام مہدی خان خوشی خوشی میدانِ کارزار کی جانب بڑھے۔ اس سیکٹر میں گھمسان کی لڑائی جاری تھی، فی منٹ درجنوں گولے اور گولیاں ان کا لہو چاٹنے کے لئے ان کی سمت آ رہے تھے۔ وہ ٹینک پر سوار آگے بڑھے تو ایک اینٹی ٹینک گولہ ان کے ٹینک پر لگا جس سے ٹینک کی چین ٹوٹ گئی اور ٹینک رک گیا۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ایک اوٹ میں ہو گئے جب کہ ان کا ایک ساتھی ٹینک سے اترتے ہی شدید زخمی ہو گیا۔ غلام مہدی خان اپنے اس زخمی سپاہی کو یوں تنہا نہیں چھوڑنا چاہتے تھے چنانچہ وہ ایک بار پھر آگے بڑھے، برستی گولیوں میں اس کے پاس پہنچے اور اسے سہارا دے کر تیزی کے ساتھ اپنے مورچے کی جانب پلٹے اور اسے محفوظ جگہ پر پہنچایا۔

اسی اثنا میں ایک سنسناتی گولی آئی جو انہیں شدید زخمی کر گئی جس کے نتیجے میں انہوں نے جام شہادت نوش کیا۔

ہر شخص ذمے دار، شہری بھی مجاہد:

معرکہ ستمبر میں ہر شخص نے اپنا بھرپور کردار ادا کیا خواہ وہ فوجی افسر تھا یا کوئی عام شہری۔ ہمارے عہد کے ممتاز ادیب مختار مسعود نے اپنی کتاب لوحِ ایام میں ایک دلچسپ واقعہ لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں "مجھے 6 ستمبر 1965 کی دوپہر لاہور میں حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ مالیات میں ہونے والا ایک اجلاس یاد آیا۔ بھارت کو کسی اعلانِ جنگ کے بغیر پاکستان پر حملہ کئے ہوئے چھ گھنٹے ہو چکے تھے۔ صوبائی حکومت کے پاس مقامی فوج، بارڈر پولیس، سول ڈیفنس، ریڈ کراس اور کئی دوسرے اداروں سے کچھ ایسے مطالبات زر آئے جو صوبائی دائرہ کار سے باہر تھے یا ان کے لئے کابینہ اور گورنر کی منظوری درکار تھی۔ گورنر سوا دو سو میل دور نتھیا گلی میں تھے۔ وزیر خزانہ 180 میل کے فاصلے پر راولپنڈی میں تھے۔ دشمن واہگہ پر کوئی بارہ تیرہ میل کے فاصلے پر تھا جس کی افواج کا سربراہ شراب سرِعام لاہور جم خانہ کلب میں پینا چاہتا تھا۔ اندریں حالات ہمیں ضابطہ کار کے بارے میں فیصلہ کرنے میں صرف پانچ منٹ لگے۔ اصولی طور پر یہ طے ہو گیا کہ فیصلہ کن لمحہ کے وقت جو کوئی جہاں کہیں بھی ہے وہی وہاں کے لئے سب کچھ ہے۔ سپاہی اگر محاذ پر تنہا ہے تو وہ اس لمحہ کے لئے سپہ سالار بھی ہے۔ سیکشن افسر اکیلا ہے تو وہی گورنر ہے۔ اس سے بڑا افسر تو وہ بذاتِ خود حکومتِ پاکستان ہے۔ اسی اصول کے تحت ہم نے گورنر مغربی پاکستان کے لاہور واپس آنے تک چند گھنٹوں میں 6 کروڑ روپیہ جنگ سے پیدا ہونے والی صورتحال پر خرچ کر دیا۔ رولز آف بزنس اور آئین کو بھلا دیا گیا۔ صرف آئین جنگ پر نظر رکھی۔ طریق کار یہ تھا کہ محکمانہ تجاویز کے تحریری ڈرافٹ بنانے، درست کرنے، ٹائپ کرنے، دستخط کرانے، ڈائری پر چڑھانے اور محکمہ مالیات میں بھیجنے کی بجائے متعلقہ محکمہ کے دو ذمہ دار افسر محکمہ مالیات میں آکر زبانی مدعا بیان کرتے۔ تجویز پر باہم غور ہوتا۔ دو سطری فیصلہ پر سب دستخط کرتے اور وہیں بیٹھے ہوئے جناب سبزواری اکاؤنٹنٹ جنرل مغربی پاکستان ایک چیک بنا کر محکمہ سے آنے والے افسروں کے حوالے کر دیتے۔ پختہ مورچوں کے لئے سیمنٹ اور سریا اور عارضی مورچوں کے لئے ریت کی بوریاں اور کدال خریدنے کی زبانی تجویز موصول ہونے اور چیک جاری کرنے میں کل 15 منٹ لگے تھے۔ وہ جنگ بھی کیا جنگ تھی۔ ہر فرد ایک فوج تھا، ہر ذرہ خاک ایک مورچہ تھا، بی آر بی کا نہر کا ہر قطرہ ایک سمندر تھا۔

نشانِ حیدر کا اعزاز پانے والے واحد شہید، میجر عزیز بھٹی:

میجر عزیز بھٹی اپنے جانثاروں کے ساتھ بی آر بی نہر کے پاس ڈٹے تھے، جس پر بھارتی افواج قبضہ کرنا چاہتی تھی۔ 7 ستمبر کو بھارت نے پوری طاقت کے ساتھ اس پر حملہ کیا اور میجر عزیز بھٹی اور میجر شفقت بلوچ نے صرف 110 سپاہیوں کی مدد سے بھارت کی پوری بریگیڈ کو 10 گھنٹوں تک روک کر رکھا اور دن رات مورچے پر ڈٹے رہے۔ یہ اعصاب شکن معرکہ جب 12 ستمبر کو پانچویں روز میں داخل ہوا تو اس وقت تک میجر عزیز بھٹی بھارت کے چھ حملے روک چکے تھے۔

آگے جانے والے پاکستانی سپاہی اور ٹینک ایک مقام پر پھنس گئے تھے جنہیں واپس لانا ضروری تھا۔ اس پر انہوں نے اپنی فوج کو منظم کر کے کئی اطراف سے حملہ کیا اور پاکستانی فوجی گاڑیوں اور سپاہیوں کو واپس لانے میں کامیاب ہو گئے لیکن اندھا دھند گولہ باری اور فائرنگ کے دوران ایک شیل نے ان کے کندھے کو شدید زخمی کر دیا اور وہ صرف 42 سال کی عمر میں جام شہادت نوش کر گئے۔

یونس حسن خان شہید:

1965 کے ایک اور ہیرو یونس خان شہید کا نام سنہرے حروف میں زندہ رہے گا۔ انہوں نے پٹھان کوٹ بھارت کے فضائی اڈے پر حملہ کیا اور اپنی مہارت سے بھارتی فضائیہ کے 15 طیارے تباہ کر دیئے جن میں کینبرا اور دوسرے طیارے شامل تھے۔ بعض ذرائع کے مطابق وہ جب بھارتی حدود میں داخل ہوئے تو ان کے طیارے پر بھارتی طیاروں کی جانب سے فائرنگ ہوئی اور طیارے کو نقصان پہنچا لیکن کچھ حوالہ جات کہتے ہیں کہ انہوں نے بھارتی علاقے پٹھان کوٹ کے پاس فضائی

اڈے پر موجود پاکستان پر حملے کے لئے کھڑے طیاروں سے اپنا طیارہ ٹکرا دیا جس میں بھارت کے 15 طیارے جل کر راکھ ہوگئے اور دشمن کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچا۔

سینے پر گولی کھانے کا عزم:

1965 کی ولولہ انگیز جنگ میں زخمی فوجیوں کے علاج پر معمور بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) نصرت جہاں سلیم نے آئی ایس پی آر کے شمارے میں لکھا ہے کہ جنگ کے دوسرے روز ایک لمبا تڑنگا فوجی اسٹریچر پر لایا گیا جو اپنی نحیف آواز میں بڑبڑا رہا تھا کہ اس نے ماں سے سینے پر گولی کھانے کا وعدہ کیا تھا لیکن خود ڈاکٹر یہ جاننے سے قاصر تھے کہ اسے گولی کہاں لگی ہے۔ اس کی سانس اکھڑ رہی تھی اور بلڈ پریشر گرتا جا رہا تھا۔ جب ٹانگ کا زخم کھولا گیا تو وہاں سے گولی کا ایک سوراخ جلد کو چیرتا ہوا پیٹ کی جانب جاتا معلوم ہوا۔ پھر یکایک معلوم ہوا کہ گولی اس کی خواہش کے مطابق عین اس کے سینے پر لگی ہے۔ اس تصدیق کے بعد اس فوجی نے آخری سانس لیا اور شہید ہو گیا

خون کے عطیات کا عظیم جذبہ:

نصرت جہاں کے مطابق جب خون کے عطیات کی اپیل کی گئی تو پورا شہر اُمڈ آیا اور سب کی خواہش تھی کہ فوجیوں کو اسی کا خون لگایا جائے۔ خون کی اشد ضرورت تھی کیونکہ گہرے زخم اہم رگوں کو مجروح کر رہے تھے اور زخمیوں کی لگاتار آمد سے اسپتال کا پورا فرش لہو کی سرخ چادر میں چھپ گیا تھا۔ ان کے مطابق زخموں سے چور ہو کر شہید ہونے والے اکثر فوجی آخری دم تک پرسکون رہے۔ وہ اللہ سے مدد مانگتے اور پاکستان کی سلامتی کے لئے دعا کرتے تھے۔

❋❋❋❋❋

پوٹھوہار جیسے بارانی علاقوں میں مکئی کی فصل زراعت اور لائیو اسٹاک کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں پانی کا دارومدار صرف بارشوں پر ہوتا ہے اس لئے مکئی کو خریف کی ایک انتہائی اہم فصل مانا جاتا ہے۔

(1) یہ کم وقت کی فصل ہے جو 90 سے 120 دن میں مکمل تیار ہو جاتی ہے۔

(2) کم پانی کی ضرورت کے پیش نظر پوٹھوہار کے بارانی نظام کے لئے بہترین ہے۔

(3) غریب اور متوسط طبقے کے لئے گندم کے بعد سستی اور غذائیت سے بھرپور انسانی غذا کا ذریعہ ہے۔

(4) جانوروں کے لئے بطور سبز چارہ اور خشک چارے کا بہترین ذریعہ ہے۔

(5) مکئی کے دانے اور خشک حصے جو پولٹری کی فیڈ کے اہم جزو ہیں۔

(6) مکئی کی باقیات کو زمین میں ہل چلا کر دبانے سے بارانی زمینوں میں نامیاتی مادے میں بھرپور اضافہ ہوتا ہے اور زمین کی زرخیزی کا سبب بنتا ہے۔

بارانی علاقوں کے کسانوں کی فلاح و بہبود کیلئے بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کے زرعی سائنسدانوں نے مکئی کی فصل کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والے کیڑے لشکری سنڈی کے نقصانات سے بچانے کیلئے سفارشات مرتب کی ہیں:

لشکری سنڈی اور اس کا تدارک

سنڈی کی پہچان:

سنڈی کے سر میں سفید رنگ کی لکیر انگریزی کے لفظ جیسی نظر آتی ہے۔ آخری دم والے حصے پر چکور (Squre shape) چار نقطے نظر آتے ہیں۔ سنڈی کے باقی حصوں پر چار نقطے اس ترتیب سے ہوتے ہیں کہ دو نقطے قریب اور دو نقطے ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں۔ اگر یہ تمام نشانیاں ایک وقت میں ایک سنڈی پر نظر آئیں تو یہ لشکری سنڈی کی پہچان ہے۔ سنڈی انڈے سے نکلنے کے بعد ہلکی سبز رنگ کی ہوتی ہے جو بعد میں ہلکے بھورے رنگ میں تبدیل ہو جاتی ہے

سنڈی کا حملہ اور نقصانات:

لشکری سنڈی مکئی، کپاس، پھل، سبزیات اور دیگر فصلوں پر حملہ آور ہوتی ہے۔ گرمیوں میں سنڈیوں کا دورانیہ 14 سے 20 دن ں میں سوراخ اور شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔ سنڈیاں شروع میں پتوں پر حملہ آور ہو کر نقصان پہنچاتی ہیں۔ شدید حملہ کی صورت میں چھلیوں کے اندر چلی جاتی ہیں اور شدید نقصان پہنچاتی ہیں۔ لشکری سنڈی کی تمام حالتیں فصل میں نقصان کا سبب ہیں۔ اس کا زیادہ درجہ حرارت میں حملہ شدید ہوتا ہے۔

لشکری سنڈی کا تدارک:

✓ بارانی علاقوں میں بارش کے ساتھ مکئی کی فصل لگانی چاہیے کیونکہ اس وقت درجہ حرارت کم ہوتا ہے۔

✓ مخلوط کاشت کاری کی جائے مثلاً مکئی کی سویابین کے ساتھ انٹر کراپنگ کی جائے کیونکہ سویابین پر لشکری سنڈی کا حملہ نہیں ہوتا

✓ کھیتوں کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھا جائے اور ارد گرد میں بھی جڑی بوٹیوں کی تلفی ممکن بنائی جائے

✓ بروقت کھاد کا استعمال کیا جائے۔ ڈی اے پی زمین کی تیاری کے دوران اور یوریا کھاد کا استعمال فصل کے اگاؤ کے ایک ماہ بعد سے شروع کیا جائے۔

✓ فصل کے اگاؤ کے بعد ہر تیسرے دن کھیتوں کا معائنہ کیا جائے اور پتوں پر موجود انڈوں یا سنڈیوں کو بروقت تلف کیا جائے۔

✓ کسان دوست کیڑوں کی حفاظت اور پھیلاؤ کو یقینی بنایا جائے مثلاً طفیلی بھڑیں، زنبور، شکاری کیڑے وغیرہ اور فصلوں سبزیوں اور پھلوں کے کھیتوں میں سنڈیاں و کیڑے مکوڑے کھانے والے پرندے۔ ان کی حفاظت کے لئے نامیاتی طریقہ استعداد مثلاً نیم کا عرق یا اسی طرح کی آرگینک ادویات کا سپرے بھی سنڈیوں کے کنٹرول کیلئے مفید ہوتا ہے۔

✓ فصل پر سنڈیوں کے زیادہ حملہ کی صورت میں کیمیکل کا سپرے مفید ہے مثلاً

1. Spinosad 240 cm
2. Emamectin benzoate 1.9 Ec @ 200ml/ Acre
3. Combination spray of Emamectin +leutinoron-5% EC @200+200 ml / Acre
4. Feprinol + Emamectin benzoate @ 0.35G/8kg / A مفید ہے

موسم کی مناسبت سے آلو کی تین فصلیں کاشت کی جاتی ہیں جو کہ موسم گرما، خزاں اور بہار کی فصل ہے۔ آلو کی زیادہ اور بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے پیش ہے آلو کی خزاں کاشت کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی

آب وہوا:

آلو معتدل سرد آب و ہوا میں زیادہ پیداوار دیتا ہے۔ زیادہ گرمی اور زیادہ سردی دونوں پودے کی نشوونما اور بڑھوتری کیلئے موزوں نہیں۔ جن سرد علاقوں میں سردی شدت سے پڑتی ہے وہ علاقے آلو کی موسم خزاں کی فصل کیلئے موزوں نہیں ہیں۔ عام طور پر چھوٹے دن اور لمبی راتیں آلوؤں کے بننے اور بڑھنے کیلئے موزوں ہیں۔

وقت کاشت:

آلو کی خزاں کاشت ستمبر اکتوبر کے مہینے میں کی جاتی ہے اور دسمبر جنوری میں نکالی جاتی ہے۔ اس کیلئے بیج موسم بہار کی فصل سے لیا جاتا ہے۔ اس موسم میں بیج آلو ثابت لگایا جاتا ہے، کاٹ کر لگانے کی صورت میں آلو کے ٹکڑے زیادہ گرمی کے باعث گل سڑ جاتے ہیں۔ ایک ایکڑ رقبہ کیلئے تقریباً 1000 تا 1200 کلو گرام بیج استعمال ہوتا ہے۔

زمین کا انتخاب اور تیاری:

آلو کی کاشت کیلئے زرخیز، ریتلی اور میرا زمین جس میں پانی کا نکاس بہتر ہو اور نامیاتی مادہ کافی مقدار میں موجود ہو انتہائی موزوں ہے۔ زیادہ پیداوار اور بہتر نشوونما کیلئے کاشت سے کم از کم ایک مہینہ پہلے 10 سے 12 ٹرالی گوبر کی گلی سڑی کھاد فی ایکڑ کے حساب سے ڈالیں۔ کم از کم دو تین مرتبہ ہل چلا کر کھیت ہموار کر لیں۔ چونکہ آلو کی فصل تھوڑی مدت میں بہت زیادہ پیداوار دیتی ہے اسلئے زمین میں غذائی اجزاء کی کمی کو ہم مصنوعی کیمیائی کھادوں کے استعمال سے پورا کر سکتے ہیں۔ زمین کی آخری تیاری میں کھادیں استعمال کریں اس کے بعد کھیت میں ہل چلائیں تا کہ کھادیں زمین میں اچھی طرح مل جائیں۔

فرٹیلائزر پلان:

کاشت کے وقت 2 بیگ ڈی اے پی، 3 سے 4 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او پی ٹمبسی 2 بیگ ہائبرڈ ایس او پی لیتھل اور بوائی کے بعد مٹی چڑھاتے وقت بقیہ ایک بیگ فی ایکڑ یوریا استعمال کریں۔ ان زمینوں میں زنک کی کمی پائی جاتی ہے ان زمینوں میں اگاؤ مکمل ہونے کے بعد زنک سلفیٹ 5 تا 7 کلو گرام فی ایکڑ زنک استعمال کریں۔ اگر آپ کے کھیتوں میں ہر سال سکیب کی بیماری آتی ہے تو مارک 6 ریگولر کی بجائے مارک 6 گولڈ استعمال کریں، یہ اس بیماری کا 98 فیصد علاج ہے۔ بیج کاشت کرنے سے پہلے اس بات کی تسلی کر لینی چاہیئے کہ بیج تصدیق شدہ، صحت مند، خالص اور بیماریوں سے پاک ہے اور ایسی اقسام کاشت کریں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں اور جس کی منڈی میں مانگ زیادہ ہو تا کہ منڈی میں اچھے دام لگیں۔

طریقہ کاشت:

بیج ہمیشہ وتر والی زمین میں کاشت کریں۔ قطاروں کا درمیانی فاصلہ 75 سینٹی میٹر اور پودوں کا درمیانی فاصلہ 25 سینٹی میٹر رکھیں۔ موسم بہار کی فصل کیلئے بیج 6 سے 8 سینٹی میٹر گہرا کاشت کرنا چاہئے تا کہ بیج گرمی کی وجہ سے خراب نہ ہو۔ موسم خزاں میں سالم بیج (آلو) کاشت کریں جس کا سائز 35 تا 45 ملی میٹر ہونا چاہئے جبکہ موسم بہار اور گرما میں بڑے آلوؤں کو کاٹ کر کاشت کریں۔

آبپاشی:

پہلی آبپاشی آلو لگانے کے دو تین دن بعد تک ضرور کرنی چاہیے جب تک آلو اگ نہ آئیں۔ آلو کی آبپاشی کرتے وقت احتیاط کریں کہ پانی آلو کی منڈیروں پر نہ چڑھے ورنہ بیج کے اوپر کی مٹی کھرنڈ بن جانے کی وجہ سے سخت ہو جائے گی جو بیج کے اگنے میں رکاوٹ پیدا کرے گی۔ اگر بارشیں نہ ہوں تو 7 سے 10 دن کے وقفے سے پانی دیں۔ زیادہ بارش ہونے کی صورت میں کھڑا ہوا پانی فصل میں سے نکالنا چاہئے کیونکہ زیادہ دیر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے فصل میں بیماریاں لگ جاتی ہیں جس سے آلو گل سڑ جاتے ہیں۔ اگر زمین کی تیاری کے دوران 3 سے 4 بیگ مارک 6 کھاد استعمال کی ہو گی تو پانی فصل میں کھڑا نہیں رہے گا بلکہ 24 گھنٹوں کے دوران زمین پانی جذب کر لے گی۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی اور مٹی چڑھانا:

خودرو جڑی بوٹیوں کو تلف کرنے کیلئے ایک دو بار گوڈی کریں۔ جب فصل کی روئیدگی مکمل ہو جائے تو پٹڑیوں کے درمیان والی زمین کو اچھی طرح گوڈی کر کے پودوں کو مٹی چڑھا دیں۔ مٹی چڑھانے سے پہلے یا بعد میں ایک بیگ یوریا کھاد بکھیر دیں اور اس کے بعد آبپاشی باقاعدگی سے کرتے رہیں۔ جڑی بوٹیوں کی تلفی کیلئے کیمیائی زہریں بھی استعمال کی جاتی ہیں۔

کین 30 لیکوئیڈ پوٹاش اور اینٹی فراسٹ لیتھل کا سپرے:

جب فصل 1 ماہ کی ہو جائے تو 1 لٹر کین 30 لیکوئیڈ پوٹاش۔ 1 لٹر بائیو سٹیمولینٹ اینٹی فراسٹ لیتھل اور 2 کلو گرام یوریا مکس کر کے 100 لٹر پانی میں حل کر کے سپرے کریں جس سے فصل میں بیماریوں اور موسمی شدت کے خلاف کمال کی قوت مدافعت

پیدا ہوگی، فصل 2 ماہ تک کورے سے محفوظ، لش گرین رہے گی اور پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا۔

آلو کی بیماریاں اور ان کا انسداد

1۔ اگیتا جھلساؤ:

اس بیماری کا سبب ایک پھپھوندی ہے اور اس کا حملہ قدرے خشک موسم میں خزاں کی فصل پر ہوتا ہے۔ اس بیماری سے پتوں پر بھورے رنگ کے گول دائرے بن جاتے ہیں جن سے خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے اور پیداوار میں کمی آتی ہے۔

2۔ پچھیتا جھلساؤ:

یہ پہاڑی اور میدانی علاقوں دونوں کیلئے سب سے زیادہ نقصان دہ بیماری ہے۔ مرطوب آب وہوا جس میں درجہ حرارت 10 سے 25 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان ہو اس بیماری کے پھیلنے کیلئے سازگار ہے۔ اس بیماری کے شروع میں پتوں پر زردی مائل ٹیڑھے میڑھے دھبے سے نمودار ہوتے ہیں جو بڑے ہو کر آپس میں مل جاتے ہیں اور بعد میں بھورے سیاہ ہو جاتے ہیں۔ شدید حملہ کی صورت میں تمام پودے جھلس جاتے ہیں۔ زوردار بارش اور تیز ہوا کے ذریعے بیمار پودے سے پھپھوندی دوسرے صحت مند پودوں تک تیزی سے پھیلتی ہے۔ کیمیائی زہروں کے بروقت استعمال سے اس کا تدارک ہوسکتا ہے۔

فیوزیریم ولٹ:

یہ بیماری بھی ایک پھپھوندی کی وجہ سے ہوتی ہے جو زمین میں موجود ہوتی ہے۔ یہ بیماری تقریباً ہر جگہ پائی جاتی ہے لیکن ان علاقوں میں اس بیماری کا حملہ زیادہ شدید ہوتا ہے جہاں پر آلو زیادہ درجہ حرارت پر لگائے جاتے ہیں اور موسم خشک اور گرم ہوتا ہے۔ اس بیماری میں آلو کی کے پتوں پر داغ دھبے بن جاتے ہیں اور پودوں کے پتے بھورے رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ زمین کے نزدیک سے پودے کا تنا اور نیچے سے جڑیں ختم یا مرنے لگتی ہیں جس کی وجہ سے پودے مرجھانے لگتے ہیں، پتے زرد ہونے لگتے ہیں اور بعض اوقات پودے کے اوپر چھوٹے چھوٹے آلو لگتے ہیں اور آخرکار پودا مر جاتا ہے۔

آلو کا سکیب:

یہ جرثومے کی بیماری ہے جو کہ پودوں کو نہیں بلکہ زیر زمین آلوؤں کو متاثر کرتی ہے۔ اس سے فصل کی پیداوار پر تو زیادہ برا اثر نہیں پڑتا لیکن آلو بہت بدنما نظر آتے ہیں اور اس کی کوالٹی بری طرح متاثر ہوتی ہے جس سے منڈی میں قیمت خطرناک حد تک کم ملتی ہے۔ متاثرہ آلوؤں پر دو طرح کے دھبے نمودار ہوتے ہیں ایک سطحی قسم کے کھردری کھال والے اور دوسرے گہرے گڑھوں کی صورت میں۔ بیماری کے جرثومے زمین میں سالہا سال تک رہتے ہیں اور ایک جگہ سے دوسری جگہ متاثرہ آلوؤں کے ذریعہ منتقل ہوتے ہیں۔ اس بیماری کے تدارک کیلئے پاک صاف ستھرا بیماریوں سے محفوظ بیج کاشت کریں۔ فصلوں کے ہیر پھیر اور بیماری سے مدافعت رکھنے والی اقسام کی کاشت سے اس کی شدت میں کمی آسکتی ہے۔ فصل کو شروع سے آخر تک مناسب آبپاشی ہر ہفتہ کرتے رہنا چاہیے کیونکہ تیزابی خاصیت والی زمین میں اور پانی نہ ملنے کی وجہ سے یہ بیماری بڑھ جاتی ہے۔ کئی برسوں کی ریسرچ اینڈ ڈیویلپمنٹ کے نتیجہ میں کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر آلو کے سکیب کا 98 فیصد علاج 3 سے 4 بیگ مارک 6 گولڈ کھاد میں موجود ہے

پتا مروڑ وائرس:

یہ بیماری بیمار بیج کاشت کرنے سے اور رس چوسنے والے سست تیلہ کی وجہ سے پھیلتی ہے۔ اس سے آلو کی مجموعی پیداوار میں شدید کمی واقع ہوتی ہے جو کہ 40 سے 50 فیصد تک ہوسکتی ہے۔ اس بیماری کی روک تھام کسی زہر سے ممکن نہیں البتہ احتیاطی تدابیر اختیار کرنے سے اس کا تدارک ممکن ہے۔ ایسے کھیت جہاں وائرس زدہ پودے ہوں ان کو فوراً جڑ سے نکال دیں اور دور لے جا کر گڑھا کھود کر دبا دیں۔ ایسے کھیت کے آلو بیج کے طور پر ہرگز استعمال نہ کریں۔

زیادہ پیداوار کیلئے رہنما اصول:

کاشتکار حضرات بیماریوں سے پاک اور تصدیق شدہ بیج ہی خریدیں۔ مناسب موقعہ پر پودوں کو مٹی چڑھائیں۔ جڑی بوٹیاں تلف کریں اور فصل کو بقدر ضرورت پانی دیں۔ کھیت کا باقاعدہ معائنہ کریں۔ اگر کہیں تیلہ (ایفڈ) نظر آئے تو اس کے انسداد کیلئے فوراً سپرے کریں۔ کاشت کے تقریبا 55 اور 65 دن بعد کھیت میں خود سے دیکھیں کہ اگر کہیں وائرس سے متاثرہ پودے نظر آئیں تو ان کو کھیت سے اکھاڑ کر پھینک دیں۔ برداشت میں آلو نکالتے وقت خیال کریں کہ آلو زخمی نہ ہوں۔ بیماری سے پاک وصاف بیج کسی اچھی صاف ستھری جگہ پر سایہ میں رکھ لیں۔ فصلوں کا ہیر پھیر اپنائیں۔ آلو اور اس کے خاندان کی دوسری فصلوں کی اکثر بیماریاں آپس میں مشترک ہوتی ہیں اور ایک فصل سے دوسری فصل کو لگتی ہیں لہٰذا یہ فصلیں ایک دوسرے کے نزدیک کاشت نہ کریں۔ دوسری بات ہر سال یا ہر موسم میں ایک ہی زمین پر بار بار آلو کاشت نہ کریں۔

برداشت:

آلوؤں کو زمین سے نکالتے وقت درج ذیل امور کا خیال رکھنا چاہئے:

1۔ آلو کو زمین سے اس وقت نکالا جائے جب آلو اچھی طرح پک کر تیار ہو جائیں جس کی شناخت یہ ہے کہ جب آلو کو ہاتھ سے رگڑا جائے تو چھلکا آسانی سے نہ اترے۔ آلو نکالنے سے دس بارہ دن پہلے بیلیں کاٹ دیں اور آبپاشی بھی بند کر دیں۔ آلو کو نکال کر درجہ بندی (گریڈنگ) کریں، بڑے، چھوٹے، درمیانے اور زخمی آلو الگ الگ کریں۔ گریڈنگ کرتے ہوئے وہ تمام آلو بھی نکالیں جن کی شکل مختلف ہو یا اس پر کسی بیماری کے نشانات ہوں تاکہ آلو کو مارکیٹ میں اپنی پیداوار کا بہتر معاوضہ مل سکے۔ آلو اگر گودام میں رکھنا ہو تو اچھی حالت میں رکھنے کیلئے اپنے گوداموں کے کمرہ میں مناسب درجہ حرارت اور مناسب نمی رکھیں۔ اگر برداشت کے فوراً بعد آلو مارکیٹ لے جانا ہو تو کاشتکار کو چاہئے کہ پہلے ملک کی مختلف منڈیوں کا جائزہ لیں اور اس کے بعد اپنی پیداوار اسی منڈی میں لے جائیں جہاں ڈیمانڈ اور ریٹ اچھا ہو تاکہ منڈی میں زیادہ معاوضہ مل سکے۔

دور حاضر میں جہاں دیگر اجناس کی بہت اہمیت ہے وہاں ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا بھی بہت ہی اہم نقد آور فصلیں بن کر سامنے آرہی ہیں۔ یہ نہ صرف غذائی ضروریات پوری کرتی ہیں بلکہ خوردنی تیل کا ماخذ بھی ہیں۔ گزشتہ چند برسوں سے گندم کو انتہائی کم ریٹ لگنے کی وجہ سے تیل دار اجناس کی اہمیت میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے ۔ اس مضمون میں ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کی پیداواری ٹیکنالوجی اور ریکارڈ پیداوار کے حصول کیلئے فرٹیلائزر پلان دیا جارہا ہے جس پر عمل کر کے ہمارے کاشتکار اور زمیندار بھائی ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کی شاندار فصل حاصل کر کے گندم سے کئی گنا زیادہ منافع کما سکتے ہیں

زمین کا انتخاب:

ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کیلئے میرا اور بھاری میرا زمین کو موزوں تصوّر کیا جاتا ہے ۔ ریتلی، سیم و تھور زدہ اور کلراٹھی زمینیں ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کی کاشت کیلئے مناسب نہیں تاہم اگر زمین زیادہ کلراٹھی نہیں ہے تو اس میں 3 سے 4 بیگ فی ایکڑ مارک 6 کھاد ڈال کر ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کی شاندار پیداوار لی جاسکتی ہے

زمین کی تیاری:

زمین کی تیاری کیلئے دو سے تین مرتبہ ہل چلا کر سہاگہ پھیر کر زمین کو بوائی کیلئے تیار کر لیں۔ بارانی علاقوں میں ہل چلا کر زمین کو چھوڑ دیں اور بارش ہونے کے بعد ہل اور سہاگہ پھیر کر نمی محفوظ کر لیں۔

وقتِ کاشت:

15 ستمبر تا 30 اکتوبر

خیبر پختونخوا اور بالائی پنجاب ۔ یکم اکتوبر تا آخر اکتوبر، بالائی سندھ اور زیریں پنجاب۔ 15 ستمبر تا 30 اکتوبر زیریں سندھ، ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کا وقت کاشت ہے۔ پچھیتی کاشت 15 نومبر تک کی جاسکتی ہے۔ کاشتکار حضرات تجویز کردہ وقت میں اپنے علاقے کی موسمی صورتِ حال کے مطابق تبدیلی کر سکتے ہیں۔

شرحِ بیج:

شرحِ بیج کا انحصار بہت سی وجوہات پر ہوتا ہے جیسا کہ بیج لگانے کا طریقہ، زمین اور موسمی صورتحال وغیرہ، عموماً ہائبرڈ کینولہ، ہائبرڈ سرسوں، ہائی کراس سرسوں، سپر رایا، آری کینولہ، یو۔اے۔ایف 11 کی شرحِ بیج 2 کلو گرام فی ایکڑ ہے۔

طریقہ کاشت:

اچھی فصل اور زیادہ پیداوار کے لئے بیج کو لائنوں میں کاشت کیا جائے اور کاشت بذریعہ ڈرل کی جائے، ڈرل کاشت کی صورت میں لائن سے لائن کا فاصلہ ڈیڑھ فٹ اور پودے سے پودے کا فاصلہ 5 سے 6 انچ ہونا چاہیے، اکثر علاقوں میں اسے بذریعہ چھٹہ بھی کاشت کیا جاتا ہے لیکن کلراٹھی زمینوں میں ڈیڑھ سے دو فٹ کی کھیلیوں یا 3 سے 4 فٹ کے بیڈز پر کاشت زیادہ بہتر رہتی ہے جس میں آبپاشی صرف کھیلیوں کے اندر کی جائے، پانی کھیلیوں یا بیڈز کے اوپر نہ چڑھایا جائے۔

بیج کی گہرائی:

بیج کی گہرائی دو سے اڑھائی انچ رکھیں اور اچھے وتر میں کاشت کریں کیونکہ موسم کی گرمی سے زمین کی اوپر والی سطح میں نمی کم ہونے سے ننھے پودے کو نقصان ہوگا۔

فرٹیلائزر پلان:

زمین کی تیاری کے وقت 2 سے 3 بیگ فی ایکڑ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او پی بمبی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور آدھا بیگ ہائبرڈ ایس او پی لیبتھل زمین پر چھٹہ کر کے زمین تیار کریں اور فصل کاشت کر دیں اور پھر پہلے پانی کے ساتھ 1 بیگ یوریا دے دیں۔ دوسرے پانی پر 5 کلو گرام سلفوتار پلس (80 فیصد سلفر) ضرور استعمال کریں۔ یہ فرٹیلائزر پلان لگانے کے بعد ڈی اے پی لگانے کی ضرورت نہیں کیونکہ 2 بیگ بی او پی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس میں 1 بیگ ڈی اے پی سے زیادہ طاقت ہے۔ ان کھادوں میں ڈی اے پی کے مقابلے میں فاسفورس اور نائٹروجن کی مقدار زیادہ ہے اور زمین کو زرخیز کرنے والا نامیاتی مادہ بھی موجود ہے جو ڈی اے پی میں نہیں ہوتا۔ ویسے بھی ڈی اے پی کی آدھی مقدار زمین میں جا کر پتھر بن جاتی ہے اور پودوں کو دستیاب ہی نہیں ہوتی۔ اگر ڈی اے پی کا ایک بیگ 14 ہزار روپے کا ہو اور آدھا بیگ زمین میں جا کر پتھر بن جائے تو یہ آپ کو ایک بیگ 28 ہزار روپے کا پڑ گیا جس پر ستم ظریفی یہ کہ چند ایک ڈیلروں کو چھوڑ کر پاکستان کے اکثر ڈیلر کسانوں کو دو نمبر اور جعلی ڈی اے پی فروخت کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں 2 بیگ بی او پی بمبی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی، یہ تینوں بیگ تقریباً

10 ہزار روپے کے پڑتے ہیں اور سارے کے سارے پودوں کو دستیاب ہوتے ہیں یعنی زمین میں جا کر پتھر نہیں بنتے اور یہ ڈی اے پی کا انتہائی سستا اور طاقتور متبادل ہیں۔ یاد رہے کہ اگر ہائبرڈ ایس او پی لیتھل زمین کی تیاری کے دوران نہ ڈال سکیں تو پھول نکلنے سے دو ہفتے پہلے فلڈ کر دیں انشاء اللہ پھلیاں لمبی، موٹی، وزنی اور دانے چمکدار بنیں گے اس کے علاوہ پھلیاں پھٹ کر دانے زمین پر نہیں گریں گے۔ اگر آپ نے کینولہ، سرسوں اور رایا بارانی علاقوں میں کاشت کرنا ہے تو یوریا سمیت ساری کی ساری کھادیں زمین کی تیاری کے وقت ہی ڈالیں۔

آبپاشی:

پہلا پانی بوائی کے ایک ماہ بعد، دوسرا پانی پہلے پانی کے 25 تا 30 دن بعد، تیسرا پانی پھول بنتے وقت اور چوتھا پانی پھلیوں میں بیج بنتے وقت لگائیں۔ موسمی حالات اور بارش کو مدِ نظر رکھتے ہوئے پانی کی مقدار اور وقفے میں کمی بیشی لائی جا سکتی ہے تاہم پھول سے بیج بننے کا مرحلہ انتہائی اہم ہوتا ہے اس وقت فصل میں پانی کی کمی براہِ راست پیداوار پر اثر انداز ہوتی ہے۔

کین 30 لیکوئیڈ پوٹاش اور بائیو سٹیمولینٹ اینٹی فراسٹ لیتھل کا سپرے:

کورا پڑنے سے دو تین ہفتے پہلے کین 30 لیکوئیڈ پوٹاش اور بائیو سٹیمولینٹ اینٹی فراسٹ لیتھل ایک ایک لٹر میں 2 کلو گرام یوریا کھاد مکس کر کے 100 لٹر پانی میں حل کر کے فصل پر سپرے کر دیں۔ اس کا ایک فائدہ تو یہ ہو گا کہ فصل کورے کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہے گی اور کورے کی وجہ سے فصل کی بڑھوتری نہیں رکے گی، پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ بھی ہو گا۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

بوائی کے ڈیڑھ سے دو ماہ بعد یا پھر پہلے پانی کے بعد وتر آنے پر گوڈی کرنے سے جڑی بوٹیوں کو کامیابی سے ختم کیا جا سکتا ہے جس سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا لیکن سب سے بہتر یہ ہے کہ بوائی کے فوراً بعد 24 گھنٹے کے اندر اندر زرعی ماہرین کی مشاورت سے پینڈی میتھالین یا کوئی اور زرعی زہر سپرے کر دی جائے تا کہ جڑی بوٹیاں نہ اگیں۔ اس کے علاوہ جڑی بوٹیوں کی تلفی کا ایک پرانا طریقہ بھی ہے کہ فصل کی کاشت سے پہلے زمین کو پانی لگا کر چھوڑ دیں، اس طرح تمام جڑی بوٹیاں اگ آئیں گی۔ جب جڑی بوٹیاں دو دو تین تین پتے نکال لیں تو اس پر ہل چلا دیں، اس طرح تمام جڑی بوٹیاں زمین سے جڑوں سمیت اکھڑ جائیں گی۔ ان کو چند دن دھوپ لگنے دیں تا کہ تمام جڑی بوٹیاں اچھی طرح خشک ہو جائیں۔ جب جڑی بوٹیاں اچھی طرح خشک ہو جائیں تو اس پر ہل چلا دیں، اس کے بعد راونی کر کے تر وتر میں فصل کاشت کر دیں۔ اس طریقہ سے فصل جڑی بوٹیوں سے محفوظ رہے گی۔

کیڑے مکوڑے اور ان کا انسداد:

فصل کے اُگاؤ کے مرحلے پر ٹو کا حملہ آور ہوتا ہے جو کہ ناقابلِ تلافی حد تک نقصان کر سکتا ہے۔ اس کے بچاؤ کیلئے تین دن کے اندر کیڑے مار دوا کا چھڑکاؤ کریں۔ فصل پر تیلے کے حملے کی صورت میں مقامی زرعی ماہرین کی مشاورت سے زرعی زہر کا سپرے کریں۔

بیماریاں اور ان کا کنٹرول:

ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کی فصل میں کئی طرح کی بیماریاں لگ سکتی ہیں جن میں سے چند اہم بیماریاں اور ان کے کنٹرول کے طریقے درج ذیل ہیں:

1۔ بلائیٹ:

یہ بیماری ایک فنگس کی وجہ سے پھیلتی ہے جس سے پتوں، تنوں اور پھلیوں پر کالے یا بھورے دھبے نمودار ہوتے ہیں۔

اس کے کنٹرول کیلئے فصل کی جڑی بوٹیوں سے اچھی طرح صفائی کریں اور متاثرہ پودوں کو تلف کریں۔ فصل میں ہوا کی مناسب گزر گاہ رکھیں تا کہ نمی کم رہے۔ مقامی زرعی ماہرین کی مشاورت سے فنجی سائیڈز کا استعمال کریں۔ مناسب اقسام کا انتخاب کریں جو بلائیٹ کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔

2۔ پاؤڈری ملڈیو:

اس بیماری میں پتوں پر سفید پاؤڈر جیسا مواد نظر آتا ہے جس کی وجہ ایک فنگس ہے۔ اس بیماری کے کنٹرول کیلئے قوت مدافعت رکھنے والی اقسام کاشت کریں۔ فصل میں ہوا کی گزر گاہ رکھیں اور زیادہ نمی سے بچیں۔ فنجی سائیڈز کا استعمال کریں

3۔ وائرسی بیماریاں:

اس بیماری میں پتے پیلے یا ہلکے سبز ہو جاتے ہیں، پودے کا بڑھنا رک جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجہ ایک وائرس ہے جس کے کنٹرول کیلئے متاثرہ پودوں کو تلف کریں تا کہ وائرس مزید نہ پھیلے۔ ویکٹرز یعنی میزبان پودوں اور کیڑوں کو کنٹرول کریں جو وائرس پھیلاتے ہیں۔ اس بیماری کے کنٹرول کیلئے صرف قوت مدافعت والی اقسام کاشت کریں۔

4۔ تنے کی سڑن یا سٹیم راٹ:

اس بیماری کی علامات میں تنے کے گرد گلابی یا بھورا رنگ کا مواد نظر آتا ہے اور تنا کمزور ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجہ ایک فنگس ہے جس کے کنٹرول کیلئے فصل کی اچھی طرح صفائی کریں اور متاثرہ

پودوں کو تلف کریں۔ فصل میں ہوا کی مناسب گزرگاہ رکھیں تا کہ نمی کم رہے۔ اس بیماری کے کنٹرول کیلئے فنجی سائیڈز کا استعمال کریں۔

5۔ جڑ کی سڑن:

اس بیماری میں پودوں کی جڑیں گل جاتی ہیں اور پودا مرجھا جاتا ہے۔ اس بیماری کی وجہ ایک فنگس ہے جس کے کنٹرول کیلئے اچھی نکاسی آب والی زمین کا انتخاب کریں تا کہ فصل میں پانی کھڑا نہ ہو۔ مناسب اقسام کا انتخاب کریں۔ زرعی ماہرین کی مشاورت سے فنجی سائیڈز کا استعمال کریں

6۔ سفید رسٹ:

سرسوں، رایا اور ہائبرڈ کینولہ پر اس بیماری کا حملہ ہو سکتا ہے اور یہ پیداوار میں کمی کا باعث بن سکتی ہے۔ اس لئے اپنی فصل کا معائنہ کرتے رہیں۔ سوال یہ ہے کہ کاشتکار اس بیماری کی پہچان کیسے کر سکتے ہیں؟ ٹہنیوں، پھولوں اور پھلیوں پر سفید رنگ کا پاوڈر نما مواد دیکھنے میں ایسے معلوم ہو گا جیسے نمک لگا ہوا ہو۔ ہاتھ لگانے پر یہ پاوڈر ہاتھوں پر لگ جائے گا۔ پھول اور پھلیاں مڑی ہوئی نظر آئیں گی۔ یہ پھپھوند (فنگس) سے پیدا ہونے والی بیماری ہے جس کے سپور (بیج) زمین میں رہتے ہیں اور ہوا کی مدد سے ایک پودے سے دوسرے پودے پر جاتے ہیں۔ یہ بیماری ٹکڑیوں کی صورت میں پھیلتی ہے۔ جب درجہ حرارت کم ہو، ہوا میں نمی، دھند یا شبنم اس کے پھیلاؤ کو تقویت دیتی ہے۔ ایسے موسم میں فصل کی نگرانی لازمی کریں۔ شروع میں اگر حملہ کا معلوم ہو جائے تو ایسے پودے جو بیمار ہوں جن پر علامات ظاہر ہوں وہ کاٹ کر کھیت سے کہیں دور تلف کر دیں۔

اگر اس بیماری کا حملہ زیادہ ہو جائے اور معاشی نقصان پہنچنے کا خطرہ ہو تو کاشتکار پھپھوند کش زہروں مثلاً ڈائی فینا کونازول، ہیگزا کونازول ایپوکسیکونازول، ٹریڈی میڈیمول، پروپیکونازول، میٹکونازول، سائپرکوناز، ٹیبکونازول میں سے کسی ایک دوائی کا استعمال کر کے کنٹرول کر سکتے ہیں۔

وقتِ برداشت:

عام طور پر مشاہدے میں آیا ہے کہ فارمر حضرات فصل کی برداشت یا تو وقت سے پہلے کر لیتے ہیں یا وقت گزرنے کے بعد، جس سے پیداوار متاثر ہوتی ہے۔ مناسب وقت پر برداشت کیلئے درج ذیل سفارشات کو مدِ نظر رکھیں:

-1 اگر 40 فیصد بیج بھورے ہوں اور باقی 60 فیصد سبزی مائل ہوں تو فصل کاٹ کر کھلیان میں پھیلا دیں اور 8 سے 10 دن تک دھوپ میں خشک ہونے دیں۔

-2 خشک کی گئی فصل کی ٹریکٹر یا بیلوں کی مدد سے گہائی کر لیں۔

3۔ اگر رقبہ زیادہ ہے تو باریک چھاننی کی مدد سے دانے تھریشر سے نکال لیں اور جب نمی 10 فیصد تک رہ جائے تو بیج کو صاف کر کے بوریوں میں بھر لیں۔

کماد کے ساتھ مخلوط کاشت:

ہائبرڈ کینولہ، سرسوں اور رایا کو ستمبر کاشت کماد کے ساتھ بطور مخلوط فصل کاشت کیا جا سکتا ہے جہاں پر قطار سے قطار کا فاصلہ اڑھائی فٹ ہو وہاں کماد کی ایک قطار چھوڑ کر اس میں کینولہ، سرسوں

اور رایا کاشت کیا جائے تاہم کماد یا کسی اور فصل میں مخلوط کاشت کی صورت میں کینولہ، سرسوں یا رایا کی ایسی ورائٹی کا انتخاب کیا جائے جو چھوٹے قد کی ہو مثلاً آری کینولہ، اس طرح ایک ایکڑ کماد میں آدھا ایکڑ آری کینولہ کاشت ہو گا اور کماد کی فصل پر بھی کوئی منفی اثر نہیں پڑے گا، یہ چھوٹے قد کی ورائٹی ہے اور جنوری فروری میں پک کر تیار ہو جاتی ہے۔ یوں کماد کے ساتھ آری کینولہ کی مخلوط کاشت سے اچھا خاصا منافع ہو سکتا ہے۔

* * * * *

مولوی صاحب نے قائداعظم کا انتظار کرنے سے انکار کر دیا۔

یہ 25 اکتوبر 1947ء کی بات ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پہلی عید تھی۔ قائداعظم محمد علی جناح اور دیگر سرکاری عمائدین نے کراچی میں بندر روڈ پر مولوی مسافر خانہ کے نزدیک مسجد قصاباں کی عید گاہ میں ادا کرنا تھی، جہاں مولانا ظہور الحسن درس نے نماز پڑھانی تھی۔ نماز کا وقت آ گیا مگر قائداعظم محمد علی جناح عید گاہ نہیں پہنچے۔ اعلیٰ حکام نے مولانا ظہور الحسن درس سے درخواست کی کہ وہ نماز کی ادائیگی چند منٹ کیلئے مؤخر کر دیں۔ قائداعظم پہنچنے ہی والے ہیں۔ مولانا ظہور الحسن درس نے فرمایا "میں قائداعظم کے لئے نماز پڑھانے نہیں آیا ہوں بلکہ خدائے عزوجل کی نماز پڑھانے آیا ہوں" چنانچہ انہوں نے صفوں کو درست کر کے تکبیر فرما دی۔ پہلی رکعت شروع ہوئی ہی تھی کہ قائداعظم محمد علی جناح بھی عید گاہ پہنچ گئے۔ نماز شروع ہو چکی تھی۔ قائداعظم کے منتظر، اعلیٰ حکام نے قائد سے درخواست کی کہ وہ اگلی صف میں تشریف لے چلیں مگر قائداعظم نے ان کی یہ درخواست مسترد کر دی اور کہا کہ میں پچھلی صف میں ہی نماز ادا کروں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور قائداعظم محمد علی جناح نے پچھلی صفوں میں نماز ادا کی۔ قائداعظم کے برابر کھڑے نمازیوں کو بھی نماز کے بعد علم ہُوا کہ ان کے برابر میں نماز ادا کرنے والا کوئی عام شہری نہیں بلکہ ریاست پاکستان کا سربراہ تھا۔ نماز کے بعد جب نمازیوں کے علم میں یہ بات آئی تو پوری عید گاہ قائداعظم زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ قائداعظم نمازیوں سے گلے ملنے کے بعد آگے گئے۔ انھوں نے مولانا ظہور الحسن درس کی جرأت ایمانی کی تعریف کی اور کہا کہ ہمارے علما کو ایسے ہی کردار کا حامل ہونا چاہیے۔ مولانا ظہور الحسن درس 9 فروری 1905 کو کراچی میں مولانا عبدالکریم درس کے ہاں پیدا ہوئے تھے۔ آپ 1940 سے 1947 تک آل انڈیا مسلم لیگ کونسل کے رکن اور اہم عہدوں پر فائز رہے۔ قائداعظم آپ کو سندھ کا بہادر یار جنگ کہا کرتے تھے۔ مولانا ظہور الحسن درس نے 14 نومبر 1972ء کو کراچی میں وفات پائی۔

فصلوں سبزیوں اور باغات کی پیداوار میں ریکارڈ اضافہ
کسانوں کی اپنی دنیا
ماہنامہ
لاہور
کسان ورلڈ
MARKETING
پوٹاش اور بائیو سٹیمولینٹ
کا طاقتور ملاپ
فصلیں شدید گرمی اور حبس سے
محفوظ اور پیداوار میں ریکارڈ اضافہ
لیتھل (بائیو سٹیمولینٹ)
لیتھل
پیداوار کا خزانہ
BIO STIMULANT
Professional Treatment:
Macronutrient, Micronutrient Blend, Amino Acids, Organic Matter, Algae & Kelp Extracts, Humic Acid, Natural Plant Extracts.
امپورٹڈ فارمولیشن
Regd. Number:
12345/M/2021-22
SOAP Vs 5-FFNINMPCF3
Date: 12-05-2022
درآمد شدہ فارمولیشن
ترکی سے درآمد شدہ
کین 30 (لیکوئیڈ پوٹاش)
Ken-30
CROP SUPPLEMENT
1Ltr
پیداوار کا خزانہ
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
03226780242
چوہدری افتخار سندھو
(قائد اعظم گولڈ میڈلسٹ)

تعارف

مٹر میں تقریباً وہ تمام غذائی اجزاء موجود ہوتے ہیں جو انسانی جسم کی نشوونما کیلئے ضروری ہیں۔ یہ موسم سرما کی مقبول ترین سبزی ہے اور لحمیات کی وجہ سے خاص اہمیت کی حامل ہے۔ غذائی ماہرین اسے گوشت کا نعم البدل بھی قرار دیتے ہیں۔

آب و ہوا:

مٹر کی فصل کیلئے معتدل آب و ہوا مفید ہے۔ اس کے پودے کورے (فراسٹ) کے اثرات کو کافی حد تک برداشت کر لیتے ہیں لیکن پھول اور چھوٹی پھلیوں کو کورے سے نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر کورا پڑنے سے ایک یا دو ہفتے پہلے کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر دستیاب 1 لٹر اینٹی فراسٹ سٹیمولینٹ لیتھل 1 لٹر لیکوئیڈ پوٹاش کین 30- مکس کر کے 2 کلو گرام یوریا 100 لٹر پانی میں حل کر سپرے کر دیا جائے تو پھر جتنا مرضی کورا پڑ جائے فصل کورے کے نقصانات سے مکمل طور پر محفوظ رہتی ہے اور فصل لش گرین، پھول زیادہ اور پھلیاں لمبی، موٹی، وزنی اور چمکدار ہوں گی۔ گزشتہ چند سالوں سے کورا اتنا زیادہ پڑ رہا ہے کہ اکثر کسانوں کی مٹر کی فصل تباہ ہو گئی لیکن جن کاشتکاروں نے کورا پڑنے سے پہلے اینٹی فراسٹ لیتھل کا سپرے کیا تھا الحمدللہ ان کی مٹر کی فصل کورے سے 100 فیصد محفوظ رہی۔

وقت کاشت:

مٹر کی اگیتی اقسام سے سبز پھلیاں حاصل کرنے کیلئے کاشت کا موزوں وقت اکتوبر کا پہلا ہفتہ ہے تاہم اگر موسم بہتر ہو تو اگیتی کاشت ستمبر کے پہلے ہفتہ میں شروع ہو جاتی ہے۔ پچھیتی اقسام سے سبز پھلیاں حاصل کرنے کیلئے کاشت کا بہترین وقت اکتوبر کا آخری ہفتہ یا نومبر کا پہلا ہفتہ ہے۔

ترقی دادہ اقسام:

میٹور، الینا پاک اور کلاسک مٹر کی ریکارڈ پیداوار دینے والی ترقی دادہ اقسام ہیں۔ یاد رہے کہ میٹور اگیتی ورائٹی ہے جو 60 دن میں پیداوار دینا شروع کر دیتی ہے لیکن اگر آپ اس کی کاشت کے وقت زمین کی تیاری میں کوریا سے امپورٹڈ کھاد مارک 6 کے 3 بیگ فی ایکڑ ڈال دیتے ہیں تو 60 دن والی ورائٹی 52 دن میں پیداوار دینا شروع کر دے گی جس سے اسے منڈی میں ریٹ بھی زیادہ لگے گا۔ اسی طرح اگر آپ 90 دن والی ورائٹی، الینا پاک اور کلاسک کاشت کرتے وقت زمین کی تیاری کے دوران 3 بیگ فی ایکڑ مارک 6 کھاد استعمال کر لیتے ہیں تو 90 دن والی ورائٹی 82 دن میں پیداوار دینا شروع کر دے گی۔

شرح بیج:

60 دن والی مٹر کی اگیتی ورائٹی میٹور کا بیج 50 کلو گرام بذریعہ چھٹہ اور 30 تا 35 کلو گرام بذریعہ چوپا جبکہ 90 دن والی پچھیت ورائٹی الینا پاک اور کلاسک کا بیج 25 کلو گرام بذریعہ چھٹہ اور 15 سے 20 کلو گرام فی ایکڑ بذریعہ چوپا استعمال کیا جاتا ہے

زمین کی تیاری:

مٹر کی کاشت کیلئے زرخیز میرا زمین جس میں پانی کے نکاس کا خاطر خواہ انتظام ہو موزوں رہتی ہے۔

نامیاتی کھاد کا استعمال:

زمین میں نامیاتی مادہ کی مقدار میں مناسب اضافہ کیلئے فصل کاشت کرنے سے کم از کم ایک ماہ قبل اگر دستیاب ہو تو 10 تا 12 ٹن فی ایکڑ کے حساب سے گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں، 2 سے 3 بیگ بی او پی بمسی چھٹہ کر کے ایک مرتبہ مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں۔ کھیت کو ہموار کر کے کیاروں میں تقسیم کر لیں اور راؤنی کر دیں۔ وتر آنے پر دو تین مرتبہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین کو اچھی طرح نرم اور بھربھرا کر لیں۔

کیمیائی کھادوں کا استعمال:

زمین کی تیاری کے وقت 3 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او پی بمسی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی، 1 بیگ ہائبرڈ ایس او پی لیتھل اور آدھا بیگ ڈی اے پی زمین پر چھٹہ کر کے زمین تیار کر لیں اور فصل کاشت کر دیں۔ اگر کسی وجہ سے یہ کھادیں زمین کی تیاری کے وقت استعمال نہ کر سکیں تو پہلی آبپاشی پر چھٹہ کر کے پانی لگا دیں۔ پھول آنے پر 1 بیگ یوریا میں 5 کلو گرام سلفو تار پلس (80 فیصد سلفر) مکس کر کے چھٹہ دے کر پانی لگا دیں۔

طریقہ کاشت:

مٹر کی اگیتی اقسام کو 75 سینٹی میٹر (اڑھائی فٹ) چوڑی پٹڑیوں کے دونوں جانب کاشت کریں۔ کاشت کرنے کیلئے ہاتھ سے کیرا کریں یا ہر بیج کو 5 سینٹی میٹر کے فاصلہ پر 2 سے 3 سینٹی میٹر گہرا بذریعہ چوپا لگا دیں جبکہ پچھیتی اقسام کی کاشت کیلئے پٹڑیوں کی چوڑائی ایک تا ڈیڑھ میٹر جبکہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 8 تا 10 سینٹی میٹر رکھیں۔

آبپاشی:

شروع میں فصل کو ہر ہفتہ کے وقفہ سے پانی دیں تاہم بعد میں موسم سرد ہو جانے پر پانی کا وقفہ بڑھایا جا سکتا ہے۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

جڑی بوٹیاں فصل کی خوراک، پانی اور روشنی میں حصہ دار بننے کے ساتھ ساتھ بیماریاں اور کیڑے مکوڑے پھیلانے کا سبب بھی بنتی ہیں۔ ان کی تلفی کیلئے گوڈی کریں۔ جڑی بوٹیوں کے کیمیائی تدارک

کیلئے محکمہ زراعت توسیع و پیسٹ وارننگ کے فیلڈ عملہ کے مشورہ سے زہروں کا سپرے کریں۔

پرندوں سے بچاؤ:

پھلیاں جب دانوں سے بھری ہوئی ہوں، سبز اور نرم ہوں تو اس وقت پرند چرند سے نقصان کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے۔ ان پھلیوں کو مختلف قسم کے پرندے مثلاً طوطا، کوا اور چڑیاں وغیرہ نقصان پہنچاتی ہیں۔ فصل کی کاشت کرتے وقت خیال رکھیں کہ کھیت کے قریب زیادہ درخت نہ ہوں۔ چمکدار باریک پلاسٹک کا فیتہ مناسب فاصلے پر کھیت کے آر پار لگائیں۔ یہ فیتہ معمولی ہوا سے حرکت کرتا ہے جس سے پرندے کھیت سے دور رہتے ہیں۔

کیڑے مکوڑے اور ان کا تدارک

1۔ سست تیلہ:

یہ پتوں کی نچلی سطح سے رس چوستا ہے جس سے پودے کمزور ہو جاتے ہیں۔ سست تیلہ اپنے جسم سے میٹھا لیس دار مادہ خارج کرتا ہے جس پر سیاہ رنگ کی پھپھوندی اگ آتی ہے جس سے پودوں میں خوراک بنانے کا عمل متاثر ہوتا ہے۔

2۔ امریکن سنڈی:

امریکن سنڈی پتوں اور نئی کونپلوں کو کھاتی ہے۔ پھلیاں آنے پر سنڈی سوراخ کرکے اندر گھس جاتی ہے اور دانوں کو نقصان پہنچاتی ہے۔

3۔ سرنگی مکھی

بالغ مکھی پتوں کے اندر انڈے دیتی ہے۔ اس کی سنڈی پتے کے اندر سرنگیں بناتی ہے۔ سنڈیاں خوراک کی تلاش میں ایک سے دوسرے پتے پر چلی جاتی ہیں۔ متاثرہ پتے ہوا کے ہلکے جھونکے سے گر جاتے ہیں۔ اگیتی فصل پر اس کا حملہ شدید نقصان کا سبب بنتا ہے۔

4۔ چست تیلہ:

یہ پتوں کی نچلی سطح سے رس چوستا ہے جس سے پودے کمزور ہو جاتے ہیں جبکہ شدید حملہ کی صورت میں پتے جھلسے ہوئے نظر آتے ہیں۔

مٹر کی بیماریاں

اکتوبر کاشتہ فصل سفوفی پھپھوندی، روئیں دار پھپھوندی اور اکھیڑا یا مرجھاؤ کی بیماریاں لاحق ہو سکتی ہیں جبکہ بعض کھیتوں میں مٹر کی فصل ٹکڑوں کی صورت میں نیماٹوڈز سے بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ پھپھوندکش زہروں کی سپرے کے بغیر مٹر کی اگیتی فصل کا حصول ناممکن ہو چکا ہے۔ اگر معتدل موسم میں کاشت مٹروں پر کسی بھی بیماری کا حملہ شروع ہوتے ہی مناسب زہر سپرے کی جائیں تو مٹروں کی فصل کو ہر بیماری سے بچایا جا سکتا ہے۔

مرجھاؤ یا اکھیڑا:

مٹر کی اگیتی فصل پر مرجھاؤ یا اکھیڑا کی بیماری کا شدید حملہ ہوتا ہے۔ اس بیماری سے بچاؤ کیلئے مندرجہ ذیل تجاویز دی جاتی ہیں:

1۔ زیادہ اگیتی کاشت سے اجتناب کریں۔ اگیتی فصل کیلئے کاشتی امور کو بہتر کیا جائے۔ آج کل موسم اکتوبر کے مہینے میں بھی گرم رہنے لگ گیا ہے۔ شمالی پنجاب میں زیادہ سے زیادہ اگیتی فصل اکتوبر کے پہلے ہفتے، وسطی پنجاب میں تیسرے ہفتے اور جنوبی پنجاب میں چوتھے ہفتے کے دوران لگائی جائے۔

2۔ اگیتی فصل میں دوہری روٹی کرنے کے بعد یعنی زمین کو اچھی طرح ٹھنڈی کرکے مٹر کاشت کئے جائیں تو مرجھاؤ کی بیماری کم سے کم نقصان پہنچاتی ہے۔ اس لئے ظفروال، پسرور، نارنگ منڈی، سادھوکی اور کامونکی سائیڈ میں چاول کی موٹی اقسام کے بعد کاشتہ فصل پر اس بیماری کا حملہ بہت کم ہوتا ہے۔

3۔ گرم موسم میں کاشت شدہ مٹر کے کھیتوں کو بار بار آبپاشی کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔ بجائی کے بعد پہلے ایک ماہ کے دوران مسلسل مگر ہلکی آبپاشی کرتے رہیں تو زمین ٹھنڈی رہنے کی وجہ سے اکھیڑے یا مرجھاو کی بیماری بہت کم آتی ہے۔

4۔ اگر بیج کو زہر آلود کرکے کاشت کیا جائے تو فصل اس بیماری سے کافی حد تک محفوظ رہتی ہے۔

5۔ اگر بیجوں کو زہر آلود نہ کیا جا سکا ہو تو اس بیماری کے ظاہر ہونے سے پہلے پہلے محکمہ زراعت کے ماہرین کا تجویز کردہ زہر پنچنگ کے طریقے سے مڈھوں میں ڈالی جائے تو مٹر کی فصل کو برباد ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔

سفوفی پھپھوندی: سفوفی پھپھوندی کا حملہ فروری مارچ اپریل میں مٹر کی بیج والی فصل پر زیادہ ہوتا ہے۔ ابتدائی علامات ظاہر ہونے کی صورت میں محکمہ زراعت توسیع اور پیسٹ وارننگ کے عملہ کی مشاورت سے زہریں استعمال کریں۔

روئیں دار پھپھوندی: روئیں دار پھپھوندی کا حملہ سردیوں کی بارشوں یا زیادہ نمی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سے بچاؤ کیلئے ضروری ہے کہ اکتوبر یا نومبر میں کاشت کے بعد پہلے چار ہفتے کے دوران محکمہ پیسٹ وارننگ کے ماہرین کی تجویز کردہ زہریں استعمال کریں۔

نیماٹوڈز:

نیماٹوڈز سے متاثرہ فصل ٹکڑوں کی صورت میں آہستہ آہستہ بالائی حصوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ حملہ برقرار رہے تو پودے مر بھی جاتے ہیں۔ ایسے حملہ کا مکمل علاج ناممکن ہوتا ہے تاہم آبپاشی کے ساتھ محکمہ زراعت توسیع کے عملہ کا تجویز کردہ زہر فلڈ کرکے حملے کی شدت کو کم سے کم سطح تک محدود رکھا جا سکتا ہے۔ جس سیزن میں نیماٹوڈز کا حملہ ہو جائے تو اس رقبے کو نشان لگا لینا چاہئے تاکہ اگلے سال قبل از وقت اس کا علاج کیا جا سکے۔

فصل کی برداشت:

جب مٹر کی پھلیوں میں دانے بھر جائیں تو اس وقت ان بھری ہوئی سبز پھلیوں کی چنائی کر لیں۔ اگیتی اقسام دو سے تین چنائیاں جبکہ پچھیتی اقسام تین سے چار چنائیاں دیتی ہیں۔ چنائی احتیاط سے کریں تاکہ پودے ٹوٹ نہ جائیں اور الٹ پلٹ نہ ہوں۔ مقامی منڈی میں فروخت کیلئے چنائی صبح کے وقت کریں جبکہ دور کی منڈی کیلئے شام کو چنائی کی جا سکتی ہے۔ چنائی کے بعد پھلیوں کو کپڑے کی صاف بوریوں میں رکھیں تاکہ ان کا رنگ اور تازگی متاثر نہ ہو اور منڈی میں زیادہ سے زیادہ قیمت لگ سکے گی۔

اہم اعلان:

مٹر سمیت تمام فصلوں اور سبزیوں کے اعلیٰ کوالٹی کے لوکل اور امپورٹڈ بیجوں کے ساتھ ساتھ مارک 6 کھاد، بی او پی بمبی، سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی، ہائبرڈ ایس او پی لیتھل، اینٹی فراسٹ بائیو سٹیمولینٹ لیتھل، لیکوئیڈ پوٹاش کین 30 اور ترکیہ سے امپورٹڈ اعلیٰ کوالٹی کا سلفر سلفوتار منگوانے کیلئے چیف ایگزیکٹو کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور چوہدری افتخار سندھو کے واٹس ایپ 03226780242 پر کسی بھی وقت رابطہ کرسکتے ہیں۔

تعارف:

اگرچہ گاجر کا آبائی وطن افغانستان ہے لیکن یہ پوری دنیا میں کاشت کی جاتی ہے۔ گاجر موسم سرما کی ایک مقبول اور غذائیت سے بھرپور سبزی ہے۔ علاوہ ازیں اس کا سلاد، اچار اور حلوہ بھی مقبول عام ہے۔ اس کا جوس وٹامن اے کا بہترین ذریعہ ہے۔ غذائی اہمیت کے پیش نظر اسے غریبوں کا سیب بھی کہا جاتا ہے۔ زمیندار اس کے جدید پیداواری عوامل اپنا کر نہ صرف عوام کو سستی گاجر فراہم کر سکتے ہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اپنی آمدنی میں بھی خاطر خواہ اضافہ کر سکتے ہیں۔

آب وہوا:

گاجر سرد آب وہوا کی فصل ہے لہٰذا بیج کے اگاؤ کیلئے 7 تا 24 ڈگری سینٹی گریڈ مثالی درجہ حرارت ہے۔ 20 تا 25 ڈگری سینٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ پیداوار اور اچھی گاجر لینے کیلئے انتہائی مناسب ہے۔ زیادہ درجہ حرارت پر گاجر سائز میں چھوٹی رہ جاتی ہے۔

زمین کا انتخاب:

گاجر ہر قسم کی زمین میں کامیابی سے کاشت کی جا سکتی ہے لیکن اچھی پیداوار کیلئے میرا زمین اور اگیتی پیداوار کیلئے ریتلی میرا زمین درکار ہوتی ہے۔ اچھی کوالٹی کی گاجر اور زیادہ پیداوار کیلئے میرا زمین ہی موزوں ہے۔

گاجر کی اقسام:

مارکیٹ میں گاجر کی بے شمار لوکل اور امپورٹڈ اقسام دستیاب ہیں۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر بھی امپورٹڈ گاجر کی شاندار ورائٹی مہارانی پورے پاکستان میں کاشت کیلئے یکساں موزوں اور اپنی منفرد خوبیوں کی بدولت انتہائی منافع بخش ہے۔

- ✓ بوائی کے بعد صرف 80 سے 90 دنوں میں تیار ہو
- ✓ اوسط لمبائی 25 سے 30 سینٹی میٹر یعنی ایک فٹ کے لگ بھگ اور موٹائی 8 سے 10 انچ یعنی تقریباً 4 انچ کے لگ بھگ
- ✓ باہر سے انتہائی سرخ، نرم اور رس دار
- ✓ ہر گاجر مٹھاس اور سائز میں یکساں
- ✓ بیماریوں اور جڑوں کے بالوں سے محفوظ
- ✓ کوالٹی میں سب سے بہترین ہونے کی بدولت منڈیوں میں عام اقسام سے زیادہ قیمت
- ✓ سب سے زیادہ پیداوار اور سب سے زیادہ ریٹ کی وجہ سے کسانوں کی پسندیدہ اور زیادہ مٹھاس، زیادہ لمبائی اور زیادہ جوس کی وجہ سے عوام میں مقبول۔

کسانوں کی پسندیدہ گاجر کی ورائٹی مہارانی کا بیج منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر رابطہ کر سکتے ہیں۔

وقت کاشت:

گاجر کی کاشت کا بہترین وقت کاشت ستمبر اکتوبر ہے تاہم ستمبر کا پورا مہینہ پنجاب میں گاجر کی کاشت کیلئے نہایت موزوں تصور کیا جاتا ہے۔ کسان ورلڈ مارکیٹنگ کے پلیٹ فارم پر دستیاب گاجر کی امپورٹڈ ورائٹی مہارانی ستمبر، اکتوبر اور نومبر میں بھی کاشت کی جا سکتی ہے۔ بوائی سے پہلے اگر بیج 12 گھنٹے پانی میں بھگو لیا جائے تو شرح اگاؤ میں اضافہ ممکن ہے۔

شرح بیج:

بیج ایک ایسا نقطہ آغاز ہے جس کے سامنے تمام دوسرے عوامل ثانوی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر بیج غیر معیاری ہے تو کسی صورت بھی شاندار پیداوار حاصل نہیں ہو سکتی لہٰذا ہمیشہ اچھی ورائٹی کا صحت مند اور زیادہ روئیدگی والا بیج جو جڑی بوٹیوں سے پاک و صاف ہو استعمال کریں۔ 8 سے 10 کلو گرام بیج ایک ایکڑ کیلئے کافی ہوتا ہے۔ بیج کو ہمیشہ مناسب پھپھوندکش زہر لگا کر کاشت کریں۔ اگیتی اور پچھیتی کاشت کی صورت میں شرح بیج 10 کلو گرام فی ایکڑ تک بڑھایا جا سکتا ہے

زمین کی تیاری:

گاجر لمبی جڑ والی فصل ہے۔ اگر زمین اچھی طرح تیار نہ ہو اور اس میں مٹی کے ڈلے اور گوبر کی کچی کھاد موجود ہو تو گاجر کی شکل اور رنگت پوری طرح نشو و نما نہیں پاتی لہٰذا زمین خوب گہرائی تک نرم اور بھربھری ہونا ضروری ہے۔ اس مقصد کیلئے وتر حالت میں زمین کو 3 تا 4 مرتبہ گہرا ہل چلا کر اور سہاگہ دے کر اچھی طرح تیار کر لیا جائے۔ زمین کی تیاری سے قبل داب سٹم کے ذریعہ جڑی بوٹیوں کی تلفی فصل پر بہت مثبت اثرات مرتب کرتی ہے۔ کاشت سے قبل کیمیائی زہروں سے بھی جڑی بوٹیوں کا قلعہ قمع کیا جا سکتا ہے۔

کھادوں کا استعمال:

نائٹروجنی کھادوں کا زیادہ استعمال گاجر کی کوالٹی خراب کر دیتا ہے۔ زمین کی تیاری کے دوران آدھا بیگ یا 1 بیگ ڈی اے پی، 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش، 2 سے بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ بی او بی بمبی، 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی اور 10 کلو گرام ترکیہ سے امپورٹڈ اعلیٰ کوالٹی کا سلفر سلفو تار پلس زمین میں ملا کر زمین تیار کر کے فصل کاشت کر دیں۔ کاشت کے ایک ماہ بعد آدھا بیگ یوریا ڈال دیں

طریقہ کاشت و آبپاشی:

اچھی طرح نرم، ہموار اور تیار شدہ زمین میں 75 سینٹی میٹر یعنی اڑھائی فٹ کے فاصلہ پر پٹڑیاں بنا

کر دونوں کناروں پر ایک سینٹی میٹر گہری لائنوں میں بیج کیرا کر کے مٹی سے ڈھانپ دیں اور فوراً پانی اس طرح لگائیں کہ پانی پٹڑیوں پر ہر گز نہ چڑھنے پائے۔ شروع میں ہفتہ میں دو بار آبپاشی کرنے سے اگاؤ بہتر ہوتا ہے۔ بعد میں فصل کی ضرورت کے مطابق پانی کا وقفہ بڑھاتے جائیں لیکن ہفتہ وار آبپاشی بہتر رہتی ہے۔ گاجر کی برداشت سے دو ہفتہ قبل پانی بند کر دیں تاکہ گاجر کی مٹھاس بڑھ جائے اور انہیں اکھاڑنے میں بھی سہولت ہو۔

چھدرائی:

گاجر کی بہتر کوالٹی حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ گاجر کی بروقت چھدرائی کی جائے۔ چھدرائی اس طرح کریں کہ پودوں کا درمیانی فاصلہ 2 تا 3 سینٹی میٹر رہے۔ چھدرائی کرتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ پودے جڑوں سمیت نکلیں۔ بہت زیادہ بڑھوتری والے اور کمزور پودے بھی نکال دیں۔

جڑی بوٹیوں کا تدارک:

اعلیٰ کوالٹی اور اچھی پیداوار کے حصول کیلئے جڑی بوٹیوں کا کنٹرول اشد ضروری ہے۔ بوائی کے بعد 2 سے 6 ہفتہ کے اندر اندر جڑی بوٹیوں کا تدارک پیداوار پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس کے بعد فصل خود ہی جڑی بوٹیوں پر قابو پا لیتی ہے۔ گاجر کی فصل میں محکمہ زراعت (توسیع) کے مقامی عملہ کے مشورہ سے مناسب جڑی بوٹی مار زہر سپرے کرنے سے جڑی بوٹیوں کا کامیاب تدارک ممکن ہے۔ اگر گاجر کی کاشت کے 24 گھنٹوں کے اندر اندر پینڈی میتھالین کا سپرے کر دیا جائے تو جڑی بوٹیاں نہیں اگیں گی

برداشت:

تقریباً 80 سے 90 دن بعد جب اس کی موٹائی 2 تا 4 سینٹی میٹر ہو جائے تو گاجر برداشت کر لیں۔ گاجر برداشت کرنے سے دو ہفتہ قبل آبپاشی بند کر دیں تاکہ زمین تر وتر حالت میں ہو جائے اور گاجریں اکھاڑنے میں مشکل نہ ہو۔

*****

ستمبر کا مہینہ اور زراعت

ستمبر کا مہینہ پاکستان میں موسم سرما (ربیع) کی فصلوں اور سبزیوں کی کاشت کا آغاز فراہم کرتا ہے۔ اس مہینے میں درجہ حرارت کم ہونا شروع ہو جاتا ہے جو سردیوں کی اہم نقد آور فصلوں اور سبزیوں کیلئے انتہائی موزوں ہے۔ ستمبر میں کاشت ہونے والی اہم فصلوں اور سبزیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

کماد (گنا):

ستمبر کا مہینہ گنے کی ستمبر کاشت کیلئے بہترین اور انتہائی موزوں مانا جاتا ہے۔

چنا:

ماہرین زراعت کے مطابق چنے کی کاشت ستمبر کے وسط سے شروع کر دی جاتی ہے۔

آلو:

آلو کی اگیتی اور بنیادی فصل کی کاشت ستمبر کے دوسرے پندرہ دنوں میں شروع ہو جاتی ہے۔

سرسوں اور کینولہ:

تیل دار اجناس مثلاً سرسوں، رایا اور کینولہ کی کاشت ستمبر کے مہینے میں کی جاتی ہے۔

مولی:

ستمبر میں کاشت کے بعد یہ بہت تیزی سے تیار ہوتی ہے۔

گاجر:

سرد موسم کی بہترین پیداوار کیلئے ستمبر میں گاجر کی کاشت کی جاتی ہے۔

شلجم:

یہ بھی ستمبر کی ایک اہم اور تیز رفتار بڑھنے والی سبزی ہے۔

چقندر:

اس کی کاشت بھی ستمبر کے وسط یا آخر میں شروع ہوتی ہے۔

پالک اور میتھی:

سردیوں کی یہ بنیادی سبزیاں ستمبر میں کاشت کی جاتی ہیں۔

دھنیا اور پودینہ:

ان کے بیج اور پودے ستمبر کے سازگار موسم میں لگائے جاتے ہیں۔

سلاد پتا:

ہری سلاد کے شوقین ستمبر میں اس کی کاشت شروع کرتے ہیں۔

لہسن:

لہسن کی کاشت کیلئے 30 ستمبر تک کا وقت بہترین سمجھا جاتا ہے۔

مٹر:

مٹر کی اگیتی اقسام کی کاشت ستمبر کے وسط سے شروع ہو جاتی ہے۔

پیاز:

ستمبر میں پیاز کی پنیری لگانے کا عمل شروع ہوتا ہے۔

ٹماٹر، مرچ اور بینگن:

ان سبزیوں کی پنیری بھی ستمبر کے آغاز میں تیار کی جاتی ہے۔

پھول اور بند گوبھی:

گوبھی کی اقسام کی پنیری ستمبر میں لگائی جاتی ہے۔

بھیڑ اور بکریوں کی رہائش کا مناسب بندوبست

بھیڑ اور بکریوں کی رہائش ایک اہم موضوع ہے کیونکہ ان جانوروں کی صحت اور پیداوار کا انحصار ان کی رہائشی ماحول پر ہوتا ہے۔ مناسب باڑا اور رہائشی انتظامات ان جانوروں کی حفاظت، آرام اور کارکردگی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس قسط میں ہم بھیڑ اور بکریوں کیلئے رہائش کے مختلف پہلوؤں پر تفصیل سے بات کریں گے۔

بھیڑوں اور بکریوں کیلئے باڑا یا رہائش کا انتظام ان کی سیاحت، حفاظت اور کارکردگی کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ مناسب واڑا جانوروں کو سردی، گرمی بارش اور دیگر موسمی اثرات سے بچاتا ہے اور ان کی بہترین نشوونما کیلئے سازگار ماحول فراہم کرتا ہے۔

باڑے کی ابتدائی خصوصیات

1۔ تازہ ہوا اور ہوا کی گردش:

باڑا ایسا ہونا چاہیے کہ جانوروں کو تازہ ہوا اور ہوا کی گردش حاصل ہو۔ بند کمرے میں ہوا کی کمی جانوروں کی صحت پر منفی اثرات ڈال سکتی ہے۔ ایک کھلا اور ہوادار باڑا جانوروں کو زیادہ صحت مند رکھتا ہے۔

2۔ رہائش کی جگہ:

ہر بکری یا بھیڑ کیلئے کم از کم 10 سے 15 مربع فٹ جگہ ہونی چاہیے تاکہ وہ آزادی سے حرکت کر سکیں۔ زیادہ جگہ ہونے سے جانور زیادہ سکون محسوس کرتے ہیں اور ان کی پیداواری صلاحیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

3۔ زمین کا انتخاب:

باڑا زمین سے اونچا ہونا چاہیے تاکہ بارش کے دوران پانی باڑے کے اندر نہ آئے اور زمین نم نہ ہو۔ اس کے علاوہ باڑے زمین سے دور یا مناسب فاصلے پر ہونے چاہیے تاکہ جانوروں کو شور شرابہ سے محفوظ رکھا جا سکے۔

4۔ پائیدار اور محفوظ ساخت:

باڑے کی دیواریں اور چھت مضبوط اور محفوظ ہونی چاہیے تاکہ جانور باہر سے آنے والے شکاری جانوروں یا دشمنوں سے محفوظ رہیں۔ لکڑی یا دھاتی مواد سے بنائی گئی ساخت زیادہ پائیدار اور قابل اعتماد ہوتی ہیں۔

5۔ گندگی سے بچاؤ:

باڑے کا فرش صاف ستھرا ہونا چاہیے اور اس میں پانی کا بہاؤ مناسب طریقے سے ترتیب دیا جانا چاہیے تاکہ گندگی اور فضلے کو صحیح طریقے سے صاف کیا جا سکے۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں رہائشی ضروریات

پاکستان کے مختلف جغرافیائی اور موسمی حالات کی بنا پر بھیڑوں اور بکریوں کے باڑے کی ضروریات مختلف ہو سکتی ہیں۔ مختلف علاقوں میں رہائش کی ضروریات کا جائزہ درج ذیل ہے:

پہاڑی علاقے کشمیر خیبر پختونخوا

ان علاقوں میں سردی سب سے زیادہ ہوتی ہے اسی لئے باڑوں کو اچھی طرح سے بند کرنا ضروری ہے تاکہ جانوروں کو سرد ہوا اور برف باری سے بچایا جا سکے۔ چھتوں کو زیادہ پائیدار بنانا چاہیے تاکہ برف کا بوجھ نہ پڑے۔ اس علاقے میں کھلے باڑے کی بجائے بند اور گرم رہائش زیادہ فائدہ مند ہوتی ہے۔

صحرائی علاقے جیسا کہ بلوچستان

یہاں گرمی زیادہ ہوتی ہے اس لئے باڑے کو کھلا اور ہوادار ہونا چاہیے تاکہ جانوروں کو گرمی سے بچایا جا سکے۔ سایہ فراہم کرنے کیلئے درختوں یا مصنوعی سروں کا انتظام کرنا ضروری ہوتا ہے۔ گرم موسم کے دوران پانی کی فراہمی کا انتظام بھی اہم ہے تاکہ جانوروں کی گرمی کو روکا جا سکے۔

میدانی علاقے سندھ اور پنجاب

یہاں موسم معتدل ہوتا ہے اس لئے دونوں قسم کے موسم میں کھلے اور بند باڑے استعمال کئے جا سکتے ہیں مگر گرمی کے موسم میں سایہ دار ہوا کی بہترین گردش ضروری ہوتی ہے تاکہ جانوروں کو شدید گرمی سے بچایا جا سکے۔ سردی میں ان باڑوں میں کچھ اضافی گرمائش کی ضرورت ہو سکتی ہے۔

موسمی حالات اور رہائشی تحفظ

پاکستان کے مختلف حصوں میں موسمی حالات مختلف ہوتے ہیں اور ان موسمی اثرات سے بچنے کیلئے بھیڑوں اور بکریوں کی رہائش میں مختلف خاص اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔ موسمی حالات کے مطابق رہائشی تحفظ کو یقینی بنانے کیلئے ضروری تدابیر درج ذیل ہیں۔

گرمی اور دھوپ:

گرمی کا موسم خاص طور پر مشکل ثابت ہوتا ہے اس لئے باڑا ایسا ہونا چاہیے کہ اس میں سایہ اور ہوا کی اچھی گردش ہو کہ جانور گرمی سے بچ سکیں۔ باڑے کے اطراف میں درختوں کا انتظام یا سایہ فراہم کرنے والے مواد جیسا کہ ترپال یا بانس کی چھتوں کا استعمال مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

بارش اور سیلاب:

بارش کے موسم میں باڑا ایسا ہونا چاہیے کہ پانی کا بہاؤ آسانی سے ہو سکے اور پانی باڑے میں نہ آئے۔ پاکستان میں سیلاب کی صورت میں باڑا کا انتخاب ایسا ہونا چاہیے کہ پانی سے بچاؤ کی تدابیر کی

جاسکیں۔

سردی اور برف:

پہاڑی علاقوں میں سردیوں کے موسم میں باڑے کا دروازہ اور کھڑکیاں اچھی طرح بند ہونی چاہیے تاکہ ٹھنڈی ہوا اور برف باری سے بچا جا سکے۔ چھت اور دیواروں کی موٹائی زیادہ رکھنی چاہیے تاکہ حرارت برقرار رہے اور جانوروں کو سردی کا سامنا نہ ہو۔

ہوا اور آندھیاں:

پاکستان میں طوفانی ہوائیں اور آندھیاں بھی آتی ہیں اس لئے باڑے کو اس طرح سے تعمیر کیا جانا چاہیے کہ یہ ہوا کے اثرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ مضبوط بنیادوں اور جالیوں والے دروازوں کی تعمیر سے باڑے کی حفاظت کی جاسکتی ہے۔

ہوا اور موسمی حالات کا رخ:

ہر علاقے میں باڑے کی ساخت مختلف ہو سکتی ہے کیونکہ ہوا اور موسمی حالات کا رخ مختلف ہوتا ہے، کہیں پر مشرقی مغربی اور کہیں پر شمالی جنوبی، باڑے بنائے جاتے ہیں۔

باڑے کی صفائی اور بیماریوں سے بچاؤ:

باڑا کی صفائی اور بیماریوں سے بچاؤ کیلئے چند اہم تدابیر اختیار کی جاتی ہیں تاکہ بھیڑوں اور بکریوں کی صحت برقرار رہے اور وہ بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

باڑے کی صفائی:

باڑے کی روزانہ یا ہفتہ وار صفائی کرنا ضروری ہے تاکہ فضلہ اور گندگی کو جمع نہ ہونے دیا جائے۔ فرش پر گھاس یا بچھونا ڈال کر اسے صاف رکھا جا سکتا ہے۔ گندگی اور فضلہ کو فوری طور پر صاف کرنے سے بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ کم ہوتا ہے

ہوا کی صفائی:

ہوا کی صفائی کیلئے باڑے کی دیواروں اور چھتوں میں مناسب سوراخ یا کھڑکیاں رکھنی چاہیے تاکہ تازہ ہوا آتی رہے اور مضر گیس کا اخراج ہو سکے۔ فضلہ اور گندگی کے بھرنے سے واڑے میں بدبو اور بیکٹیریا کی افزائش ہوتی ہے جس سے بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

جراثیم سے بچاؤ:

باڑے کو جراثیم سے بچانے کیلئے خاص طور پر اینٹی بیکٹریل یا جراثیم کش ادویات کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بکریوں اور بھیڑوں کیلئے مخصوص ویکسی نیشن اور صحت کی نگرانی ضروری ہے تاکہ بیماریوں کا علاج کیا جاسکے۔

پیشاب اور فضلے کے انتظامات:

جانوروں کے پیشاب اور فضلے کا مناسب انتظام کیا جانا چاہیے تاکہ بیماریوں کے پھیلاؤ کا خطرہ کم ہو۔ کھلے باڑے میں فضلے کو مناسب طریقے سے جمع کرنے اور اس کی صفائی کیلئے مخصوص سسٹم بنانا ضروری ہے۔ پاکستان میں بھیڑوں اور بکریوں کیلئے رہائش کا انتظام ان کی صحت اور پیداواری صلاحیت کیلئے انتہائی اہم ہے۔ موسمی حالات زمین کی نوعیت اور باڑے کی صفائی جیسے عوامل ان جانوروں کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مناسب باڑا نہ صرف جانوروں کی فلاح و بہبود کیلئے ضروری ہے بلکہ ان سے ان کی بیماریوں سے بچاؤ اور پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔

(جاری ہے)

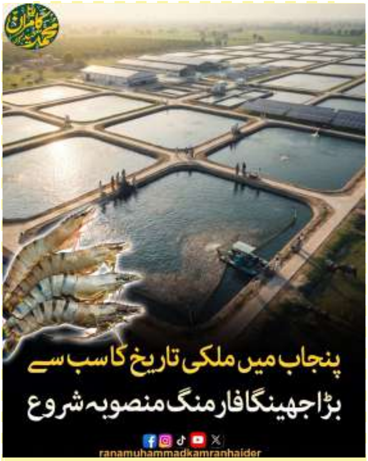

پنجاب حکومت نے غیر استعمال شدہ زمینوں کو برآمدی صنعت میں تبدیل کرنے کیلئے ملکی تاریخ کا سب سے بڑا جھینگا فارمنگ منصوبہ شروع کر دیا ہے۔ غیر ملکی ماہرین کے سروے میں صوبے بھر میں جھینگا فارمنگ کیلئے تقریباً 40 ہزار ممکنہ مقامات کی نشاندہی ہوئی جبکہ 30 ہزار ایکڑ پر جھینگا فارمز قائم کرنے کی اصولی منظوری دے دی گئی ہے۔ علی والہ میں 5 ہزار 300 ایکڑ پر 737 تالابوں پر مشتمل ہیچری قائم کی جائے گی جس کی سالانہ صلاحیت 28 کروڑ جھینگا سیڈ ہو گی۔ منصوبے میں پروسیسنگ پلانٹس، تشخیصی لیبارٹری اور تربیتی مرکز بھی شامل ہیں۔ حکام کے مطابق پنجاب میں پہلے ہی 5 ہزار 500 ایکڑ پر ایک ہزار جھینگا فارمز میں جھینگا فارمنگ جاری ہے جبکہ مظفر گڑھ اور سرگودھا میں آزمائشی پیداوار ہو رہی ہے۔ جدید مشینری اور شمسی توانائی کے ذریعے منصوبے کو مزید وسعت دی جائے گی۔

بابت ماہ ستمبر 2026

بارانی علاقوں کے کسانوں کیلئے زرعی سفارشات

ریسرچ ٹیم:

ڈاکٹر شاہد نذیر، ڈاکٹر سائرہ سید، ڈاکٹر ندیم احمد، آغا فہد یاسین
ڈاکٹر رفیق احمد، ڈاکٹر غلام محمد، ڈاکٹر غلام عباس، عائشہ منظور
(بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال)

پوٹھوہار کے بارانی علاقوں میں ستمبر مون سون کے اختتام، خریف فصلات کی پختگی و برداشت اور آئندہ ربیع فصلات کی تیاری کا اہم مہینہ ہے۔ اس دوران مونگ پھلی، مونگ، ماش اور تل کی فصلیں پختگی اور برداشت کے مراحل میں ہوتی ہیں، جبکہ باغات اور سبزیات میں بروقت برداشت، صفائی اور کیڑوں و بیماریوں کی نگرانی ضروری ہے۔ مون سون کے بعد زمین میں موجود نمی کو محفوظ رکھنا اور بارش کے پانی کو ضائع ہونے سے بچانا بارانی علاقوں میں آئندہ ربیع فصلات کے کامیاب قیام کیلئے نہایت اہم ہیں۔

مونگ پھلی:

ستمبر میں مونگ پھلی کی فصل عموماً دانہ بھرنے اور پختگی کے آخری مراحل میں ہوتی ہے۔ پوٹھوہار میں ابتدائی کاشت شدہ مونگ پھلی کی برداشت 15 ستمبر کے بعد شروع کی جا سکتی ہے تاہم برداشت کا فیصلہ صرف تاریخ کی بنیاد پر نہیں بلکہ پھلیوں کی پختگی دیکھ کر کیا جائے۔ مونگ پھلی کی فصل کیلئے زرعی ماہرین کی سفارشات درج ذیل ہیں

1۔ مونگ پھلی کی پختگی جانچنے کیلئے مختلف پودوں سے پھلیاں نکال کر ان کا اندرونی رنگ اور دانے کی بھرائی دیکھیں۔

2۔ جب تقریباً 75 فیصد پھلیوں کے اندرونی حصے کا رنگ گہرا ابھورا ہو جائے اور دانے مناسب طور پر بھر کر پختہ ہو جائیں تو فصل برداشت کیلئے تیار سمجھی جائے۔

3۔ مناسب پختگی پر برداشت کرنے سے دانے کا معیار بہتر ہوتا ہے اور کچی پھلیوں کی تعداد کم رہتی ہے۔

4۔ برداشت کے وقت مٹی میں مناسب وتر ہو تو پھلیاں زمین میں رہ جانے کا نقصان کم کیا جاسکتا ہے۔

5۔ ستمبر کے وسط سے ابتدائی طور پر پختہ ہونے والی فصلوں کی برداشت شروع کی جاسکتی ہے اور پختگی کے مطابق باقی فصل کی برداشت مرحلہ وار مکمل کریں۔

6۔ ریتیلی زمینوں میں برداشت کے بعد مونگ پھلی کی پھلیاں کھیت میں رہ جانے سے بچانے کیلئے مشینی چنائی/پکنگ کا عمل جلد از جلد مکمل کریں تاکہ زمین میں رہ جانے والی پھلیاں بھی قابلِ استعمال پیداوار میں شامل کی جاسکیں۔

7۔ برداشت شدہ مونگ پھلی کو مناسب طریقے سے خشک کریں اور ذخیرہ کرنے سے پہلے نمی کم کریں تاکہ پھپھوندی اور افلاٹوکسن کے خطرے کو کم کیا جاسکے۔

8۔ ذخیرہ شدہ مونگ پھلی کو صاف، خشک اور ہوادار جگہ پر رکھیں اور دورانِ ذخیرہ پھپھوندی یا غیر معمولی بو کی باقاعدگی سے جانچ کریں۔

مونگ اور ماش کی فصل:

ستمبر میں مونگ اور ماش عموماً پھلیوں کے پکنے، دانہ بھرنے اور برداشت کے مرحلے میں ہوتی ہیں۔ ان دونوں فصلوں کیلئے زرعی سفارشات درج ذیل ہیں۔

1۔ پودوں پر پھلیوں کی پختگی کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔

2- جب زیادہ تر پھلیاں پک جائیں تو فصل کی بروقت برداشت کریں تاکہ پھلیاں کھیت میں جھڑنے سے ضائع نہ ہوں۔

3۔ مسلسل بارش کی صورت میں کٹی ہوئی فصل کو کھیت میں زیادہ دیر نہ پڑا رہنے دیں۔

4۔ سفید مکھی، جیسڈ، تھرپس اور پھلی چھید نے والے کیڑوں کی موجودگی کی کڑی نگرانی کریں۔

5۔ ییلو موزیک وائرس سے متاثرہ پودوں کو ممکنہ حد تک کھیت سے نکال کر تلف کریں اور سفید مکھی کے حملے پر خصوصی نظر رکھیں۔

6۔ برداشت شدہ دانے کو اچھی طرح خشک کر کے صاف، خشک اور ہوادار جگہ پر ذخیرہ کریں۔

تل کی فصل:

ستمبر میں تل کی فصل عموماً پھلیوں کی پختگی اور برداشت کے مرحلے میں ہوتی ہے۔ تل کی فصل کے حوالے سے سفارشات پیش خدمت ہیں۔

1۔ نچلی اور درمیانی پھلیوں کی پختگی اور پودے کے رنگ میں تبدیلی کو باقاعدگی سے مانیٹر کریں۔

2۔ زیادہ پختگی پر برداشت میں تاخیر نہ کریں کیونکہ پھلیاں کھلنے سے دانہ جھڑنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

3۔ خشک موسم میں برداشت کو ترجیح دیں اور کٹی ہوئی فصل کو مناسب طریقے سے خشک کر کے دانہ حاصل کریں۔-4 بارش کے بعد کھیت میں پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

5۔ تل میں پتوں کے دھبوں، تنے کی بیماریوں اور دیگر ممکنہ کیڑوں و بیماریوں کی نگرانی جاری رکھیں۔

سبزیات کیلئے زرعی سفارشات

مرچ کی فصل:

مرچوں کی بروقت برداشت کر کے انہیں صاف جگہ پر اچھی طرح خشک کریں۔ خشک مرچوں کو نمی

سے محفوظ رکھیں تاکہ ذخیرہ کے دوران پھپھوندی اور افلاٹوکسن کے خطرے کو کم کیا جاسکے۔

سردیوں کی سبزیات:

ستمبر میں سردیوں کی سبزیات کی کاشت کیلئے زمین کی تیاری شروع کر دی جائے، خصوصاً جہاں بارش کے بعد زمین میں مناسب وتر موجود ہو۔ سردیوں کی سبزیات مثلاً مولی، شلجم، گاجر، پالک، میتھی، دھنیا، مٹر، پھول گوبھی، بند گوبھی، بروکلی اور لہسن وغیرہ کیلئے مناسب جگہ کا انتخاب کریں۔ زمین کی تیاری مٹی کی ساخت اور موجود نمی کے مطابق کریں اور غیر ضروری ہل چلانے سے گریز کریں۔ اچھی طرح گلی سڑی نامیاتی کھاد کو مٹی میں شامل کریں اور کھادوں کی مقدار بہتر طور پر طے کرنے کیلئے مٹی کا تجزیہ کروائیں۔ صحت مند اور معیاری بیج پہلے سے حاصل کریں تاکہ ربیع سبزیات کی بروقت کاشت ممکن ہو۔

باغات کیلئے زرعی سفارشات

کینومالٹا مسمی میٹھالیموں:

ستمبر میں سٹرس کے مختلف اقسام کے پھل بڑھوتری، رس بننے اور بعض اقسام میں پختگی کے مراحل میں ہوتے ہیں۔ موسمی طور پر پختہ ہونے والے میٹھے، مسمی اور دیگر تیار پھلوں کی بروقت برداشت کریں۔ پھل کو درخت سے اتارتے وقت غیر ضروری چوٹ اور نقصان سے بچائیں تاکہ بعد از برداشت سڑن کا خطرہ کم ہو۔ سٹرس سائلا، سفید مکھی، لیف مائنر، اسکیل اور فروٹ فلائی (پھل کی مکھی) کی نگرانی جاری رکھیں۔ سٹرس کینکر، سکیب، گموسس، اینتھراکنوز اور دیگر بیماریوں کی علامات کا باقاعدگی سے جائزہ لیں۔ گرے ہوئے، خراب اور متاثرہ پھل باغ سے جمع کرکے تلف کریں۔ بیمار، خشک اور باہم رگڑ کھانے والی شاخوں کو مناسب طریقے سے ہٹائیں تاکہ باغ میں ہوا اور روشنی کی بہتر گردش برقرار رہے۔ زنک، بوران اور دیگر غذائی عناصر کا استعمال صرف پودے کی ضرورت اور سفارش کے مطابق کریں۔

امرود کے باغات:

ستمبر میں امرود کی بعض فصلوں میں پھل کی پختگی اور برداشت جاری رہ سکتی ہے، اس لئے تیار پھل کی بروقت برداشت اور فروٹ فلائی کا انتظام اہم ہے۔ پکے ہوئے امرود کی بروقت برداشت کریں اور پھل کو زیادہ دیر درخت پر نہ رہنے دیں۔ پکے، گرے ہوئے، خراب اور فروٹ فلائی سے متاثرہ پھل روزانہ جمع کرکے اچھی طرح تلف کریں۔ فروٹ فلائی کی نگرانی کیلئے مناسب پھندے استعمال کریں۔ اینتھراکنوز، وِدر ٹِپ اور دیگر بیماریوں کی علامات پر نظر رکھیں۔ بیمار اور خشک شاخوں کو مناسب طریقے سے ہٹائیں تاکہ باغ میں روشنی اور ہوا کی گردش بہتر رہے۔

انجیر، آڑو، نیکٹرین اور بلیک بیری:

جہاں پھلوں کی برداشت مکمل ہو چکی ہو وہاں باغ کی صفائی پر توجہ دیں۔ خشک اور بیمار شاخوں کو ہٹائیں۔ مسلسل نمی کی صورت میں پھپھوندی والی بیماریوں کی نگرانی کریں۔ آئندہ سیزن کیلئے پودوں کی صحت برقرار رکھنے اور مناسب شاخوں کی نشوونما کے لئے باغ کا جائزہ لیں۔

:

چارہ جات کو جڑی بوٹیوں سے پاک رکھیں اور جہاں ضرورت ہو بروقت گوڈی کریں۔ شدید بارش کے بعد کھیت میں پانی جمع نہ ہونے دیں۔ چارہ مناسب عمر اور مطلوبہ غذائی معیار پر کاٹیں۔ کٹے ہوئے چارے کو مناسب طریقے سے خشک اور محفوظ کریں تاکہ نمی کے باعث پھپھوندی پیدا نہ ہو۔ خشک چارے کو صاف، خشک اور ہوادار جگہ پر ذخیرہ کریں۔

آئندہ ربیع فصلات کی تیاری

ستمبر پوٹھوہار کے بارانی علاقوں میں ربیع فصلات کی منصوبہ بندی، بیج اور کھاد کی تیاری اور زمین میں موجود بارش کی نمی کو محفوظ کرنے کیلئے انتہائی اہم مہینہ ہے۔

گندم، جو، چنا، دالوں اور دیگر ربیع فصلات کیلئے زمین، مٹی کی قسم اور دستیاب نمی کا جائزہ لیں۔ مٹی کا تجزیہ کروا کر آئندہ فصل کیلئے کھادوں کی مقدار پہلے سے طے کریں۔ معیاری، تصدیق شدہ اور بیماریوں سے پاک بیج بروقت حاصل کریں۔ فصل کے انتخاب میں مقامی بارش، مٹی کی قسم، دستیاب نمی اور پچھلی فصل کو مدنظر رکھیں۔ فصلوں کی باقیات جلانے کے بجائے مناسب طریقے سے زمین میں شامل کریں تاکہ نامیاتی مادہ اور پانی جذب کرنے کی صلاحیت بہتر ہو۔ ربیع فصلات کے بیج، کھاد اور دیگر زرعی مداخل بروقت حاصل کریں تاکہ کاشت میں غیر ضروری تاخیر نہ ہو۔

عمومی ہدایات

1۔ ستمبر میں موسمی پیش گوئی کو مدنظر رکھتے ہوئے برداشت، زمین کی تیاری، کھاد اور زرعی ادویات کے استعمال کا فیصلہ کریں۔

2۔ شدید بارش، آندھی یا ژالہ باری کے بعد فصلوں اور باغات کا فوری معائنہ کریں۔

3۔ بارانی علاقوں میں بارش کے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے اور مٹی کی نمی محفوظ رکھنے کو ترجیح دیں۔

4۔ بارش کے فوراً بعد گیلی زمین میں غیر ضروری ٹریکٹر یا پیدل آمدورفت سے گریز کریں تاکہ مٹی دباؤ کا شکار نہ ہو۔

5۔ متاثرہ، گرے ہوئے اور خراب پھل یا فصل کی باقیات کو کھیت اور باغ میں پڑا نہ رہنے دیں۔

6۔ برداشت شدہ پیداوار کو اچھی طرح خشک کرکے صاف، خشک اور ہوادار جگہ پر ذخیرہ کریں اور ذخیرہ شدہ اجناس میں نمی اور پھپھوندی کی باقاعدگی سے نگرانی کریں۔

7۔ مونگ پھلی، مرچ اور دیگر ایسی پیداوار جن میں نمی کی وجہ سے پھپھوندی اور افلاٹوکسن کا خطرہ ہو، انہیں ذخیرہ کرنے سے پہلے مناسب طور پر خشک کرنا خصوصی طور پر ضروری ہے۔

8۔ ربیع فصلات کیلئے بیج، کھاد اور دیگر زرعی مداخل بروقت حاصل کریں۔

9۔ زرعی مسائل کی صورت میں قریبی محکمہ زراعت (توسیع) کے ماہرین سے رہنمائی حاصل کریں

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے رابطہ کیجئے

ڈاکٹر شاہد نذیر
واٹس ایپ:03225494885
آغا فہد یاسین
واٹس ایپ03087230510

* * * * *

تعارف:

کماد کے ماہرین کے مطابق گنے کی ستمبر کاشت، بہاریہ کاشت کی نسبت 25 سے 35 فیصد زیادہ پیداوار اور زیادہ شوگر ریکوری فراہم کرتی ہے۔ کماد کی ستمبر کاشت سے زیادہ پیداوار کے حصول کیلئے پیش ہے کماد کی جدید پیداواری ٹیکنالوجی:

زمین کا انتخاب:

ستمبر کاشت، گنے کی بہتر پیداوار کیلئے میرا یا بھاری میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اچھا ہو، بہترین ہے۔ سیم زدہ، کلراٹھی اور ریتلی زمینیں اس کیلئے موزوں نہیں ہیں۔

زمین کی تیاری:

گہرے ہل (چیزل پلو) کا استعمال کریں تاکہ زمین کی سخت تہہ ٹوٹ جائے۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ عام ہل اور سہاگا چلا کر مٹی کو اچھی طرح بھربھرا اور ہموار کرلیں۔

موزوں وقتِ کاشت:

ستمبر کاشت کا بہترین وقتِ کاشت یکم ستمبر سے 15 اکتوبر تک ہے۔

کاشت کا طریقہ:

ماہرین کے مطابق کماد کی ستمبر کاشت کیلئے 4 سے 5 فٹ کے فاصلے پر ٹرینچ (گہری کھالیاں) بنا کر کاشت کرنا سب سے موزوں ہے۔ یہ طریقہ کاشت روایتی طریقے (کھیلوں یا سیاڑوں) کے برعکس، اس طریقے میں خاص ٹرینچ ہیرو یا پلو کی مدد سے زمین میں گہری نالیاں بنائی جاتی ہیں۔ ستمبر کے مہینے میں کماد کی بہتر اور زیادہ پیداوار حاصل کرنے کیلئے یہ جدید ترین اور انتہائی کامیاب طریقہ مانا جاتا ہے۔ ٹرینچ طریقہ کاشت کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں:

نالیوں کی گہرائی اور فاصلہ:

اس طریقے میں نالیاں یا کھیلیاں تقریباً 10 سے 12 انچ گہری ہوتی ہیں اور ایک نالی یا کھیلی کے مرکز سے دوسری نالی کا فاصلہ 4 سے 5 فٹ رکھا جاتا ہے۔

بیج کی بوائی:

گنے کے سموں (بیج) کو ان گہری نالیوں (کھیلیوں) کی تہہ میں رکھ کر ہلکی مٹی سے ڈھانپ دیا جاتا ہے۔

مخلوط کاشت:

چونکہ نالیوں (کھیلیوں) کے درمیان 4 سے 5 فٹ کا بڑا فاصلہ ہوتا ہے، اس لئے ستمبر کاشتہ کماد میں خالی جگہ پر موسم سرما کی فصلیں جیسا کہ مسور، چنا، مٹر اور لہسن وغیرہ آسانی سے کاشت کی جاسکتی ہیں

ٹرینچ کے طریقے فوائد

1۔ فصل گرنے سے بچاؤ:

جب گنا بڑا ہوتا ہے تو نالیوں (کھیلیوں) کے درمیان والی مٹی کاٹ کر پودوں کی جڑوں کے ساتھ لگا دی جاتی ہے۔ اس سے پودوں کو مضبوط سہارا ملتا ہے اور تیز ہوا یا بارش سے فصل گرتی نہیں ہے۔

2۔ پانی کی بچت:

پانی صرف نالیوں (کھیلیوں) کے اندر دیا جاتا ہے جس سے پورے کھیت کو بھرنے کی ضرورت نہیں پڑتی اور تقریباً 40 سے 50 فیصد پانی کی بچت ہوتی ہے۔

3۔ زیادہ پیداوار:

جڑوں کو پھیلنے کیلئے گہری اور نرم مٹی ملتی ہے جس سے شگوفے زیادہ بنتے ہیں اور گنے کی لمبائی اور وزن میں اضافہ ہوتا ہے۔

شرح بیج اور انتخاب: صحت مند اور بیماریوں سے پاک 100 سے 120 من بیج (دو آنکھوں والے 30 ہزار سمّے) فی ایکڑ استعمال کریں۔ بیج کی آنکھیں اوپر کی طرف رکھ کر ہلکی مٹی (تقریباً 1 انچ) سے ڈھانپ دیں۔

نئی او جدید منظور شدہ اقسام:

ستمبر کاشت کماد کی کاشت کیلئے موزوں ترین اور سب سے زیادہ پیداوار دینے والی منظور شدہ نئی اقسام درج ذیل ہیں جنہیں کاشت کر کے کسان 2000 من فی ایکڑ سے زائد بمپر پیداوار حاصل کرسکتے ہیں۔ کماد کی یہ اقسام شوگر ریسرچ اداروں کی طرف سے حالیہ برسوں میں تیار کی گئی ہیں جو بیماریوں کے خلاف قوتِ مدافعت اور زیادہ چینی کی مقدار (شوگر ریکوری) کیلئے مشہور ہیں:

سی۔پی۔ایف-CPF 251:

یہ درمیانی مدت میں پکنے والی ایک بہترین اور شاندار نئی ورائٹی ہے۔ اس کے گنے درمیانے، موٹے اور چمکدار ہوتے ہیں اور فی ایکڑ تنے یا شگوفے بنانے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ یہ گنے کی خطرناک بیماری "رتہ روگ" کے خلاف زبردست قوتِ مدافعت رکھتی ہے۔

سی۔پی۔ایف 252-CPF:

یہ پچھیتی تیار ہونے والی ورائٹی ہے جو خاص طور پر ستمبر کاشت اور اس میں مخلوط کاشتکاری (انٹر کراپنگ) کیلئے انتہائی موزوں قرار دی گئی ہے۔ یہ فصل گرنے کے خلاف مضبوط مزاحمت رکھتی ہے اور "رتہ روگ" سے محفوظ رہتی ہے۔

سی۔پی۔ایف 249-CPF:

یہ درمیانی مدت کی ورائٹی ہے جس کی بڑھوتری کی رفتار انتہائی تیز ہے۔ یہ ورائٹی کلراٹھی زمینوں اور پانی کی کمی کو برداشت کرنے کی غیر معمولی صلاحیت رکھتی ہے۔

شوگر ملوں کیلئے اس کی ریکوری اور کسان کیلئے اس کا وزن دونوں بہترین ہیں

وائی۔ٹی۔ایف۔جی YTFG-236:

یہ اگیتی تیار ہونے والی بالکل نئی اور منظور شدہ ورائٹی ہے۔ اس میں گنے کا وزن اور فی ایکڑ تنوں (شگوفوں) کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے جو ستمبر کاشت میں ریکارڈ پیداوار دینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

پرانی اور سدابہار منظور شدہ کامیاب اقسام

یہ وہ روایتی اور مقبول اقسام ہیں جو برسوں سے پاکستانی کاشتکاروں کو بہترین پیداوار دے رہی ہیں اور شوگر ملز بھی انہیں بہت پسند کرتی ہیں:

سی۔پی CP-77-400:

یہ پاکستان کی تاریخ کی سب سے مشہور، سدابہار اور اگیتی پکنے والی ورائٹی ہے۔ ستمبر کاشت میں اس کا اگاؤ بہت شاندار ہوتا ہے اور یہ زیادہ سردی کو بھی اچھے سے برداشت کرتی ہے۔ اس کی شوگر ریکوری (چینی کی مقدار) بہت زیادہ ہوتی ہے اور یہ مونڈھی فصل کیلئے بھی مثالی مانی جاتی ہے۔

ایچ۔ایس۔ایف HSF-240:

یہ کماد کی اگیتی پکنے والی ایک اور مقبول ترین ورائٹی ہے۔ اس کا گنا سیدھا کھڑا رہتا ہے اور گرتا نہیں نیز اس کی چھلائی انتہائی آسان ہوتی ہے۔ یہ بھاری اور زرخیز میرا زمینوں میں ستمبر کاشت کے دوران شاندار پیداوار دیتی ہے۔

ایس۔پی۔ایف SPF-213:

یہ درمیانی مدت میں پکنے والی زبردست ورائٹی ہے۔ اس کا گنا موٹا اور طویل قد کا ہوتا ہے جس کی وجہ سے اس کا فی ایکڑ وزن بہت زیادہ نکلتا ہے۔ بیماریوں اور کیڑوں کے خلاف اس میں اچھی قوت مدافعت پائی جاتی ہے۔

ایچ ایس ایف HSF-242:

یہ بھی اگیتی تیار ہونے والی زیادہ وزن دینے والی ورائٹی ہے۔ پانی کے اچھے نکاس والی زمینوں میں اس کی پیداواری صلاحیت بہت اعلیٰ ہے۔

کماد کی ممنوعہ اقسام

محکمہ زراعت کے مطابق بعض پرانی اقسام مثلاً CO-1148، ٹرائی ٹان، سی۔او۔ایل54-، بی۔ایل۔4 اور ایل116- پر بیماریوں کا حملہ بہت زیادہ ہوتا ہے اس لئے ان کی کاشت سے مکمل اجتناب کریں کیونکہ یہ ممنوعہ اقسام فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔

جڑی بوٹیوں کی تلفی

کیمیائی طریقہ:

جڑی بوٹیوں کے تدارک کیلئے کاشت کے فوراً بعد (مگر اگاؤ سے پہلے) نم آلود مٹی پر سفارش کردہ پری امرجنس (24 گھنٹوں کے دوران) جڑی بوٹی کش زہر سپرے کریں۔

تلفی کا دوسرا مرحلہ:

گنے کے اگاؤ کے بعد چوڑے اور نوکیلے پتے والی جڑی بوٹیوں کیلئے متعلقہ پوسٹ امرجنس (جڑی بوٹیاں اگنے کے بعد) زہروں کا سپرے کریں یا اگیتی گوڈی کریں۔

فرٹیلائزر پلان:

ستمبر کاشت کو بہاریہ کاشت کی نسبت زیادہ کھادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ فی ایکڑ اوسط سفارشات درج ذیل ہیں:

بوائی کے وقت 2 بیگ پیداوار بڑھاؤ کورین ٹیکنالوجی مارک 6 کھاد، 2 بیگ ڈی اے پی یا ڈی اے پی کا متبادل 4 بیگ بی او پی بمبی اور 2 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس تیزابی + 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش پٹڑیوں / ٹرنچ کے نیچے ڈالیں۔

جولائی اگست میں ہائبرڈ مکا پوٹاش:

اگر آپ چاہتے ہیں کہ گنے لمبے، موٹے، وزنی، چمکدار اور مٹھاس سے بھرپور ہوں اور پیداوار بھی روٹین سے کم از کم 500 من زیادہ ہو تو جولائی یا اگست میں 1 بیگ ہائبرڈ مکا پوٹاش ضرور ڈالیں۔

نائٹروجنی کھاد (یوریا):

ستمبر کاشت کماد میں 3 سے 4 بیگ یوریا استعمال کریں۔ پہلا بیگ نومبر میں، دوسرا بیگ مارچ میں، تیسرا بیگ اپریل میں اور آخری بیگ مٹی چڑھاتے وقت (مئی/جون) مکمل کرلیں۔

سلفر کا استعمال:

کماد کی فصل میں 5 سے 10 کلوگرام سلفر (سلفوتار پلس) کا استعمال پیداوار اور مٹھاس میں اضافے کیلئے انتہائی اہم ہے، اسی لئے زرعی ماہرین اسے نائٹروجن، فاسفورس اور پوٹاش کے بعد فصل کا چوتھا بڑا خوراکی جزو قرار دیتے ہیں۔ کماد کی فصل میں سلفر کے استعمال سے گنے کے وزن اور موٹائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ سلفر پودے کے اندر امینو ایسڈز اور پروٹین بنانے میں مدد کرتا ہے۔ اس سے گنے کے تنے موٹے، ٹھوس اور وزنی ہوتے ہیں جس سے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوتا ہے۔ سلفر پودے کے پتوں میں بننے والی خوراک (شوگر) کو گنے کے اندر منتقل کرنے کا کام تیز کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے گنے میں رس کی مقدار بڑھتی ہے اور مٹھاس تیز ہوتی ہے۔ سلفر پتوں میں کلوروفل (سبز مادہ) بنانے کا عمل تیز کرتا ہے۔ اس کے استعمال سے پتوں کا پیلا پن ختم ہوتا ہے اور وہ گہرے سبز ہو کر زیادہ خوراک بناتے ہیں۔ یہ زمین کی اساسی کیفیت کو کم کر کے پی ایچ لیول کو متوازن کرتا ہے۔ زمین نرم ہونے سے یوریا اور ڈی اے پی جیسی دیگر کھادوں کا ضیاع رک جاتا ہے اور پودا انہیں آسانی سے جذب کر لیتا ہے۔ سلفر ایک بہترین فنجی سائیڈ کا کام بھی کرتا ہے جو فصل کو فنگس اور مختلف بیماریوں سے بچاتا ہے۔ یہ پودے کو شدید گرمی اور کورے (سردی) کے مضر اثرات سے محفوظ رکھتا ہے۔

ستمبر کاشت کماد میں مخلوط کاشت:

شوگر کین ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد اور محکمہ زراعت پنجاب کی ریسرچ کے مطابق ستمبر کاشتہ کماد کی 4 سے 5 فٹ کی پٹڑیوں کے درمیانی خالی

رقبے میں مختلف فصلوں اور سبزیوں کی مخلوط کاشت (انٹر کراپنگ) ایک انتہائی منافع بخش طریقہ ہے۔ چونکہ گنے کا اگاؤ اور اگیتی بڑھوتری سردیوں میں سست ہوتی ہے اس لئے اس خالی جگہ پر 90 سے 120 دن کی کم دورانیہ کی فصلیں اور سبزیاں لگا کر زمین اور پانی کا بہترین استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کماد کے ساتھ دیگر فصلوں اور سبزیوں کی مخلوط کاشت کا تفصیلی طریقہ کار پیش خدمت ہے:

چنا اور مسور:

یہ ستمبر کاشتہ گنے کیلئے بہترین مخلوط فصلیں ہیں۔ یہ نہ صرف اضافی منافع دیتی ہیں بلکہ زمین میں نائٹروجن جذب کر کے گنے کی اوسط پیداوار میں بھی 10 فیصد تک اضافہ کرتی ہیں۔

سرسوں، کینولہ اور رایا:

رایا خاص طور پر سپر رایا کی گنے کے ساتھ کاشت بہت کامیاب ہے۔

مٹر:

مٹر کی اگیتی اور پچھیتی دونوں اقسام کماد کے ساتھ بہترین منافع فراہم کرتی ہیں۔

لہسن اور پیاز:

ستمبر اور اکتوبر میں پیاز کی پنیری یا لہسن کی توریاں گنے کی پٹڑیوں پر لگائی جاسکتی ہیں۔

آلو کی فصل:

آلو کی اگیتی اقسام کماد کے کھیت میں بہت تیزی سے تیار ہوتی ہیں۔

دیگر سبزیاں:

مولی، شلجم، گاجر، پالک اور میتھی کو پٹڑیوں کے کناروں پر کامیابی سے اگایا جاسکتا ہے۔

مخلوط کاشت کا طریقہ کار:

کامیاب مخلوط کاشت کیلئے 4 سے 4.5 یا 5 فٹ کا ٹرینچ میتھڈ لازمی شرط ہے۔ اگر لائنوں کا فاصلہ اس سے کم ہو گا تو دونوں فصلیں ایک دوسرے کو متاثر کریں گی۔ یاد رہے کہ گنے کے سمّے ہمیشہ ٹرینچ (کھیلی) کے نچلے حصے (مصنفہ پینڈے) میں لگائے جاتے ہیں۔ دوسری فصلیں یا سبزیاں ہمیشہ ٹرینچ کے اوپر بنی خشک پٹڑی پر کاشت کی جاتی ہیں

لائنوں کی تعداد

چنا، مسور، مٹر اور رایا:

پٹڑی کے اوپر ان فصلوں کی 2 لائنیں 12 سے 15 انچ کے فاصلے پر لگائیں۔

لہسن اور پیاز:

پٹڑی کے دونوں اطراف (کھیلی کے کناروں پر) 2 سے 3 لائنیں لگائی جاسکتی ہیں۔

آلو کی فصل:

پٹڑی کے عین وسط میں صرف 1 لائن لگائیں تاکہ آلو نکالتے وقت گنے کی جڑوں کو نقصان نہ پہنچے۔

شرح بیج (فی ایکڑ):

مخلوط کاشت کے دوران دوسری فصلوں کی شرح بیج روایتی اکیلی فصل کے مقابلے میں تقریباً آدھی رکھی جاتی ہے:

چنا: 8 سے 10 کلوگرام
مسور: 4 سے 5 کلوگرام
رایا/کینولہ: 1 سے 1.5 کلوگرام
لہسن (توریاں): 100 سے 120 کلوگرام

مخلوط کاشت کے فوائد:

1۔ گنے کی اوسط پیداوار پر فرق پڑے بغیر کماد کے کاشتکاروں کو 3 سے 4 ماہ میں سبزیوں یا دالوں کی صورت میں نقد رقم حاصل ہو جاتی ہے۔

-2 پٹڑیوں پر رایا یا دالیں کاشت کرنے سے تیل دار اجناس اور لحمیات کی کمی پوری ہوتی ہے۔

-3 دالوں کے پتے زمین کو ڈھانپ کر رکھتے ہیں جس سے زمین کی نمی برقرار رہتی ہے اور پانی کی بچت ہوتی ہیں۔

آبپاشی (پانی کا شیڈول)

پہلا پانی:

ٹرینچ میں گنے کے سمّے دبانے کے فوراً بعد ہلکا پانی لگائیں۔ یاد رہے کہ سمّے پانی میں ڈوبنے نہ پائیں

موسم سرما:

ستمبر اور اکتوبر میں 10 سے 12 دن کے وقفے سے پانی دیں۔ نومبر سے جنوری کے دوران کورے کے اثرات سے بچانے کیلئے ضرورت کے مطابق 20 سے 25 دن کے وقفے پر ہلکا پانی دیں۔

موسم گرما:

مارچ سے جون کے دوران فصل بڑھوتری کے مراحل میں ہوتی ہے، اس لئے ہر 7 سے 10 دن بعد پانی لازمی دیں۔

بیماریاں اور کیڑے مکوڑے

رتہ روگ اور کانگیاری:

رتہ روگ سے بچاؤ کیلئے ہمیشہ شوگر کین ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی تصدیق شدہ مزاحمتی اقسام کاشت کریں۔ بیج کو کاشت سے پہلے فنجی سائیڈ (پھپھوندی کش زہر) کے محلول میں لازمی ڈبوئیں۔

گیریاں اور بوررز:

گنے کی چوٹی کے بورر اور گرداسپور بورر کے حملے کی صورت میں اپریل/مئی میں دانے دار زہروں جیسا کہ فیوراڈان یا کلورینٹرانیلی پرول کا استعمال کریں۔

چوہوں سے تحفظ:

ستمبر کاشت گنا گھنا اور طویل عرصے تک کھیت میں کھڑا رہنے کی وجہ سے چوہوں کی آماجگاہ بن جاتا ہے۔ جب چوہوں کی سرگرمیاں بڑھیں تو کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پلیٹ فارم پر دستیاب گزشتہ 10 سال سے شاندار رزلٹ دینے والی پروڈکٹ بلیک کیٹ (ریٹ کلر) استعمال کر کے چوہوں کا مکمل صفایا کر سکتے ہیں۔

مٹی چڑھانا:

فروری/مارچ میں گنے کے شگوفے پورے ہونے پر (تقریباً 90 سے 100 دن بعد) ہلکی مٹی چڑھائیں۔ مئی اور جون کے آخر میں ٹرینچز (کھیلیوں) کی مٹی الٹ کر گنے کو مضبوطی سے پٹڑیوں پر چڑھا دیں تاکہ تیز ہواؤں سے فصل گرے نہیں۔

فصل کی کٹائی:

گنے کی کٹائی ہمیشہ زمین کے بالکل برابر سطح سے کریں کیونکہ گنے کے نچلے حصے میں شوگر کی مقدار سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ کٹائی سے 20 سے 25 دن پہلے پانی بند کر دیں اور کٹائی کے بعد گنا 24 گھنٹے کے اندر مل تک پہنچائیں تاکہ وزن اور ریکوری کم نہ ہو۔

کسانوں کیلئے زرعی سفارشات

ماہِ ستمبر پنجاب میں خریف کی فصلوں کی کٹائی / سنبھال اور ربیع (سردیوں) کی فصلوں و سبزیوں کی اگیتی کاشت کا اہم ترین عبوری مہینہ ہے۔ محکمہ زراعت اور محکمہ موسمیات کے مطابق، کسانوں کو اس ماہ موسم کی تبدیلی، مون سون کی آخری بارشوں اور کیڑوں کے حملے کو مدنظر رکھ کر زرعی امور سرانجام دینے چاہئیں۔ پنجاب کے کسانوں کیلئے ستمبر 2026 کی تفصیلی زرعی سفارشات درج ذیل ہیں:

کپاس کی فصل:

ستمبر کپاس کی چنائی اور نقصان دہ کیڑوں کے لحاظ سے حساس ترین مہینہ ہے۔ گلابی سنڈی، سفید مکھی اور تھرپس کی باقاعدگی سے پیسٹ سکاؤٹنگ کریں۔ کپاس کی چنائی ہمیشہ دھوپ اور خشک موسم میں کریں تاکہ روئی کی کوالٹی خراب نہ ہو۔ بارش کی صورت میں کھیت سے 24 گھنٹے کے اندر فالتو پانی نکالنے کا انتظام کریں۔

دھان / چاول:

پتا لپیٹ سنڈی اور تنے کی سنڈی کے تدارک کیلئے روشنی کے پھندے لگائیں۔ نائٹروجن (یوریا) کھاد کا بے جا استعمال بند کر دیں تاکہ بیماریوں کا حملہ نہ بڑھے۔ نقصان کی معاشی حد (2 لپٹے ہوئے پتے فی پودا) ہونے پر ماہرین کے مشورے سے دانے دار زہر ڈالیں۔

کماد / گنا:

ستمبر کا دوسرا نصف حصہ گنے کی خزاں کاشت کیلئے بہترین ہے۔ زمین کو گہرا ہل (چیزل پلاؤ) چلا کر تیار کریں اور منظور شدہ اقسام کا صحت مند بیج استعمال کریں۔ ستمبر کاشتہ گنے میں دالیں یا سبزیاں مخلوط کاشت (انٹر کراپنگ) کر کے اضافی منافع کمایا جاسکتا ہے

مکئی کی فصل:

مکئی کی فصل کھڑے پانی کو برداشت نہیں کرتی لہٰذا بارش کا پانی فوری نکالیں۔ فال آرمی ورم (لشکری سنڈی) کے حملے پر نظر رکھیں اور سفارش کردہ سپرے کریں۔

سرمائی سبزیاں

سردیوں کی اگیتی سبزیوں کی کاشت اور نرسری کی تیاری کیلئے ستمبر کا مہینہ نہایت موزوں ہے۔

مولی، شلجم اور گاجر:

ستمبر کے وسط سے پٹریوں پر کاشت شروع کریں۔ مولی کیلئے 4 سے 5 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ شلجم اور گاجر کیلئے 8 سے 10 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔

آلو کی فصل:

ستمبر کے آخری ہفتے سے آلو کی اگیتی کاشت کی تیاریاں مکمل کر کے بوائی شروع کریں۔

پیاز اور ٹماٹر:

پیاز اور ٹماٹر کی پنیری کی منتقلی اور دیکھ بھال پر توجہ دیں۔

پالک، دھنیا اور میتھی:

ان پتوں والی سبزیوں کو وتر زمین میں کاشت کریں۔ دھنیا براہِ راست زمین میں کاشت کریں کیونکہ یہ منتقلی برداشت نہیں کرتا۔

بند گوبھی / پھول گوبھی:

اگیتی اقسام کی پنیری کھیت میں منتقل کریں اور سائے کا انتظام رکھیں۔

باغات کی دیکھ بھال

ترشاوہ پھل:

ترشاوہ باغات میں ستمبر میں پھل کا سائز بڑھ رہا ہوتا ہے اس لئے پانی کی کمی نہ ہونے دیں۔ کیرے (پھل گرنے) کی بیماری اور سٹرس سیلا کے حملے کے خلاف پھپھوندکش اور کیڑے مار ادویات کا سپرے کریں۔

آم کے باغات:

پھل کی توڑائی کے بعد اب پودوں کی کانٹ چھانٹ (پروننگ) کا عمل مکمل کریں۔ متاثرہ اور خشک ٹہنیاں کاٹ کر بورڈو مکسچر کا لیپ کریں تاکہ اگلی فصل صحت مند ہو۔

نئے باغات کی عمر:

ستمبر کا مہینہ سدا بہار پودے (مثلاً لیموں، مالٹا، امرود) لگانے کا دوسرا بہترین سیزن ہے، گڑھے تیار کر کے نئے پودے لگائیں۔

عام و اہم ہدایات

جڑی بوٹیوں کی تلفی:

بارشوں کے بعد کھیتوں اور وٹوں پر اگی جڑی بوٹیاں فوری تلف کریں کیونکہ یہ کیڑوں کی آماجگاہ بنتی ہیں۔

موسمی الرٹ:

سپرے یا کھاد ڈالنے سے پہلے محکمہ موسمیات کی ہفتہ وار پیشن گوئی لازمی دیکھیں۔

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے رابطہ

محکمہ زراعت پنجاب

کاشتکار فصلوں کی جدید ٹیکنالوجی، بیجوں، کھادوں اور کسان کارڈ سے متعلق معلومات یا شکایات کے لئے ان نمبروں پر رابطہ کر سکتے ہیں:

مختصر کوڈ:1063

ٹول فری ہیلپ لائنز:

0800-17000 یا

0800-29000 0800-15000

اوقاتِ کار:

صبح 08:00 بجے سے رات 08:00 بجے تک (روزانہ)

پولٹری فارمرز کیلئے سفارشات

ماہِ ستمبر پنجاب میں موسم کی تبدیلی کا مہینہ ہے جہاں دن کے وقت شدید حبس اور گرمی جبکہ راتیں ٹھنڈی ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ پولٹری ماہرین کے مطابق درجہ حرارت میں یہ اتار چڑھاؤ پرندوں کی قوتِ مدافعت کو کمزور کرتا ہے اور بیماریاں پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے پنجاب کے پولٹری فارمرز کیلئے ستمبر 2026 کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

بائیو سیکیورٹی اور صفائی

1۔ فارم کی ڈس انفیکشن:

مون سون کی آخری بارشوں کی وجہ سے فارم کے ارد گرد جراثیم تیزی سے پھیلتے ہیں۔ فارم کے داخلی راستوں پر چونے کا استعمال کریں اور جراثیم کش ادویات کا باقاعدہ سپرے کریں

2۔ پرندوں اور چوہوں کا تدارک:

جنگلی پرندے، چوہے اور دیگر جانور پولٹری فارم میں انفلوئنزا اور دیگر بیماریاں پھیلاتے ہیں۔ فارم کی جالیوں اور سوراخوں کو اچھی طرح بند رکھیں۔

وینٹیلیشن اور مینجمنٹ

1۔ حبس اور گیسوں کا اخراج:

ستمبر میں حبس بڑھنے سے شیڈ کے اندر امونیا گیس جمع ہو جاتی ہے۔ ایگزاسٹ فین کا درست استعمال یقینی بنائیں تاکہ گیس اور نمی کا اخراج ہو سکے۔

2۔ برادے کی دیکھ بھال:

بارشوں یا نمی کی وجہ سے برادے میں نمی بڑھ کر وہ جم سکتا ہے۔ برادے کو روزانہ ہلائیں اور گیلا ہونے پر فوری تبدیل کریں تاکہ فنگس اور کاکسی ڈیوسس کی بیماری سے بچا جا سکے۔

فیڈ اور پانی کی مینجمنٹ

1۔ ٹاکسن سے بچاؤ:

نمی کی وجہ سے فیڈ میں الی (فنگس) لگنے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ فیڈ کو ہمیشہ خشک جگہ پر اونچے تختوں پر رکھیں اور فیڈ میں اچھے معیار کا ٹاکسن بائنڈر لازمی ملائیں۔ فارمرز فیڈ کے نمونے پنجاب کی فیڈ ٹیسٹنگ لیبارٹری سے بھی ٹیسٹ کروا سکتے ہیں۔

2۔ پانی کی صفائی:

دن کے وقت پانی کے پائپ گرم ہو سکتے ہیں۔ پرندوں کو تازہ اور ٹھنڈا پانی فراہم کریں اور ہفتے میں ایک بار واٹر لائنوں کو کلورین یا ہائیڈروجن پر آکسائیڈ سے فلش کریں۔

بیماریوں کی روک تھام اور ویکسینیشن

1۔ موسمی بیماریاں:

اس مہینے میں رانی کھیت، آئی بی اور سانس کی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں۔

2۔ ویکسینیشن شیڈول:

اپنے قریبی ویٹرنری ڈاکٹر کے مشورے سے برائلر اور لیئر فلاک کی ویکسینیشن کا شیڈول لازمی مکمل کریں۔

3۔ امیونٹی بوسٹرز: موسم کی تبدیلی کے تناؤ (سٹریس) سے بچانے کیلئے پرندوں کو پانی میں وٹامن سی، الیکٹرولائٹس اور امیونٹی بوسٹرز دیں۔

ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

ستمبر کا مہینہ پنجاب میں لائیو سٹاک فارمرز کیلئے عبوری اور انتہائی اہم ہے جہاں مون سون کی بارشوں کا اختتام، شدید حبس اور موسم کی تبدیلی جانوروں کی صحت اور دودھ کی پیداوار پر براہِ راست اثر انداز ہوتی ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ پنجاب کے ماہرین کے مطابق اس مہینے میں جانوروں کو گرمی اور حبس کے تناؤ (سٹریس) سے بچانا اور آنے والے سردی کے موسم کیلئے چارے کی منصوبہ بندی کرنا سب سے اہم امور ہیں۔ پنجاب کے ڈیری اور لائیو سٹاک فارمرز کیلئے ستمبر 2026 کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

چارے کی دستیابی اور منصوبہ بندی

موجودہ چارے کی کمی:

ستمبر میں گرمیوں کے چارے (جوار، باجرہ، مکئی) ختم ہو رہے ہوتے ہیں جس سے چارے کی قلت پیدا ہو سکتی ہے۔

برسیم کی اگیتی کاشت:

ستمبر کا دوسرا نصف حصہ سردیوں کے بہترین چارے برسیم کی اگیتی کاشت کیلئے موزوں ترین ہے۔

مخلوط کاشت:

برسیم کے بیج کے ساتھ تھوڑا سا جئی یا سرسوں ملا کر کاشت کریں تاکہ پہلی کٹائی جلد اور زیادہ حاصل ہو۔

سائلج کا استعمال:

چارے کی کمی کے اس دورانیہ میں جانوروں کیلئے پہلے سے تیار کردہ مکئی کا سائلج استعمال کریں تاکہ دودھ کی پیداوار برقرار رہے۔

جانوروں کی صحت اور بیماریوں سے بچاؤ

1۔ گل گھوٹو کی ویکسین:

اگر آپ نے برسات سے پہلے گل گھوٹو اور منہ کھر کی حفاظتی ویکسین نہیں لگوائی تو فوری طور پر محکمہ لائیو سٹاک کے عملے سے رابطہ کر کے ویکسینیشن مکمل کروائیں

2۔ چچڑیوں اور طفیلیوں کا تدارک:

حبس کی وجہ سے جانوروں کے جسم پر چچڑیاں اور مچھر بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں جو "چچڑی بخار" کا سبب بنتے ہیں حبس کیلئے اچھی چچڑی مار ادویات کا استعمال کریں۔

3۔ اندرونی کیڑے (ڈیورمنگ):

برسات کے بعد جانوروں کے پیٹ میں کیڑے بڑھ جاتے ہیں۔اپنے جانوروں کو پیٹ کے کیڑوں کی دوا(ڈیورمنگ) لازمی دیں۔

شیڈ مینجمنٹ اور ماحول

1۔ حبس اور گیس کا خاتمہ: ستمبر کے مہینے میں ہوا بند ہونے سے شیڈ میں امونیا گیس بڑھ جاتی ہے۔شیڈ میں پنکھوں کا رخ درست رکھیں تاکہ ہوا کا دباؤ برقرار رہے۔

2۔ خشک فرش: شیڈ کے اندر کیچڑ یا نمی نہ ہونے دیں کیونکہ اس سے تھنوں کی بیماری ساڑو پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ فرش پر چونا چھڑکیں تاکہ جراثیم کا خاتمہ ہو

3۔ پانی کی فراہمی: دودھ دینے والے جانوروں کو دن میں کم از کم 4 سے 5 مرتبہ صاف اور تازہ پانی پلائیں۔ مٹی کے برتنوں یا سیمنٹ کے حوض کا پانی روزانہ تبدیل کریں۔

افزائشِ نسل اور پیداوار

1۔ گرمی کی علامات: ستمبر کے آخری ہفتے میں جب راتیں ٹھنڈی ہوتی ہیں تو بھینسوں اور گائے میں گرمی (ہیٹ) میں آنے کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ صبح اور شام کے وقت جانوروں کا باریک بینی سے معائنہ کریں۔

2۔ مصنوعی نسل کشی: ہیٹ میں آنے والے جانوروں کو قریبی لائیوسٹاک مرکز سے اعلیٰ نسل کے سیمن سے گابھن کروائیں یا مستند سانڈ استعمال کریں۔

2۔ ونڈے کا استعمال: دودھ دینے والے جانوروں کی غذائی ضروریات پوری کرنے کیلئے چارے کے ساتھ ساتھ متوازن ونڈے اور منرل مکسچر کا استعمال لازمی جاری رکھیں۔

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے

محکمہ لائیوسٹاک، پولٹری اور ڈیری ڈویلپمنٹ

مویشی پال حضرات، پولٹری فارمرز اور ڈیری فارمنگ سے وابستہ افراد جانوروں کے علاج معالجے، مفت تشخیصی خدمات، بیماریوں کی اطلاع اور ماہرین سے مشورے کے لئے اس 24/7 ہیلپ لائن پر کال کر سکتے ہیں:

ٹول فری ہیلپ لائن(SPMS 9211):

08000-9211

اوقاتِ کار:24 گھنٹے(7 دن)

فش فارمرز کیلئے سفارشات

ماہِ ستمبر پنجاب میں فش فارمنگ (ماہی پروری) کیلئے انتہائی اہم عبوری مہینہ ہے جہاں مون سون کی بارشوں کا اختتام ہوتا ہے اور پانی کے درجہ حرارت میں بتدریج تبدیلی آنا شروع ہوتی ہے۔ محکمہ ماہی پروری پنجاب کے ماہرین کے مطابق اس مہینے میں دن کے وقت شدید حبس اور تیز دھوپ جبکہ راتیں ٹھنڈی ہونے کی وجہ سے تالاب میں آکسیجن کی کمی کا شدید خطرہ پیدا ہوتا ہے۔پنجاب کے فش فارمرز کیلئے ستمبر 2026 کی اہم اور تکنیکی سفارشات درج ذیل ہیں۔

پانی کی کوالٹی اور آکسیجن کی مینجمنٹ

1۔ آکسیجن کی کمی کا تدارک: ستمبر کے گرم اور حبس زدہ دنوں میں تالاب کے پانی میں حل شدہ آکسیجن صبح کے وقت خطرناک حد تک کم ہو سکتی ہے۔ آکسیجن بڑھانے کیلئے تالاب میں ایریٹر چلائیں۔اگر ایریٹر نہ ہو، تو صبح 3 سے 6 بجے کے درمیان تالاب میں نیا اور تازہ پانی ٹیوب ویل کے ذریعے داخل کریں۔

2۔ پانی کی رنگت پر نظر: پانی کی رنگت کا گہرا ہرا ہونا تالاب میں کائی کی زیادتی کو ظاہر کرتا ہے جو رات کے وقت آکسیجن کھینچ لیتی ہے۔ ایسی صورت میں کھاد کا استعمال فوری بند کر دیں۔

3۔ پانی کی سطح: تالاب میں پانی کی گہرائی کم از کم 5 سے 6 فٹ برقرار رکھیں تاکہ درجہ حرارت کا اتار چڑھاؤ مچھلی پر اثر انداز نہ ہو۔

مچھلی کی خوراک اور کھاد کا استعمال

1۔ متوازن خوراک: ستمبر میں مچھلی کی بڑھوتری عروج پر ہوتی ہے۔ مچھلی کو روزانہ اس کے کل وزن کے 2 سے 3 فیصد کے برابر پروٹین سے بھرپور مصنوعی خوراک لازمی دیں۔

2۔ خوراک کا وقت: مچھلی کو ہمیشہ دن کے وقت (صبح 9 سے 11 یا دوپہر 2 سے 4 بجے) خوراک دیں جب دھوپ اچھی ہو۔ رات کے وقت یا ابر آلود موسم میں خوراک ہرگز نہ دیں

3۔ نامیاتی کھاد کا استعمال: تالاب میں قدرتی خوراک پیدا کرنے کیلئے گوبر یا کیمیاوی کھاد ڈالتے وقت احتیاط برتیں۔ ستمبر کے حبس میں کھاد کی زیادہ مقدار پانی کو زہریلا کر سکتی ہے۔

مچھلی کی صحت اور بیماریوں سے بچاؤ

1۔ طفیلیوں کا حملہ: موسم کی اس تبدیلی میں مچھلی پر ارگولس (جوں) اور سفید دھبوں کی بیماری کا حملہ ہو سکتا ہے۔ مچھلی کی صحت چیک کرنے کیلئے مہینے میں ایک بار جال لازمی لگائیں۔ اگر مچھلی پانی کی سطح پر آکر منہ مارے یا سست ہو تو پانی کا نمونہ قریبی سرکاری فشریز لیبارٹری سے ٹیسٹ کروائیں۔

2۔ نمک اور چونا کا استعمال: پانی کو جراثیم سے پاک رکھنے کیلئے 200 سے 250 کلوگرام بجھا ہوا چونا یا نمک فی ایکڑ کے حساب سے تالاب میں ڈالیں۔

نئے اسٹاک کی منتقلی

جو فارمرز سرمائی یا اگلی فصل کیلئے مچھلی کا بچہ (فش سیڈ) سٹاک کرنا چاہتے ہیں، وہ ستمبر کے آخری ہفتے میں نرسری تالابوں سے فنگرلنگز کو بڑے تالابوں میں منتقل کر سکتے ہیں کیونکہ اس وقت موسم ساز گار ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

مزید معلومات اور رہنمائی کیلئے رابطہ

محکمہ ایکوا کلچر اینڈ فشریز

مچھلی پال فارمرز فنی رہنمائی، غیر قانونی شکار، مچھلی کی چوری یا آبی وسائل کو نقصان پہنچانے والی سرگرمیوں کی رپورٹ درج کروانے کے لئے اس ہیلپ لائن پر رابطہ کریں:

فشریز پروٹیکشن ہیلپ لائن:1374

ہیڈ آفس فون نمبر:

042-99212374

*****

مورنگا جسے عرفِ عام میں سہانجنا بھی کہتے ہیں، سبز چارے کے طور پر کاشت کریں اور منرل مکسچر اور ٹاکسن بائنڈر کا رزلٹ لیں۔ دودھ کی کئی گنا پیداوار بڑھانے کیلئے تمام غذائیت چارے سے فراہم کریں۔ قربانی کے جانوروں کو فربہ کرنے کیلئے تمام غذائیت ایک ہی چارے سے لیں۔ مورنگا چارہ بکریوں کیلئے سدا بہار چراگاہ کے طور پر کاشت کریں۔ بکری فارم کیلئے کھل ونڈے کے اخراجات کو ختم کرنے کیلئے مورنگا چارہ لگائیں۔ بکری فارم کیلئے سدا بہار چراگاہ بنائیں اور سارا سال چرائی کروائیں۔ مورنگا بکروں کو جلدی جوان اور موٹا کرنے کیلئے ایک سپلیمنٹ چارے کا کام کرے۔ بکریوں کا دودھ بڑھائے اور ان کی صحت کو بہتر کرے اور تمام جانوروں کو بیماریوں سے بچائے۔ مورنگا کی تجارتی بنیادوں پر کاشت کریں، پتے اور پاوڈر بنا کر فروخت کریں۔ مورنگا پاوڈر اپنے ڈیری ولائیوسٹاک کے جانوروں کیلئے سپلیمنٹ کے طور پر استعمال کریں۔ کھیت کے چاروں اطراف کاشت کریں ہر سال مورنگا کی پھلیاں یا بیج فروخت کریں اور اپنی آمدن میں اضافہ کریں۔

مورنگا چارہ ہے کیا؟

مورنگا ایک سپر فوڈ ہے جس میں متعدد غذائی اجزاء پائے جاتے ہیں جو انسانوں سمیت ڈیری و لائیوسٹاک کے جانوروں کی صحت کو بہتر کرنے اور دودھ و گوشت کی پیداوار کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان غذائی اجزاء کی کمی کو پورا کرنے کیلئے ڈیری فارمرز کو کھل، ونڈے، چوکر اور منرل مکسچر کا استعمال کرنا پڑتا ہے۔ مورنگا کی ادویاتی خصوصیات انسانوں کے ساتھ ساتھ ڈیری و لائیوسٹاک کے جانوروں کو بھی بہت ساری بیماریوں کے علاج میں مدد دیتی ہیں جس سے فارم کی ادویاتی لاگت کو کم کر کے فارم کی آمدن کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ مورنگا پانچ سال کیلئے سدا بہار چارہ ہے جو ایک دفعہ کاشت سے اگلے پانچ سال لگاتار بار بار کٹائیاں دیتا رہتا ہے۔ مورنگا کی ایک سال میں پانچ سے چھ کٹائیاں لی جاسکتی ہیں جو کہ دوسرے چارہ جات کے مقابلے میں اس کی پیداواری لاگت بہت کم ہوتی ہے اور مورنگا چارہ کم زرخیز اور کم پانی والی زمینوں میں بھی آسانی سے کاشت کیا جا سکتا ہے۔ مورنگا کی ڈیری ولائیوسٹاک کے جانوروں کے چارے کے طور پر اہمیت درج ذیل ہے:

مورنگا سدا بہار چارہ پروٹین، کیلشیم ، انرجی، وٹامنز، منرلز اور تمام ضروری امائینو ایسڈز اور اینٹی آکسائیڈنٹس سے بھرپور ہوتا ہے جو جانوروں کی روزانہ کی غذائی ضروریات پوری کرتا ہے۔ جانوروں کی صحت اور پیداوار کیلئے تقریباً تمام قسم کے غذائی عناصر فراہم کرتا ہے جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ پروٹین

پروٹین، دودھ کی پیداوار کیلئے بہت ضروری عنصر ہے اور مورنگا چارے میں مکئی سے بہتر پروٹین کی مقدار یعنی 16 فیصد ہوتی ہے۔ اس کی بہت اچھی مقدار عام کو الٹی کے ونڈے جتنی پروٹین اس کو ڈیری کیلئے ایک بہترین چارہ بناتی ہے۔

2۔ کیلشیم

کیلشیم، ہڈیوں کی صحت، مضبوطی اور دودھ کی پیداوار کیلئے اہم ہوتا ہے جس کی کمی کو پورا کرنے کیلئے ڈی سی پی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مورنگا کیلشیم سے مالا مال چارہ ہے جس میں مکئی سے بھی 17 گنا زیادہ کیلشیم ہوتی ہے جو دودھ کی پیداوار کو یقینی طور پر بڑھانے میں مددگار ہوتی ہے۔

3۔ فاسفورس

جانوروں کے جسم میں توانائی کی منتقلی اور خلیوں کی تشکیل کیلئے ضروری ہے اور مورنگا چارے میں اس کی مناسب مقدار موجود ہوتی ہے۔

4۔ وٹامنز اور منرلز جانوروں میں مائیکرو نیوٹرینٹس کی کمی جانوروں کی پیداواری صلاحیت کو کم کر دیتی ہے، مدافعتی نظام کو کمزور کرتی ہے جس کے کیلئے منرل مکسچر کے اضافی اخراجات کئے جاتے ہیں جبکہ مورنگا کے پتوں میں وٹامنز، منرلز اور امائینو ایسڈز بہت اچھی مقدار میں ہوتے ہیں جس سے دودھ اور گوشت کی پیداوار یقینی طور پر بہتر ہوتی ہے۔

ادویاتی خصوصیات مورنگا کی ادویاتی خصوصیات جس میں اس کی اینٹی بیکٹیریل، اینٹی انفلامیٹری خواص جانوروں کو مختلف اقسام کی بیماریوں سے محفوظ بناتے ہیں۔ خلیوں کو نقصان سے بچاتے ہیں اور سوزش کو کم کرتے ہیں جس سے جانوروں کی صحت بہتر ہوتی ہے اور دودھ کی پیداوار میں کمی نہیں ہوتی اور فارم کے ادویاتی اخراجات نہیں بڑھتے۔

دودھ دینے والے جانوروں کیلئے فوائد

- ✓ مورنگا چارہ کے روزانہ استعمال سے دودھ کی پیداوار میں 15 سے 20 فیصد تک اضافہ ہوتا ہے۔
- ✓ مورنگا چارہ دودھ کی چکنائی اور پروٹین کے مواد کو بھی بڑھاتا ہے۔
- ✓ پریگننٹ جانوروں کی صحت کو اپنی بہت اچھی غذائیت سے بہتر کرتا ہے۔

✓ تھن ساڑو اور حیوانے کی سوزش جو بری کو الٹی کے ونڈے یا روٹی کے ٹکڑے کھلانے سے ہو، اس کا علاج کرتا ہے۔

✓ مورنگا چارہ جانوروں کے مدافعتی نظام کو مضبوط بناتا ہے اور انہیں بیماریوں سے بچاتا ہے۔

قربانی کے جانوروں کیلئے فوائد

✓ کٹوں بچھڑوں کی افزائش کو تیز کرتا ہے اور ان کا وزن بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔

✓ مکئی سے بہتر پروٹین، کیلشیم اور منرل مکسچر کی غذائیت وزن بڑھانے کیلئے آؤٹ کلاس رزلٹ دیتی ہے۔

✓ مورنگا چارہ کی ادویاتی خصوصیات پیٹ کے کیڑے مارتی ہیں۔ ہاضمہ درست اور خوراک کو جزوبدن بنانے کے عمل کو کئی گنا بہتر کرتی ہیں۔

مورنگا چارہ کیسے اور کتنا کھلایا جائے

مورنگا چارے کو کھلانے کا کوئی سپیشل طریقہ نہیں بلکہ اس کو عام چارے میں مکس کرکے کھلایا جانا سب سے بہتر کام ہے۔ سبز چارے کو کترتے وقت مورنگا چارہ کو بھی ساتھ شامل کرکے کترا جائے اور جانوروں کو کھلا دیا جائے تو جانور بہتر طریقے سے کھالیتے ہیں۔ مورنگا چارے کی روزانہ مقدار کے حوالے سے ہمیں اس چیز کا خیال رکھنا ہے کہ فی جانور زائد مقدار دینے سے پرہیز کیا جائے اگرچہ اس کے کوئی بھی منفی اثرات نہیں ہیں لیکن جانوروں کے غذائیت کو ہضم کرنے کی ایک حد ہوتی ہے جبکہ چارے کی حد سے زیادہ مقدار وہ گوبر کے راستے نکال کر ضائع کر دیتا ہے۔

بڑے جانوروں کیلئے مقدار

ریسرچ ٹرائل سے پتہ چلا ہے کہ بڑے جانوروں یعنی گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ کیلئے مورنگا سبز چارے کی مقدار 5 کلوگرام سے 7 کلوگرام روزانہ تجویز کی جاتی ہے۔ یاد رہے کہ یہ مقدار 24 گھنٹے کیلئے ہے۔

چھوٹے جانوروں کیلئے مقدار

چھوٹے جانوروں کیلئے جس میں بھیڑ، بکریاں، دنبے، شتر مرغ وغیرہ شامل ہیں کیلئے مورنگا سبز چارے کی روزانہ تجویز کردہ مقدار 2 کلوگرام ہے جو کہ 24 گھنٹے کے دورانیہ کیلئے کافی ہے۔

مورنگا چارہ کیسے کاشت کریں؟

مورنگا کو چارے کے طور پر کاشت کرنے کیلئے بیج کو 9 گھنٹے پہلے پانی میں بھگو کر رکھتے ہیں۔ اس کے بعد اس کو مکئی والی کھیلیوں پر چوپے سے 6 انچ کے فاصلے پر بیج لگاتے ہیں۔ زمین کی تیاری کیلئے دو سے تین دفعہ ہل اور دو دفعہ سہاگہ چلا کر زمین نرم اور بھر بھری کر لیں۔ مکئی والی کھیلیاں بنا کر اس پر مورنگا کو بذریعہ چوپا کاشت کریں۔ فصل کو جڑی بوٹیوں سے بچانے کیلئے داب کا طریقہ اپنائیں جس میں راؤنی کرکے پانی لگا دیا جاتا ہے اس سے زمین میں موجود جڑی بوٹیوں کے بیج اگ آتے ہیں۔ جب جڑی بوٹیاں اگ آئیں تو ہل چلا دیا جاتا ہے جس سے جڑی بوٹیاں جڑ سے اکھڑ جاتی ہیں۔ چند روز بعد جب جڑی بوٹیاں خشک ہو جائیں تو زمین فصل کیلئے تیار کر لی جاتی ہے۔ دوسرا طریقہ کیمیائی طریقہ ہے جس میں کھیلیوں پر بیج کاشت کرنے کے 24 گھنٹے کے اندر اندر جڑی بوٹی مار زہر کا سپرے کر دیا جاتا ہے۔

فرٹیلائزر پلان کیا ہو

جہاں تک کھادوں کا تعلق ہے تو زمین کی تیاری کے دوران 2 سے 3 بیگ مارک 6 کھاد، 2 بیگ پی او پی بمسی اور 1 بیگ سلفر کوٹڈ نائٹروفاس مکس کر کے زمین پر چھٹہ کر دیں اور پھر زمین تیار کر کے فصل کاشت کر دیں۔ مورنگا کا بیج بہت ہلکا ہوتا ہے اس کو چھٹہ سے کاشت نہیں کیا جاسکتا لہٰذا اس کی کامیاب کاشت صرف کھیلیوں پر ہی ممکن ہے

فی ایکڑ بیج کتنا درکار ہو گا۔

مورنگا سدا بہار چارہ کیلئے 10 کلوگرام فی ایکڑ بیج درکار ہوتا ہے۔ 1 کلوگرام کی پیکنگ میں 100 فیصد پیوریٹی کی گارنٹی کے ساتھ شاندار جرمینیشن والا بیج مورنگا کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور کے پیلٹ فارم پر دستیاب ہے منگوانے کیلئے آپ کسی بھی وقت واٹس ایپ نمبر 03226780242 پر رابطہ کرسکتے ہیں۔

وقتِ کاشت

مورنگا سدا بہار چارہ آپ یکم فروری سے 30 اکتوبر تک کاشت کر سکتے ہیں تاہم شدید سردی میں کاشت کرنے سے جرمینیشن بھی کم آتی ہے اور ننھا پودا شدید سردی کو بھی برداشت نہیں کرپاتا

پہلی کٹائی کب ملتی ہے۔

مورنگا سدا بہار چارے کی پہلی کٹائی کاشت کے 60 سے 65 دن کے اندر اندر مل جاتی ہے۔ ہر کٹائی کے بعد اگر آدھا بیگ یوریا میں 1 بیگ مارک 6 کھاد ملا کر چھٹہ کر کے پانی لگا دیا جائے تو اگلی کٹائی جلدی اور بھرپور ملتی ہے۔

نوٹ:

بیج اور کھادیں منگوانے کیلئے رابطہ نمبر 03226780242 اور مزید معلومات کیلئے ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں۔

https://kisanworldmagazine.com

کسانوں کیلئے زرعی سفارشات

ماہِ ستمبر بلوچستان کے مختلف زرعی زونز (سرد بالائی علاقوں اور گرم میدانی حصوں) میں خریف کی فصلوں اور پھلوں کی برداشت (کٹائی) اور ربیع کی اگیتی کاشت کا انتہائی اہم مہینہ ہے۔ ستمبر 2026 میں صوبے کے مغربی اور بالائی اضلاع میں درجہ حرارت معمول سے تھوڑا زیادہ رہنے کی توقع ہے، اس لئے پانی کی بچت اور سمارٹ فارمنگ پر توجہ دینا لازم ہے۔ بلوچستان کے کسانوں کیلئے ستمبر 2026 کی تفصیلی زرعی سفارشات درج ذیل ہیں۔

باغات کی دیکھ بھال اور پھلوں کی سنبھال

بلوچستان کو پاکستان کا "فروٹ باسکٹ" کہا جاتا ہے۔ ستمبر میں باغبانوں کیلئے اہم امور یہ ہیں۔

سیب اور انگور کی برداشت:

بالائی علاقوں (کوئٹہ، پشین، قلعہ عبداللہ، زیارت، قلات) میں سیب اور انگور کی چنائی آخری مراحل میں ہوتی ہے۔ پھلوں کی گریڈنگ اور پیکنگ بین الاقوامی معیار کے مطابق کریں تاکہ منڈی میں بہتر ریٹ ملے۔

کھجور کے باغات: پنجگور اور تربت میں کھجور کی برداشت اور کیڑوں مکوڑوں سے بچاؤ کیلئے صفائی کا خاص خیال رکھیں۔

انار اور زیتون:

لورالائی اور بارکھان کے علاقوں میں انار کی تتلیوں سے بچاؤ کیلئے فروٹ بیگنگ یا سفارش کردہ سپرے کریں۔

اہم فصلیں (فیلڈ کراپس)

کپاس کی فصل:

کپاس کی اگیتی چنائی خشک موسم میں کریں۔ اگر ستمبر کے شروع میں مون سون کی آخری بارشیں ہوں تو 24 گھنٹے کے اندر کھیت سے پانی کی نکاسی یقینی بنائیں۔ چست تیلہ، ست تیلہ اور تھرپس کے خلاف پیسٹ سکاؤٹنگ باقاعدگی سے کریں۔

دھان / چاول:

دھان پر تنے کی سنڈی اور پتا لپیٹ سنڈی کا حملہ ہو سکتا ہے۔ کیڑوں کی معاشی حد چیک کر کے ہی مناسب زہروں کا استعمال کریں۔

الفاالفا / لوسرن:

الفا الفا لوسرن کی کٹائی کے بعد پانی دیں، یہ چارے کی بہترین فصل ہے جس کی بلوچستان میں اگیتی کاشت ستمبر کے وسط سے شروع کی جا سکتی ہے۔

سرمائی سبزیاں

بلوچستان کے سرد علاقوں میں ربیع (سردیوں) کی سبزیوں کی پنیری اور بوائی کا آغاز ستمبر میں ہو جاتا ہے۔ میدانی علاقے (سبی، جعفرآباد، نصیر آباد) میں ٹماٹر، مرچ اور بینگن کی اگیتی پنیری لگانے کی تیاریاں کریں۔ مولی، شلجم اور پالک کی کاشت شروع کریں۔ بالائی و سرد علاقے (کوئٹہ، کلو، زیارت) میں پیاز کی پنیری کی منتقلی مکمل کریں۔ گوبھی، بند گوبھی اور مٹر کی اگیتی اقسام کی کاشت زمین وتر آنے پر پٹریوں پر کریں۔

جدید زرعی ٹیکنالوجی اور حکومتی مراعات

ڈرپ ایریگیشن:

بلوچستان میں پانی کی شدید قلت کے پیشِ نظر محکمہ آن فارم واٹر مینجمنٹ کے تحت ڈرپ اور سپرنکلر سسٹم اپنائیں تاکہ زیرِ زمین پانی محفوظ رہے۔

بینظیر کسان کارڈ: بلوچستان حکومت کی طرف سے رجسٹرڈ کسانوں کو کھاد، بیج اور زرعی آلات پر سبسڈی دی جا رہی ہے۔ کسان بھائی بلوچستان کسان پورٹل پر اپنی رجسٹریشن فوری مکمل کروائیں۔

پولٹری فارمرز کیلئے سفارشات

ماہِ ستمبر بلوچستان کے پولٹری فارمرز کیلئے ایک بڑا چیلنجنگ مہینہ ہوتا ہے کیونکہ اس دوران صوبے کے بالائی سرد علاقوں (کوئٹہ، کلو، قلات) اور ساحلی / میدانی علاقوں (لسبیلہ، نصیر آباد) کے موسم میں شدید تضاد پایا جاتا ہے۔ بلوچستان کے لائیوسٹاک اینڈ پولٹری ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے ماہرین کے مطابق، بالائی علاقوں میں راتیں اچانک سرد ہونا شروع ہو جاتی ہیں جبکہ میدانی علاقوں میں حبس برقرار رہتا ہے، جو پرندوں میں سانس کی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔ بلوچستان کے پولٹری فارمرز کیلئے ستمبر 2026 کی اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

موسم کے لحاظ سے شیڈ کی مینجمنٹ

بالائی اور سرد زون (کوئٹہ، پشین، قلات، زیارت) کیلئے سفارشات درج ذیل ہیں۔

رات کی سردی:

ستمبر کے دوسرے نصف میں رات کا درجہ حرارت تیزی سے گرتا ہے۔ شام کے وقت شیڈ کے پردے گرانے کا انتظام کریں تاکہ چوزوں کو سرد ہوا نہ لگے۔

دن اور رات کا تفاوت:

دن اور رات کے درجہ حرارت میں بڑے فرق کی وجہ سے پرندوں میں تناؤ (سٹریس) بڑھتا ہے۔ اس سے بچاؤ کیلئے وٹامن سی اور الیکٹرولائٹس کا استعمال بڑھائیں۔

میدانی اور ساحلی زون (سبی، نصیر آباد، گوادر، لسبیلہ) کیلئے سفارشات درج ذیل ہیں

حبس اور امونیا گیس:

ان علاقوں میں ستمبر کے دوران حبس اور گرمی زیادہ ہوتی ہے۔ شیڈ کے اندر ایگزاسٹ فین کا رخ درست رکھیں تاکہ امونیا گیس جمع نہ ہو۔

فیڈ اور ٹاکسن مینجمنٹ

فنگس سے بچاؤ:

مون سون کی آخری بارشوں اور ہوا میں نمی کی وجہ سے فیڈ میں افلاٹاکسن پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔

محفوظ ذخیرہ اندوزی:

فیڈ کے تھیلوں کو کبھی بھی براہِ راست فرش یا دیوار کے ساتھ نہ لگائیں۔ انہیں لکڑی کے تختوں پر رکھیں اور ہوا کی آمدورفت برقرار رکھیں۔

ٹاکسن بائنڈر:

فیڈ کے اندر اچھے معیار کا ٹاکسن بائنڈر لازمی مکس کریں تاکہ پرندے جگر کے امراض سے محفوظ رہیں۔

بائیو سیکیورٹی اور صفائی

جنگلی پرندوں سے حفاظت:

ستمبر اور اکتوبر میں سائبیریا اور دیگر سرد ممالک سے ہجرت کرنے والے جنگلی پرندے بلوچستان کے راستے داخل ہوتے ہیں۔ یہ پرندے برڈ فلو پھیلا سکتے ہیں، اس لئے شیڈ کی جالیوں کو اچھی طرح بند رکھیں۔ جراثیم کش سپرے: پولٹری فارم کے داخلی راستے پر چونے کا پاؤڈر بچھائیں اور ہر نئے سپلائر یا گاڑی کے داخلے پر ڈس انفیکشن سپرے لازمی کریں۔

بیماریوں کی روک تھام اور ویکسی نیشن

سانس کی بیماریاں اور رانی کھیت:

موسم کی تبدیلی کے باعث رانی کھیت اور آئی بی کا حملہ ہو سکتا ہے۔ اپنے قریبی ویٹرنری ڈاکٹر کی مدد سے فلاک کی ویکسینیشن کا شیڈول سختی سے اپ ڈیٹ کریں۔

برادے کی صفائی:

شیڈ کے فرش پر بچھا برادہ گیلا نہ ہونے دیں، کیونکہ نمی کی وجہ سے خارش اور خونیں دست کی بیماری پھیل سکتی ہے۔ گیلے برادے کو فوری تبدیل کریں

بلوچستان کسان پورٹل:

حکومت بلوچستان پولٹری فارمرز کو سستی بجلی، سولرائزیشن اور فیڈ پر ریلیف دینے کیلئے اقدامات کر رہی ہے۔ تمام فارمرز بلوچستان کسان کارڈ پر اپنی رجسٹریشن لازمی کروائیں۔

ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

ماہ ستمبر 2026 میں بلوچستان کے ڈیری و لائیو سٹاک فارمرز کو موسم کی تبدیلی (بارشوں میں کمی اور درجہ حرارت کی زیادتی) اور جانوروں کی صحت کے پیشِ نظر فوری احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ بلوچستان اور ماہرین کی جانب سے اس مہینے کیلئے اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

گرمی سے بچاؤ:

ستمبر 2026 کے آؤٹ لک کے مطابق بلوچستان کے مغربی اضلاع میں دن کا درجہ حرارت معمول سے تیز رہنے کا امکان ہے۔ جانوروں کو شدید دھوپ سے بچائیں اور شیڈز میں ہوا کی آمدورفت کا خاص خیال رکھیں۔

پانی کی فراہمی:

دودھ دینے والے جانوروں اور بھیڑ بکریوں کیلئے چوبیس گھنٹے صاف اور تازہ پانی کی دستیابی یقینی بنائیں۔ گرمی کی وجہ سے پانی کی کھپت بڑھ جاتی ہے۔

کانگو وائرس سے بچاؤ:

بلوچستان میں ستمبر کا مہینہ چچڑیوں کی افزائش کیلئے اہم ہے جو کانگو وائرس پھیلاتی ہیں۔ جانوروں کے باڑوں پر چچڑی مار ادویات کا سپرے باقاعدگی سے کریں۔

گل گھوٹو اور منہ کھر:

گائے اور بھینسوں کو ان مہلک بیماریوں سے بچانے کیلئے حفاظتی ٹیکہ جات کی مہم فوری مکمل کریں۔

بھیڑ بکریوں کی حفاظت:

چھوٹے جانوروں کو پی پی آر اور انتڑیوں کے زہر کے حفاظتی ٹیکے لگوائیں۔

کرم کش ادویات: اندرونی اور بیرونی کرموں (کیڑوں) کے خاتمے کیلئے جانوروں کو پیٹ کے کیڑوں کی دوا پلائیں تاکہ ان کی قوتِ مدافعت برقرار رہے۔

برسیم کی کاشت:

ستمبر کا مہینہ موسم سرما کے چارے (برسیم اور لوسرن) کی کاشت کیلئے بہترین ہے۔ زمین تیار کر کے بروقت اعلیٰ کوالٹی بیجوں کی کاشت شروع کریں۔

ونڈے کا متوازن استعمال:

دودھ دینے والے جانوروں کی غذائی ضرورت پوری کرنے کیلئے سبز چارے کے ساتھ معیاری ونڈے اور نمکیات کے ڈلوں کا استعمال لازمی کریں۔

خشک چارے کا ذخیرہ:

آنے والے سرمائی قحط یا چارے کی کمی سے بچنے کیلئے خشک گھاس اور سائیلج کی تیاری یا ذخیرہ پر توجہ دیں۔

مصنوعی نسل کشی:

فارم پر موجود جانوروں کی نسل بہتر بنانے کیلئے ڈائریکٹوریٹ آف اینیمل ہیلتھ بلوچستان کے قریبی مرکز سے رجوع کر کے معیاری سیمن کے ذریعے مصنوعی تخم ریزی کروائیں۔

*****

صوبہ خیبر پختونخوا کے کسانوں کیلئے ستمبر 2026 کے مہینے میں فصلوں، سبزیوں اور باغات کی دیکھ بھال، نئی کاشت اور موسمی اثرات سے بچاؤ کیلئے محکمہ زراعت خیبر پختونخوا اور محکمہ موسمیات کی اہم ترین زرعی سفارشات درج ذیل ہیں۔

مکئی کی فصل:
ستمبر کا مہینہ مکئی کی فصل کی بڑھوتری کیلئے اہم ہے۔ یہ فصل زیادہ پانی برداشت نہیں کرتی، اس لئے بارشوں کے بعد کھیتوں سے فاضل پانی کا نکاس فوراً یقینی بنائیں۔

کماد کی فصل (گنا):
ستمبر کے وسط سے ستمبر کے آخر تک کماد (گنے) کی ستمبر کاشت کیلئے زمین کی اچھی طرح تیاری شروع کریں اور محکمہ کی منظور شدہ اقسام کا انتخاب کریں۔

کپاس کی فصل:
ستمبر کپاس کی چنائی کا نازک ترین وقت ہے۔ چنائی صرف خشک موسم میں کریں، زیادہ پانی سے بچائیں اور رس چوسنے والے کیڑوں (سفید مکھی، تھرپس) پر نظر رکھیں۔

مونگ پھلی:
مونگ پھلی کی فصل ستمبر میں پختگی کے مراحل میں ہوتی ہے، کسان موسمی پیشگوئی کو مدنظر رکھ کر برداشت (کٹائی) کا منصوبہ بنائیں۔

سردیوں کی اگیتی سبزیاں
ستمبر کا مہینہ گوبھی، بند گوبھی، مولی، شلجم، گاجر، پالک اور دھنیا کی کاشت کیلئے بہترین ہے۔

پیاز کی پنیری:
پیاز کی اگیتی فصل حاصل کرنے کیلئے ستمبر میں پنیری کی کاشت فوری مکمل کریں۔

ٹماٹر کی فصل:
چونکہ محکمہ زراعت کے موسمیاتی سمارٹ پراجیکٹس (جیسے بٹگرام و دیگر اضلاع) کے تحت ورٹیکل ٹماٹر کاشت کیے گئے ہیں، ستمبر میں ان کی توڑائی اور مارکیٹ سپلائی کا خاص خیال رکھیں۔

چقندر کی فصل:
بہتر پیداوار حاصل کرنے کیلئے چقندر کی کاشت ستمبر کے آخر تک لازمی مکمل کرلیں۔

باغات کی دیکھ بھال

امرود کے باغات:
باغبان امرود کی ہائی ڈینسٹی پلانٹیشن اور نرسری تیار کرنے کیلئے قلموں کا طریقہ اپنائیں تاکہ فی ایکڑ زیادہ منافع ہو۔

زیتون کے درخت:
ضم شدہ اضلاع اور دیگر بارانی علاقوں کے کسان زیتون کے نئے پودوں کی دیکھ بھال اور پیوند کاری (گرافٹنگ) کے امور کو جاری رکھیں۔

سٹرس (کنو/مالٹا):
پھل کے گرنے کی بیماری اور کیڑوں کے حملے سے بچاؤ کیلئے ماہرین کی ہدایت کے مطابق پھپھوند کش ادویات کا سپرے کریں۔

پانی کا نکاس اور گوڈی:
بارشوں کے بعد جڑی بوٹیوں کے خاتمے کیلئے وتر آنے پر ہلکی گوڈی کریں تاکہ مٹی میں ہوا کا گزر بہتر ہو۔

جدید ڈیجیٹل سہولیات:
کسان بیورو آف ایگریکلچر انفارمیشن کے پورٹل اور نئے آن لائن پلیٹ فارمز سے رہنمائی حاصل کریں۔

پولٹری فارمز کیلئے سفارشات

ماہ ستمبر 2026 میں خیبر پختونخوا کے پولٹری فارمز کیلئے موسم کی تبدیلی (مون سون کے خاتمے اور خزاں کی آمد) کے پیشِ نظر اہم اور ضروری سفارشات درج ذیل ہیں۔

ہوا کا نظام:
ستمبر کے مہینے میں دن کے وقت گرمی اور رات کو خنکی بڑھ جاتی ہے، اس لئے شیڈ کی سیٹنگز کا خاص خیال رکھیں۔ ہوا کے نظام خصوصاً وینٹی نیشن کا خاص خیال رکھیں۔

پردوں کا انتظام:
رات کے وقت ٹھنڈی ہوا سے چوزوں کو بچانے کیلئے پچھلی سائیڈ کے پردے اوپر کریں۔

کراس وینٹیلیشن:
دن میں حبس دور کرنے کیلئے ہوا کا رخ درست رکھیں تاکہ امونیا گیس جمع نہ ہو۔

نمی پر کنٹرول:
بارشوں کے بعد شیڈ میں نمی بڑھ جاتی ہے جسے 60 فیصد کے قریب رکھنے کی کوشش کریں۔

فیڈ اور خوراک کی مینجمنٹ:
موجودہ مارکیٹ ریٹس اور فیڈ کی قیمتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے خوراک کے ضیاع کو روکیں۔

فنگس سے بچاؤ:
ہوا میں نمی کی وجہ سے فیڈ میں فنگس لگنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے فیڈ میں ٹاکسن بائنڈر کا استعمال لازمی کریں۔

خشک جگہ اسٹوریج:
فیڈ کے تھیلوں کو براہِ راست زمین پر رکھنے کے بجائے لکڑی کے تختوں پر دیوار سے دور رکھیں۔

پانی کی صفائی:
پرندوں کو صاف اور تازہ پانی فراہم کریں اور پائپ لائنوں کی بائیو فلم صاف کرنے کیلئے فلشنگ کریں۔

بائیو سیکیورٹی اور بیماریوں سے بچاؤ:
موسم کی تبدیلی کے دوران پرندوں کا مدافعت کا نظام کمزور ہوتا ہے جس سے بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں۔ اس لئے پرندوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھنے والے اقدامات کریں۔

ویکسی نیشن کا شیڈول:
رانی کھیت، گمبورو اور آئی بی کی ویکسین وقت پر مکمل کریں۔

حفاظتی اقدامات:
فارم کے گیٹ پر چونا چھڑکیں اور باہر کے افراد کی آمدورفت کو سخت ممنوع کریں۔

مچھروں اور مکھیوں کا خاتمہ:
ستمبر میں مچھروں کی وجہ سے فاول پاکس (چکن پاکس) کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، اس لئے فارم کے ارد گرد جراثیم کش اسپرے کریں۔

چوزوں کی دیکھ بھال:
اگر آپ ستمبر میں نیا فلاک ڈال رہے ہیں تو چوزے آنے سے کم از کم 24 سے 48 گھنٹے پہلے شیڈ کا درجہ حرارت 32 سے 35 ڈگری سینٹی گریڈ تک متوازن کریں۔ چوزوں کی آمد پر سٹریس (تناؤ) دور کرنے کیلئے چوزوں کو چینی یا گلوکوز ملا پانی پلائیں۔

مارکیٹ اور معاشیات:
خیبر پختونخوا کے حالیہ برائلر سپلائی ریٹس اور فیڈ کی قیمتوں پر نظر رکھیں تاکہ اخراجات اور منافع کا درست تعین کیا جا سکے۔

ڈیری و لائیوسٹاک فارمرز کیلئے سفارشات
ماہ ستمبر 2026 میں موسم کی تبدیلی (برسات کے خاتمے اور خزاں کے آغاز) کے پیشِ نظر خیبر پختونخوا کے ڈیری لائیوسٹاک فارمرز کیلئے اہم تکنیکی اور انتظامی سفارشات درج ذیل ہیں تاکہ جانوروں کی صحت برقرار رہے اور دودھ کی پیداوار میں کمی نہ آئے۔

لائیوسٹاک مینجمنٹ سسٹم:
حکومت خیبر پختونخوا کے نئے لائیو سٹاک مینجمنٹ سسٹم کے تحت اپنے جانوروں کی جیو ٹیگنگ اور کیو آر کوڈ (QR Code) رجسٹریشن لازمی کروائیں۔

ٹول فری ہیلپ لائن:
کسی بھی ہنگامی بیماری یا تکنیکی رہنمائی کیلئے لائیو سٹاک محکمہ کی ٹول فری ہیلپ لائن سے رجوع کریں۔

ویٹرنری سروسز تک رسائی:
محکمہ کی حالیہ مہم (بینک آف خیبر کے تعاون سے ویٹرنری گریجویٹس کو بائیکس کی فراہمی) کی بدولت اب آپ کے قریبی علاقوں میں موبائل ویٹرنری سروسز زیادہ آسانی سے دستیاب ہیں، ان سے فائدہ اٹھائیں۔

بیماریوں سے بچاؤ اور حفاظتی ٹیکہ جات

گل گھوٹو اور منہ کھر:
ستمبر کا مہینہ ان بیماریوں کے پھیلاؤ کیلئے حساس ہے لہٰذا اپنے قریبی ویٹرنری ہسپتال سے رابطہ کر کے حفاظتی ٹیکوں کا کورس مکمل کریں۔

اینٹی بائیوٹکس کا احتیاطی استعمال:
دودھ دینے والے جانوروں میں اینٹی بائیوٹکس کا بے جا استعمال نہ کریں تاکہ دودھ کی کوالٹی متاثر نہ ہو، محکمہ کی لیبارٹری کی ہدایات پر عمل کریں۔

چچڑیوں اور طفیلیوں کا تدارک:
برسات کے بعد چچڑیاں بڑھ جاتی ہیں جو "چچڑی کے بخار" کا سبب بنتی ہیں، جانوروں کے باڑے میں جراثیم کش سپرے کریں اور چچڑی مار ادویات کا استعمال کریں۔

سائیلج کی تیاری:
مکئی کی فصل اس مہینے میں سائیلج کیلئے تیار ہوتی ہے، آنے والے سردی اور چارے کی قلت کے مہینوں (نومبر تا جنوری) کیلئے سائیلج بنا کر ذخیرہ کریں۔

ونڈے کا متوازن استعمال:
دودھ دینے والے جانوروں کی غذائی ضروریات پوری کرنے کیلئے ہائی پروٹین ونڈے کا استعمال جاری رکھیں تاکہ موسم کی تبدیلی کے دباؤ (سٹریس) سے دودھ کم نہ ہو۔

صاف پانی کی فراہمی:
اس موسم میں حبس کم ہونے کے باوجود جانوروں کیلئے چوبیس گھنٹے صاف اور تازہ پانی کی دستیابی یقینی بنائیں۔

فارم کی صفائی، نمی اور ہوا کا رخ:
ستمبر میں فارم کی صفائی ستھرائی، نمی اور ہوا کے رخ کا خاص خیال رکھیں۔ اس موسم میں راتیں سرد اور دن گرم ہونے لگتے ہیں اس لئے باڑے (شیڈ) میں ہوا کی آمدورفت کا ایسا انتظام کریں کہ رات کی ٹھنڈی ہوا براہِ راست جانوروں کو نہ لگے۔

*****

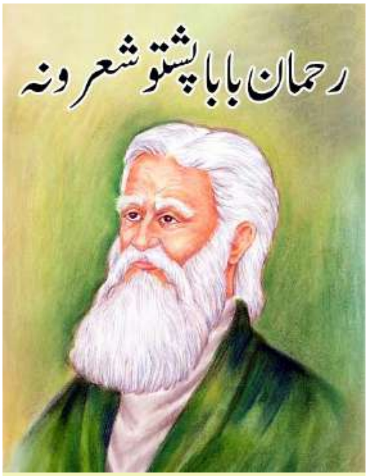

سپین مخ نه تور کودي شي په پیری کې
سم قد و نه کوږ لړګي شي په پیری کې

لکه شمع د سحر افتاب د ژمي
هم بې تاب و هم زېړی شي په پیری کې

یو طرف ته ئې سر رېږدي بل خوا درومي
خپل صورت تمام پردی شي په پیری کې

مړ لا بنه وي پس له مرګه بیا ژوندی شي
نشته دا چې څوک ځلمی شي په پیری کې

که څه وخوري لکه زهر نه دربږي
نه څه ښئ او نه خوړی شي په پیری کې

دا ځواني ده چې څه اورې یا څه وینې
نه لیدی نه اورېدی شي په پیری کې

اے رحمانه پیری هسې عاجزي ده
که رستم وي زړه پرې سوی شي په پیری کې

ہاریوں کیلئے زرعی سفارشات

ستمبر 2026 کا مہینہ سندھ کے ہاریوں کیلئے انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ اس مہینے خریف کی فصلوں کی کٹائی اور سنبھال کے ساتھ ساتھ ربیع کی پیشگی فصلوں، موسم سرما کی سبزیوں اور باغات کی دیکھ بھال کے اہم کام انجام دیئے جاتے ہیں۔ موسمیاتی تبدیلیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ماہرین زراعت کی جانب سے سندھ کے ہاریوں کیلئے اہم سفارشات درج ذیل ہیں۔

گنے کی ستمبر کاشت:

ستمبر کا پورا مہینہ سندھ میں گنے کی ستمبر کاشت کیلئے انتہائی موزوں سمجھا جاتا ہے۔ ستمبر میں کاشت کی جانے والی فصل اکتوبر یا نومبر کے مقابلے میں زیادہ اور بہتر پیداوار دیتی ہے۔ صرف محکمہ زراعت سندھ کی منظور شدہ بیماریوں سے پاک اقسام (جیسا کہ CPF-247، CPF-246، CPF-243 وغیرہ) کاشت کریں۔ کاشت سے قبل زمین میں گہرا ہل چلائیں اور 4 فٹ کے فاصلے پر 10 سے 12 انچ گہری کھیلیاں بنائیں

کپاس کی فصل:

ستمبر میں کپاس کی چنائی کا عمل عروج پر ہوتا ہے۔ اس سال سندھ میں کپاس کی آمد میں گزشتہ سال کے مقابلے میں لگ بھگ 42 فیصد اضافہ دیکھا گیا ہے۔ چنائی ہمیشہ دھوپ صاف ہونے پر (شبنم خشک ہونے کے بعد) کریں اور کپاس کو صاف ستھری سوتی بوریوں میں محفوظ کریں۔ رس چوسنے والے کیڑوں (سفید مکھی، تھرپس) اور گلابی سنڈی کے حملے کی صورت میں پیسٹ اسکاؤٹنگ کے بعد موزوں زہروں کا سپرے کریں۔

گندم کی پیشگی تیاری:

اگرچہ گندم ربیع میں کاشت ہوتی ہے مگر زمین کی تیاری ستمبر سے شروع کر دینی چاہیے۔ سندھ کابینہ نے چھوٹے ہاریوں (25 ایکڑ تک) کیلئے ڈی اے پی (DAP) کھاد پر سبسڈی پیکیج کی منظوری دے دی ہے، اس لئے قریبی زرعی دفتر سے اپنی رجسٹریشن یا تصدیق فوری مکمل کروائیں۔

موسم سرما کی سبزیاں

ستمبر کا مہینہ سردیوں کی سبزیوں کی پنیری لگانے اور براہِ راست کاشت کیلئے آئیڈیل ہے۔ ٹماٹر، پیاز، سبز مرچ، شملہ مرچ، بند گوبھی اور پھول گوبھی کی پنیری ستمبر میں کاشت کریں۔ پنیری کی کیاریوں کو زمین سے تھوڑا اونچا رکھیں تاکہ فنگس اور جڑ گلنے کی بیماری سے بچاؤ ہو سکے۔ مولی، شلجم، گاجر، پالک، میتھی، مٹر اور دھنیا کی براہِ راست بیج کے ذریعے کاشت ستمبر کے وسط سے شروع کر دیں۔ سبزیوں کی کاشت سے قبل زمین میں اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد اور فاسفورسی کھادیں لازمی ملائیں۔

باغات کی دیکھ بھال

آم کے باغات:

ستمبر میں آم کے پودوں پر نئی کونپلیں نکلتی ہیں جن پر سنڈر کیڑا (مینگو ہاپر) اور مائٹس حملہ آور ہو سکتے ہیں۔ باغات کی صفائی رکھیں، جڑی بوٹیاں تلف کریں اور ماہرین کے مشورے سے ہلکا سپرے کریں۔

کینو اور مالٹا:

اس مہینے پھل کا سائز بڑھ رہا ہوتا ہے اس لئے پانی کی کمی نہ ہونے دیں۔ مناسب وقفوں سے آبپاشی جاری رکھیں تاکہ پھل گرنے کا مسئلہ پیدا نہ ہو۔

کھجور کے باغات:

سندھ حکومت کے کلائمٹ اسمارٹ منصوبوں کے تحت خیرپور اور سکھر کے اضلاع میں اعلیٰ معیار کے ڈھکی کھجور کے پودے تقسیم کئے گئے ہیں۔ جن ہاریوں نے یہ پودے لگائے ہیں، وہ ان کی گوڈی کریں اور نائٹروجنی کھاد کی ہلکی خوراک دیں۔

کیلا کی فصل:

کیلا کی فصل کو پناما بیماری سے بچانے کیلئے محکمہ زراعت سندھ کے ٹنڈو جام ریسرچ لیبارٹریز سے ہاری مفت تشخیصی خدمات حاصل کر سکتے ہیں۔

پولٹری فارمرز کیلئے سفارشات

ستمبر 2026 میں سندھ کے پولٹری فارمرز کو شدید گرمی، حبس اور بدلتے موسم کے چیلنجز کا سامنا رہے گا۔ اس مہینے میں فارم کو بیماریوں سے بچانے اور منافع برقرار رکھنے کیلئے اہم فنی اور انتظامی سفارشات درج ذیل ہیں۔

لکڑی کے برادے یا چاول کے چھلکے کی خشکی:

ستمبر کی حبس زدہ ہواؤں کے باعث فارم کا برادہ اور چاول کا چھلکا جلدی گیلا ہو جاتا ہے۔ اس کو فوراً تبدیل کریں یا اس میں خشک چاول کا چھلکا یا لکڑی کا برادہ شامل کریں۔

امونیا گیس سے بچاؤ: بستر میں نمی کی وجہ سے امونیا گیس پیدا ہوتی ہے جو پرندوں میں سانس کی بیماریاں پیدا کرتی ہے۔ اس سے بچنے کیلئے دن میں 2 سے 3 بار اس کا ہیر پھیر لازمی کریں۔

پرندوں کی تعداد:

حبس کے دنوں میں شیڈ کے اندر پرندوں کی

تعداد کم رکھیں تاکہ انہیں سانس لینے میں دشواری نہ ہو۔

ٹھنڈے اوقات میں خوراک:

دن کے گرم ترین حصوں (دوپہر 11 سے شام 4 بجے) میں فیڈ برتنوں سے ہٹادیں۔ پرندوں کو خوراک صرف صبح سویرے اور شام کے ٹھنڈے وقت میں دیں۔

فیڈ کو فنگس سے بچائیں:

ہوا میں نمی کی وجہ سے فیڈ میں فنگس لگنے کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ فیڈ کو خشک اور ہوادار جگہ پر رکھیں اور معیاری ٹاکسن بائنڈر کا استعمال کریں۔

پانی کا درجہ حرارت:

پرندوں کو صاف اور ٹھنڈا پانی فراہم کریں۔ پانی کے ٹینکوں کو دھوپ سے بچانے کیلئے ڈھانپ کر رکھیں اور پائپ لائنوں کو باقاعدگی سے فلش کریں۔

اینٹی اسٹریس فارمولہ:

ہیٹ اسٹریس اور حبس کے اثرات کو کم کرنے کیلئے پانی میں وٹامن سی، الیکٹرولائٹس اور جگر کے ٹانک کا استعمال بڑھادیں۔

وائرل اور فنگل بیماریاں:

ستمبر میں رانی کھیت، آئی بی، ایکولی اور مکھی مچھروں کی کثرت کی وجہ سے چیچک کے بخار پھیلاؤ کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ شیڈول کے مطابق ویکسی نیشن کی پکی پابندی کریں۔

کیڑے مکوڑوں کا خاتمہ:

برسات اور حبس کے بعد فارم کے ارد گرد مچھروں، مکھیوں اور جوئیں بڑھ جاتی ہیں۔ فارم کے اطراف میں جراثیم کش اسپرے اور چونا چھڑکیں۔

ڈیورمنگ کریں:

اگر آپ دیسی، گولڈن مصری یا لیئر مرغیاں پال رہے ہیں تو ستمبر کے مہینے میں ان کے پیٹ کے کیڑوں کے خاتمے کیلئے ڈیورمنگ کی دوا لازمی دیں۔

ہوا کا دباؤ اور رفتار:

کنٹرولڈ شیڈز کے فارمز پیڈز اور فین کی ٹائمنگ کو نمی اور حبس کے حساب سے مانیٹر کریں۔ اوپن

شیڈز میں ہوا کی آمد ورفت کو یقینی بنانے کے لیے اضافی پنکھے چلائیں۔

چھتوں پر پانی کا چھڑکاؤ:

دوپہر کے وقت درجہ حرارت بڑھنے پر اوپن شیڈز کی چھتوں پر پانی کا چھڑکاؤ کریں یا پٹسن کی بوریاں گیلی کرکے لٹکائیں۔

ڈیری لائیوسٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

ستمبر کا مہینہ سندھ میں مون سون کے آخری ایام اور گرمی و حبس کی لہر (خصوصاً بالائی و وسطی سندھ) کے لحاظ سے لائیو سٹاک کیلئے انتہائی اہم ہوتا ہے۔ اس مہینے میں جانوروں کو بیماریوں سے بچانے اور دودھ کی پیداوار برقرار رکھنے کیلئے محکمہ لائیو اسٹاک اینڈ فشریز سندھ اور ماہرین کی جانب سے درج ذیل اہم سفارشات دی جاتی ہیں۔

حفاظتی ٹیکے:

اگر آپ نے مون سون مہم کے دوران جانوروں کو گل گھوٹو اور منہ کھر کے حفاظتی ٹیکے نہیں لگوائے تو فوری طور پر قریبی لائیو سٹاک ہسپتال سے رجوع کرکے ویکسینیشن مکمل کروائیں۔

پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ:

ستمبر میں برساتی گھاس چبانے کی وجہ سے جانوروں کے پیٹ میں کیڑے پیدا ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ جانوروں کو پیٹ کے کیڑے مارنے کی معیاری دوا لازمی دیں۔

چچڑیوں اور مچھروں کا تدارک:

حبس کی وجہ سے چچڑیاں خون چوستی ہیں اور لیشمانیا یا تھیلیریا جیسی بیماریاں پھیلاتی ہیں۔ جانوروں کے باڑے میں جراثیم کش اسپرے کریں اور چچڑی مار ادویات کا استعمال کریں۔

سبز چارے کا متوازن استعمال:

ستمبر میں جوار، باجرہ اور مکئی کا چارہ وافر دستیاب ہوتا ہے لیکن صرف سبز چارے پر انحصار نہ کریں، اس کے ساتھ خشک توڑی یا بھوسا ملا کر دیں تاکہ جانور کا ہاضمہ خراب نہ ہو اور موک یا دست کی شکایت نہ ہو۔

منرل مکسچر کی فراہمی:

دودھ دینے والے جانوروں کی قوتِ مدافعت اور پیداوار برقرار رکھنے کیلئے روزانہ کی خوراک میں منرل مکسچر اور نمک لازمی شامل کریں۔

ونڈے کا استعمال:

اعلیٰ معیار کا ونڈہ دودھ کی مقدار بڑھانے اور جانور کو چست رکھنے کیلئے ضروری ہے۔

حبس اور گرمی سے بچاؤ:

ستمبر کے حبس سے بچانے کیلئے باڑے میں ہوا کی آمد ورفت کا بہترین انتظام کریں۔ پنکھوں کا استعمال کریں اور جانوروں کو دن میں دو سے تین بار تازہ اور ٹھنڈا پانی پلائیں۔

کیچڑ اور نمی کا خاتمہ:

باڑے کے فرش کو خشک اور صاف رکھیں۔ فرش پر نمی یا کیچڑ ہونے کی صورت میں ساڑو کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

حکومت سندھ کی ویکسی نیشن مہم:

حکومتِ سندھ کی جانب سے صوبے کے مختلف اضلاع (جیسے بدین، تھرپارکر، عمرکوٹ وغیرہ) میں یوسی سطح پر مفت کارپٹ ویکسینیشن مہم چلائی جارہی ہے، اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔

گلگت بلتستان قدرت کا ایک نادر تحفہ ہے۔ یہاں برف پوش پہاڑ، گلیشیئرز سے نکلنے والا شفاف پانی، صاف ماحول، زرخیز وادیاں اور منفرد موسمی حالات ایسے زرعی وسائل ہیں جو دنیا کے بہت کم خطوں کو میسر ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گلگت بلتستان کی زراعت روایتی زراعت نہیں بلکہ ایک خصوصی نظام ہے، جس کیلئے الگ پالیسی، الگ تحقیق، الگ سرمایہ کاری اور الگ ترقیاتی حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ بد قسمتی سے گزشتہ کئی دہائیوں میں زراعت کبھی بھی حکومتوں کی اولین ترجیح نہیں بن سکی۔ ترقیاتی بجٹ کا بڑا حصہ دیگر شعبوں پر خرچ ہوتا رہا جبکہ وہ شعبہ، جس سے دیہی آبادی کی اکثریت وابستہ ہے، مسلسل نظر انداز ہوتا رہا، نتیجتاً کسان کی آمدنی محدود رہی، نوجوان زراعت سے دور ہوتے گئے اور زرعی معیشت اپنی حقیقی استعداد تک نہ پہنچ سکی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر گلگت بلتستان میں غربت کم کرنی ہے، نوجوانوں کیلئے روزگار پیدا کرنا ہے، خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانا ہے، غذائی تحفظ یقینی بنانا ہے اور دیہی معیشت کو مضبوط کرنا ہے تو اس کا سب سے مؤثر راستہ زراعت، باغبانی، لائیو سٹاک، فشریز، ویلیو ایڈیشن اور ایگرو ٹورازم کی مربوط ترقی ہے۔ آج ایک خوش آئند صورتحال یہ بھی ہے کہ گلگت بلتستان کے چیف منسٹر اور وزیر زراعت دونوں کا تعلق زرعی اور دیہی پس منظر سے ہے اور وہ کاشتکاروں کے مسائل اور زرعی معیشت کی اہمیت سے بخوبی آگاہ ہیں۔ اسی طرح سیکریٹری زراعت، لائیو سٹاک وفشریز گلگت بلتستان خود ایک زرعی گریجویٹ ہیں جو اس شعبہ کی تکنیکی ضروریات اور جدید تقاضوں سے واقف ہیں۔ اس لئے موجودہ حالات ایک سنہری موقع فراہم کرتے ہیں کہ زراعت کو حقیقی معنوں میں ترقیاتی ایجنڈے کی اولین ترجیح بنایا جائے اور ایک مؤثر، تیز رفتار اور نتائج پر مبنی اصلاحاتی پروگرام شروع کیا جائے۔ اس مقصد کیلئے ضروری ہے کہ وزیر اعلیٰ گلگت بلتستان کی براہِ راست نگرانی میں سیکریٹری زراعت کی سربراہی میں ایک بااختیار گلگت بلتستان ایگریکلچر ٹاسک فورس قائم کی جائے جس میں محکمہ زراعت، لائیو سٹاک، فشریز، جامعات، نجی شعبہ، ترقیاتی ادارے اور کامیاب کسانوں کو شامل کیا جائے۔ اس ٹاسک فورس کو مناسب مالی وسائل، واضح اہداف اور تین سالہ ایگریکلچرل کریش پروگرام دیا جائے تاکہ مختصر مدت میں نمایاں نتائج حاصل کئے جا سکیں۔ یہ پروگرام صرف روایتی فصلوں تک محدود نہیں ہونا چاہیے بلکہ جدید، منافع بخش اور کلائمیٹ سمارٹ زراعت کی بنیاد رکھنی چاہیے۔ سب سے پہلے ورٹیکل فارمنگ اور گرین ہاؤس ٹیکنالوجی کو فروغ دیا جائے تاکہ محدود رقبے سے کئی گنا زیادہ پیداوار اور آمدنی حاصل کی جا سکے۔ پہاڑی علاقوں میں یہ ماڈل چھوٹے کسانوں کیلئے انتہائی موزوں ثابت ہو سکتا ہے۔

اسی طرح جاپان کے کامیاب ون ویلیج، ون پروڈکٹ ماڈل کو گلگت بلتستان میں متعارف کرایا جائے تاکہ ہر گاؤں اپنی ایک منفرد زرعی یا ویلیو ایڈڈ مصنوعات کی شناخت قائم کرے اور مقامی معیشت مضبوط ہو۔ دنیا کے کئی ممالک، خصوصاً چین اور تھائی لینڈ نے ایگرو ٹورازم کو دیہی خوشحالی کا مؤثر ذریعہ بنایا ہے۔ گلگت بلتستان میں بھی ماڈل فارمز، فارم اسٹے، کسان مارکیٹس، فارم کیفے، اپنے ہاتھوں سے پھل توڑنے کی سرگرمیوں اور زرعی میلوں کو فروغ دے کر کسانوں کی آمدنی میں نمایاں اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ فلوریکلچر کو ایک نئی صنعت کے طور پر ترقی دی جائے۔ گلگت بلتستان میں عالمی معیار کے ٹیولپ گارڈنز، کٹ فلاور فارمز، لیلیم، گلیڈیولس، چائنا آسٹر، جربیرا اور دیگر تجارتی پھولوں کی پیداوار کو فروغ دیا جائے۔ اگر سری نگر کی طرز پر بڑے ٹیولپ گارڈنز قائم کئے جائیں تو یہ نہ صرف سیاحت بلکہ مقامی معیشت کیلئے بھی نئی راہیں کھول سکتے ہیں۔ سیڈ پروڈکشن کو زرعی ترقی کا بنیادی ستون بنایا جائے۔ آلو، سبزیات اور پھولوں کے معیاری اور ہائبرڈ بیجوں کی مقامی پیداوار سے کسانوں کے اخراجات کم ہوں گے اور گلگت بلتستان قومی سطح پر ایک اہم سیڈ پروڈکشن زون بن سکتا ہے۔ اسی طرح کمرشل مشروم کلچر، سیری کلچر (ریشم کی پیداوار)، میڈیشنل (ادویاتی پودا جات) اینڈ ایرومیٹک پلانٹس کی تجارتی کاشت اور خوشبودار جڑی بوٹیوں کی برآمدی پیداوار کو خصوصی پروگراموں کے ذریعے فروغ دیا جائے۔ ویلیو ایڈیشن کے بغیر زرعی ترقی ادھوری ہے۔ خوبانی، چیری، سیب، شہتوت، انگور اور دیگر پھلوں سے جام، جیلی، جوس، خشک پھل، ہربل چائے، قدرتی کاسمیٹکس اور غذائی مصنوعات تیار کرنے کیلئے ہوم بیسڈ اور کاٹیج انڈسٹریز کو جدید مشینری، تربیت اور مارکیٹنگ کی سہولیات فراہم کی جائیں۔ آف سیزن سبزیوں کی کاشت، ٹنل فارمنگ اور کلائمیٹ سمارٹ ایگریکلچر کو وسعت دی جائے تاکہ کسان سال بھر آمدنی حاصل کر سکیں۔ اسی کے ساتھ ورمی کمپوسٹ، آرگینک فارمنگ اور قدرتی زرعی نظاموں کو فروغ دے کر گلگت بلتستان کو ایک آرگینک ایگریکلچر برانڈ کے طور پر متعارف کرایا جا سکتا ہے۔ باغبانی کے شعبہ میں

بھی نئی سوچ اپنانا ہوگی۔ ایسی جدید اور دیرپا اقسام متعارف کرائی جائیں جن سے پیداوار، معیار اور مارکیٹ ویلیو میں اضافہ ہو۔ خاص طور پر چیری کی ابتدائی، درمیانی اور دیر سے پکنے والی اقسام متعارف کروا کر چیری کا سیزن ایک ماہ کے بجائے تقریباً دو ماہ تک بڑھایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح بلیو بیری، کیوی فروٹ، خشک کرنے کے قابل جدید انجیر کی اقسام، اعلیٰ معیار کے انگور، اخروٹ، بادام اور دیگر ہائی ویلیو مائنر فروٹس کی تجارتی بنیادوں پر کاشت کو فروغ دیا جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ فوڈ سیکیورٹی کو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ گندم، جو، مکئی، بلیک ویٹ اور فوکس ٹیل باجرہ کے تصدیق شدہ بیجوں کی فراہمی، جدید زرعی مشاورت، آبپاشی کے مؤثر نظام اور موسمیاتی تبدیلی کے مطابق زرعی تحقیق کو ترجیح دی جائے تاکہ خطہ غذائی لحاظ سے مزید مضبوط ہو سکے۔

اگر حکومت، محکمہ زراعت، جامعات، نجی شعبہ، ترقیاتی شراکت دار اور کسان مل کر ایک واضح ویژن کے ساتھ کام کریں، مناسب فنڈز فراہم کئے جائیں اور 3 سالہ زرعی کریش پروگرام پر سنجیدگی سے عمل درآمد کیا جائے تو گلگت بلتستان نہ صرف پاکستان کا سب سے کامیاب ہائی ویلیو، کلائمیٹ سمارٹ، آرگینک اور ایگروٹورازم پر مبنی زرعی خطہ بن سکتا ہے بلکہ وسطی اور جنوبی ایشیا کیلئے ایک مثالی ماڈل بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ زراعت کو محض ایک محکمہ نہیں بلکہ گلگت بلتستان کی معیشت، دیہی خوشحالی، فوڈ سیکیورٹی اور پائیدار ترقی کا بنیادی ستون تسلیم کیا جائے۔ اگر آج درست فیصلے کئے گئے تو آنے والی نسلیں ایک خوشحال، خودکفیل اور زرعی طور پر مضبوط گلگت بلتستان کی وارث ہوں گی۔

آبِ زم زم پینے کے قابل نہیں رہا

1971ء میں ایک مصری ڈاکٹر نے یورپ پریس کو خط لکھ کر دعویٰ کیا کہ آبِ زم زم پینے کے قابل نہیں رہا کیونکہ خانہ کعبہ کا علاقہ سطحِ سمندر سے نیچا ہے اور شہر کا گندا پانی نالیوں کے ذریعے کنویں میں شامل ہو جاتا ہے۔ یہ خبر جب اخبارات کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلی تو مسلمانوں کے دلوں میں بے چینی پیدا ہو گئی۔ یہ بات جب سعودی عرب کے اس وقت کے فرمانروا شاہ فیصل تک پہنچی تو انہیں شدید غصہ آیا۔ ایک مسلمان بادشاہ کے لئے یہ بات ناقابلِ برداشت تھی کہ اسلام کے سب سے مقدس مقام کے پانی پر انگلی اٹھائی جائے۔ چنانچہ شاہ فیصل نے فوری طور پر وزارتِ زراعت و آبی وسائل کو حکم دیا کہ حقیقت جانچی جائے اور زمزم کے پانی کے نمونے یورپ کی معتبر لیبارٹریوں میں بھجوائے جائیں تاکہ سائنسی طور پر اس دعوے کو غلط ثابت کیا جا سکے۔ وزارت نے یہ اہم ذمہ داری جدہ کے پاور اینڈ ڈی سیلی نیشن پلانٹس کے سپرد کی جہاں معین الدین احمد نامی ایک انجینئر کام کرتے تھے جن کا کام سمندری پانی کو کیمیائی طریقوں سے پینے کے قابل بنانا تھا۔ انہیں کہا گیا کہ وہ مکہ جا کر خود اس معمے کی تہہ تک پہنچیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ خود معین الدین احمد کے مطابق، جب وہ اس سفر پر روانہ ہوئے تو انہیں یہ تک اندازہ نہیں تھا کہ زمزم کا کنواں دیکھنے میں کیسا ہو گا۔

جب وہ خانہ کعبہ پہنچے اور حکام کو اپنے دورے کا مقصد بتایا تو ایک شخص کو ان کی مدد کے لئے مقرر کیا گیا۔ کنویں کے قریب پہنچ کر انہیں حیرت ہوئی کیونکہ جس کنویں سے صدیوں سے لاکھوں حاجیوں کی پیاس بجھائی جا رہی تھی وہ دراصل ایک چھوٹے سے تالاب جیسا تھا، بمشکل 18 فٹ لمبا اور 14 فٹ چوڑا۔ انہوں نے کنویں کی پیمائش کی اور اس شخص سے کہا کہ گہرائی معلوم کرنے کے لئے پانی میں اترے۔ وہ شخص غسل کر کے پانی میں اترا اور سیدھا کھڑا ہو گیا، پانی اس کے کندھوں تک آ رہا تھا جبکہ اس کا قد 5 فٹ 8 انچ تھا۔ اب اصل تلاش شروع ہوئی، وہ شخص کنویں کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک کھڑا کھڑا چلتا رہا (سر پانی میں ڈبونے کی اجازت نہیں تھی) تاکہ کوئی پائپ یا سوراخ ڈھونڈ سکے جہاں سے پانی آ رہا ہو مگر دیر تک تلاش کے باوجود کچھ نہ ملا۔ معین الدین احمد نے پھر ایک ترکیب سوچی، انہوں نے کنویں پر نصب بڑے پمپ سے تیزی سے پانی نکلوانا شروع کیا تاکہ سطح نیچے آئے اور پانی کے داخلے کی جگہ ظاہر ہو جائے۔ حیرت انگیز طور پر پہلی بار کچھ نظر نہ آیا مگر انجینئر نے ہمت نہ ہاری، انہوں نے دوبارہ یہ عمل دہرایا، اس بار اس شخص کو ہدایت کی کہ ایک جگہ ساکت کھڑا رہے اور غور سے دیکھے کہ کیا ہو رہا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ شخص اچانک اپنے ہاتھ اٹھا کر خوشی سے بولا، الحمدللہ، مل گیا، ریت میرے پاؤں تلے ناچ رہی ہے، پانی زمین کے اندر سے چھن چھن کر ابل رہا ہے۔ پھر وہ کنویں میں گھومتا رہا اور ہر جگہ یہی منظر دیکھنے کو ملا، پانی ہر طرف سے یکساں مقدار میں زمین کی تہہ سے رس رہا تھا، یہی وجہ تھی کہ کنویں کی سطح ہمیشہ ایک ہی رہتی تھی۔ اپنا مشاہدہ مکمل کرنے کے بعد معین الدین احمد نے پانی کے نمونے یورپی لیبارٹریوں کے لئے اکٹھے کئے۔ خانہ کعبہ سے نکلنے سے پہلے انہوں نے مکہ مکرمہ کے دیگر کنوؤں کے بارے میں پوچھا تو معلوم ہوا کہ وہ سب کے سب خشک پڑے تھے، صرف زمزم ہی صدیوں سے مسلسل بہہ رہا تھا۔ جب یہ رپورٹ اور یورپی لیبارٹریوں کے نتائج شاہ فیصل کے سامنے پیش ہوئے تو ان کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ نتائج نے صاف ظاہر کیا کہ زمزم کا پانی نہ صرف مکمل طور پر پینے کے قابل ہے بلکہ اس میں کیلشیم اور میگنیشیم کی مقدار عام پانی سے کچھ زیادہ ہے جو شاید تھکے ہارے حاجیوں کو تازگی بخشنے کی وجہ ہو۔ اس کے علاوہ اس میں فلورائیڈ کی موجودگی بھی پائی گئی جو جراثیم کش خاصیت رکھتا ہے۔ یوں مصری ڈاکٹر کا دعویٰ سراسر غلط ثابت ہوا اور شاہ فیصل نے یورپی پریس میں اس کی باقاعدہ تردید شائع کروائی۔

ستمبر 2026 کا مہینہ آزاد جموں وکشمیر کے کسانوں کیلئے موسمِ گرما (خریف) کی فصلوں کی کٹائی اور موسمِ سرما (ربیع) کی فصلوں، سبزیوں کی پنیری اور باغات کی دیکھ بھال کا ایک اہم ترین عبوری مہینہ ہے۔ اس مہینے موسمیاتی تبدیلیوں اور زمین کی جغرافیائی ساخت کو مدنظر رکھتے ہوئے درج ذیل زرعی سفارشات پر عمل کریں۔

فصلوں کیلئے سفارشات

گندم کی کاشت کیلئے تیاری:

میدانی اور نیم پہاڑی علاقوں کے زمیندار ستمبر کے آخر تک گندم کی کاشت کیلئے زمین کی تیاری مکمل کر لیں۔ اچھی شہرت رکھنے والی سیڈ کمپنیوں سے تصدیق شدہ گندم کا بیج حاصل کریں۔

مکئی کی کٹائی:

جن پہاڑی اور بالائی علاقوں میں مکئی کی فصل پک کر تیار ہو چکی ہے، وہاں ستمبر میں کٹائی اور گہائی کا عمل مکمل کر لیں۔ فصل کو مناسب طریقے سے خشک کر کے ذخیرہ کریں تاکہ فنگس نہ لگے۔

سرسوں اور کینولہ:

ستمبر کا دوسرا پندرھواڑہ کینولہ اور رایا (سرسوں) کی کاشت کیلئے بہترین ہے۔ روایتی فصلوں سے ہٹ کر کینولہ کی کاشت زیادہ منافع بخش ثابت ہو سکتی ہے۔

سبزیوں کیلئے سفارشات

ستمبر کا مہینہ سردیوں کی سبزیوں کی کاشت اور پنیری لگانے کیلئے نہایت موزوں ہے۔

براہِ راست کاشت کی جانے والی سبزیاں:

مولی، شلجم، گاجر، پالک، میتھی اور دھنیا کی کاشت ستمبر کے آغاز میں ہی براہِ راست زمین میں کریں۔

پنیری کی تیاری و منتقلی:

ٹماٹر، سبز مرچ، بینگن، پیاز، بند گوبھی اور پھول گوبھی کی پنیری ستمبر کے دوران تیار کر کے کھیتوں یا ٹنل میں منتقل کریں۔ بیج بونے سے پہلے فنگس کش دوا لازمی لگائیں۔

کچن گارڈننگ:

محکمہ زراعت آزاد کشمیر کی کچن گارڈننگ کٹس کا استعمال کرتے ہوئے گھروں کے صحن یا پلاسٹک ٹنل میں بھی سبزیاں اگائی جا سکتی ہیں۔

آبپاشی:

سبزیوں کی پنیری یا کاشت کے فوری بعد پہلا پانی دیں۔ بعد میں موسم کو دیکھ کر 7 سے 10 دن کے وقفے سے پانی دیں۔

باغات کیلئے سفارشات

میوہ جات کی برداشت اور کانٹ چھانٹ:

بالائی علاقوں (جیسا کہ باغ، پلوامہ، مظفرآباد) میں بادام، سیب اور ناشپاتی کی فصل کی برداشت کے بعد پودوں کی کانٹ چھانٹ ستمبر کے وسط تک مکمل کر لیں۔

نئے باغات کی منصوبہ بندی:

موسم سرما میں لگائے جانے والے نئے باغات (سیب، اخروٹ، خوبانی، چیری) کیلئے گڑھے کھودنے اور زمین کی تیاری کا کام اسی مہینے شروع کریں۔

زیتون کی کاشت:

جو کسان زیتون کے باغات لگانا چاہتے ہیں وہ محکمہ زراعت آزاد کشمیر کی آفیشل ویب سائٹ سے زیتون کے پودوں کا درخواست فارم اور اقرار نامہ ڈاؤن لوڈ کر کے رعایتی قیمت پر پودوں کیلئے اپلائی کر سکتے ہیں۔

بیماریوں کا تدارک:

پھل دار درختوں کو نقصان پہنچانے والے کیڑوں سے بچاؤ کیلئے محکمہ زراعت کے پیسٹ مینجمنٹ پروگرام کے تحت تجویز کردہ سپرے کریں۔

پولٹری فارمز کیلئے سفارشات

ستمبر 2026 میں پاکستان کے موسم میں تبدیلی (گرمی اور حبس کے بعد خنکی کا آغاز) اور مون سون کے آخری اثرات کے باعث پولٹری فارمز کو پرندوں کی صحت اور بہتر پیداوار کیلئے خاص احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس مہینے حبس اور درجہ حرارت میں اتار چڑھاؤ کے باعث سانس اور پیٹ کی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ پولٹری فارمز کیلئے ستمبر کے مہینے کی اہم ترین سفارشات درج ذیل ہیں۔

حبس اور گھٹن کا تدارک:

ستمبر میں گرمی اور حبس کی وجہ سے شیڈ میں گھٹن ہو سکتی ہے۔ ایگزاسٹ فین کا استعمال یقینی بنائیں تاکہ ہوا کا دباؤ درست رہے اور پرندوں کو تازہ ہوا ملتی رہے۔

درجہ حرارت کا توازن:

دن کے وقت گرمی اور رات کو ہلکی خنکی کی وجہ سے پولٹری شیڈ کا درجہ حرارت اچانک تبدیل ہو سکتا ہے۔ رات کے وقت پردوں کی سیٹنگ پر خاص توجہ دیں تاکہ پرندوں کو سردی یا کولڈ سٹریس نہ ہو۔

نمی سے بچاؤ:

برسات اور ہوا میں نمی کے باعث لکڑی کا برادہ یا چاول کا چھلکا گیلا ہو جاتا ہے یا اس میں روڑیاں بن جاتی ہیں۔ گیلے برادے یا چاول کے چھلکے کو فوراً تبدیل کریں یا خشک کریں۔

فنگس کا خاتمہ:

چاول کے چھلکے یا لکڑی کے برادے میں نمی کی وجہ سے فنگل انفیکشن کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ لکڑی کے برادے یا چاول کے چھلکے کو خشک رکھ کر اس جان لیوا بیماری سے بچا جا سکتا ہے۔

مائیکوٹاکسن سے بچاؤ:

فیڈ اسٹورز میں نمی کی وجہ سے خوراک میں الّی (فنگس) لگنے کا شدید خطرہ ہوتا ہے۔ فیڈ کو زمین پر رکھنے کے بجائے لکڑی کے تختوں پر رکھیں اور

تازہ خوراک استعمال کروائیں۔

پانی کی صفائی:

برسات کے بعد پانی کے ذرائع آلودہ ہونے سے ایکولائی اور سالمونیلا جیسی بیماریاں پھیلتی ہیں۔ پانی میں کلورین یا واٹر سینیٹائزر کا استعمال لازمی کریں۔ پرندوں کو الیکٹرولائٹس اور وٹامن سی کی فراہمی جاری رکھیں تاکہ وہ موسمی تناؤ (سٹریس) سے محفوظ رہیں۔

سانس کی بیماریوں کا علاج:

اس موسم میں مرغیوں میں نزلہ، زکام، کھانسی اور ریشے کی شکایات عام ہوتی ہیں۔ کسی بھی علامات کی صورت میں ماہر امراض پولٹری کے مشورے سے بروقت اینٹی بائیوٹک یا برونکوڈائلیٹرز کا استعمال کریں۔

وائرل حملوں سے بچاؤ:

پاکستان میں رانی کھیت اور فاول پاکس (ماتا) کے کیسز اس موسم میں بڑھ سکتے ہیں۔ شیڈ میں غیر متعلقہ افراد کا داخلہ بند کریں، جراثیم کش سپرے کو معمول بنائیں اور ویکسینیشن کا شیڈول ہر صورت پورا کریں۔

ڈیری و لائیوسٹاک فارمرز کیلئے سفارشات

ستمبر 2026 میں آزاد جموں و کشمیر کے ڈیری اور لائیوسٹاک فارمرز کیلئے موسم کی تبدیلی (مون سون کا خاتمہ اور موسم سرما کا آغاز) کے پیشِ نظر اہم ترین سفارشی اقدامات درج ذیل ہیں۔

چارہ جات کا انتظام

سائلج کی تیاری:

مکئی کی فصل اس مہینے تیار ہوتی ہے۔ کسانوں کو سردیوں میں چارے کی قلت سے بچنے کیلئے سائلج لازمی بنالینا چاہیے تاکہ دودھ کی پیداوار برقرار رہے۔

موسمِ سرما کے چارے کی کاشت:

ستمبر کے وسط سے لے کر آخر تک سردیوں کے چارے جیسے برسیم، لوسرن اور رائی گراس کی کاشت شروع کردیں۔

بیماریوں سے تحفظ

برسات کے بعد کا موسم جانوروں میں وبائی امراض پھیلنے کیلئے انتہائی حساس ہوتا ہے۔ محکمہ لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ آزاد کشمیر کے مطابق درج ذیل حفاظتی ٹیکے فوری لگوائیں:

منہ کھر:

گائے اور بھینسوں کو منہ کھر کی بیماری سے بچاؤ کی ویکسین لازمی لگوائیں کیونکہ حکومت کی طرف سے اس کیلئے مفت ویکسی نیشن مہم بھی چلائی جاتی ہے۔

گل گھوٹو:

مون سون کے بعد گل گھوٹو کا خطرہ بڑھ جاتا ہے، فوری حفاظتی ٹیکے مکمل کریں۔

بھیڑ بکریوں کی حفاظت:

چھوٹے جانوروں کو پی پی آر اور انٹروٹوکسیمیا کے ٹیکے لگوائیں۔ کسان اینیمل اینڈ پولٹری ویکسی نیشن گائیڈلائنز پر عمل کریں۔

پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ:

برسات میں آلودہ پانی اور گھاس چرنے کی وجہ سے جانوروں کے پیٹ اور جگر میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ ستمبر کے شروع میں تمام چھوٹے بڑے جانوروں کو ڈی ورمنگ کی ادویات پلائیں۔ جگر کے کیڑوں کیلئے مخصوص دوا کا استعمال کریں تاکہ جانور کمزور نہ ہوں اور ان کی بھوک برقرار رہے۔

فارم مینجمنٹ

ستمبر میں راتیں ٹھنڈی اور دن گرم ہونے لگتے ہیں جو جانوروں میں نمونیا کا سبب بن سکتا ہے، اس کیلئے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

ہوا کا رخ:

رات کے وقت جانوروں کو براہِ راست ٹھنڈی ہوا اور اوس (شبنم) سے بچائیں۔

صفائی ستھرائی:

برسات کی نمی کی وجہ سے شیڈز میں مکھیاں، مچھر اور چیچڑ بڑھ جاتے ہیں۔ چیچڑ مار سپرے کریں تاکہ جانور کھلیریوسس جیسی خطرناک بیماریوں سے محفوظ رہیں۔

حکومتی سکیموں اور ایڈوائزری سے فائدہ اٹھائیں

آزاد کشمیر لائیو سٹاک ڈیپارٹمنٹ فارمرز کی معاونت کیلئے مختلف پراجیکٹس چلا رہا ہے۔

لائیوسٹاک بزنس ایڈوائزری سروس:

فارم کو تجارتی سطح پر بہتر بنانے کیلئے کسان تحصیل یا ضلع کی سطح پر قائم لائیوسٹاک بزنس ایڈوائزری سروس سے تکنیکی اور مالیاتی مشاورت حاصل کر سکتے ہیں۔

سبسڈی سکیمیں:

اگر آپ اپنے فارم کی نسل کشی کو بہتر بنانا چاہتے ہیں تو محکمہ کی کلائمیٹ سمارٹ ڈیری ہیفر سبسڈی سکیم اور بھیڑ بکریوں کے ترقیاتی پروگرام کے بارے میں معلومات حاصل کرتے رہیں۔ اگر آپ کو اپنے جانوروں میں کسی بیماری کی علامات نظر آئیں یا مزید تکنیکی معلومات درکار ہوں تو اپنے قریبی سرکاری ویٹرنری ہسپتال یا لائیوسٹاک کمپلیکس مظفرآباد سے فوری رجوع کریں۔

فش فارمرز کیلئے سفارشات

ستمبر 2026 میں آزاد جموں و کشمیر کے موسمی حالات اور مون سون کے آخری ایام کو مدنظر رکھتے ہوئے محکمہ وائلڈ لائف اینڈ فشریز آزاد کشمیر اور ماہرین کی جانب سے فش فارمرز کیلئے اہم تیکنیکی سفارشات درج ذیل ہیں۔

آکسیجن کی نگرانی:

ستمبر کے مہینے میں مطلع اکثر ابر آلود رہنے کی وجہ سے تالابوں میں قدرتی آکسیجن کی کمی ہو سکتی ہے۔ فارمرز صبح سویرے آکسیجن کی مقدار لازمی چیک کریں اور ضرورت پڑنے پر ایریٹر چلائیں یا تازہ پانی شامل کریں۔

پانی کی گہرائی:

تالابوں میں پانی کی گہرائی 4 سے 5 فٹ تک برقرار رکھیں تاکہ آنے والے سرد موسم کیلئے

مچھلیوں کو سازگار ماحول مل سکے۔

پی ایچ اور کھاراپن:

مون سون کی بارشوں کے بعد تالاب کے پانی کا کھاراپن بدل سکتا ہے۔ پانی کی پی ایچ کو 7.5 سے 8.5 کے درمیان رکھنے کیلئے ماہرین کے مشورے سے چونا استعمال کریں۔

متوازن خوراک:

مچھلیوں کی بہتر بڑھوتری کیلئے ستمبر کا مہینہ بہت اہم ہے۔ مچھلی کو روزانہ اس کے وزن کے مطابق پروٹین سے بھرپور مصنوعی خوراک دن میں دو بار (صبح اور شام) باقاعدگی سے دیں۔

کھاد کا استعمال:

تالاب میں قدرتی خوراک کی افزائش کو برقرار رکھنے کیلئے نامیاتی یا غیر نامیاتی کھادوں کی ہلکی خوراک جاری رکھیں لیکن پانی کا رنگ زیادہ گہرا سبز ہونے کی صورت میں کھاد کا استعمال روک دیں۔

بڑھوتری کی نگرانی:

نرسری تالابوں میں موجود مچھلی کے بچوں کی سخت نگرانی کریں اور ان کی صحت کا جائزہ لیتے رہیں۔

شفٹنگ:

جو فنگرلنگز (مچھلی کے بچے) مناسب سائز حاصل کر چکے ہیں، انہیں بڑے تالابوں میں منتقل کرنے کا یہ موزوں وقت ہے تاکہ سردی شروع ہونے سے پہلے ہی وہ خود کو نئے ماحول میں ڈھال سکیں۔

سرد پانی کی مچھلی (ٹراؤٹ فارمنگ):

نیلم اور جہلم کے بالائی علاقوں میں ٹراؤٹ فارمنگ کرنے والے فارمرز پانی کے بہاؤ اور درجہ حرارت پر نظر رکھیں۔ سردیوں کی افزائش نسل کیلئے بروڈ اسٹاک کی چھانٹی شروع کریں۔

گرم پانی کی مچھلی:

میرپور اور کوٹلی کے اضلاع میں کارپ مچھلیوں (روہو، موری، تھیلہ) کے فارمرز کو چاہیے کہ وہ اکتوبر نومبر کی سردی سے پہلے مچھلیوں کا وزن زیادہ سے زیادہ بڑھانے پر توجہ دیں کیونکہ سردیوں میں مچھلی خوراک کھانا کم کر دیتی ہیں۔

بیماریوں کی تشخیص:

مون سون کے بعد مچھلیوں میں پرجیویوں اور فنگس کے حملے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اگر مچھلی پانی کی سطح پر تیرتی ہوئی یا سست نظر آئے تو فوری طور پر فشریز ہیلپ لائن یا قریبی ماہرین سے رجوع کریں۔

حفاظتی باڑ اور نیٹ:

تالاب کے کناروں کی مرمت کریں اور مچھلی خور پرندوں یا دیگر جانوروں سے بچاؤ کیلئے حفاظتی نیٹ کا استعمال یقینی بنائیں۔

آزاد کشمیر کے کسانوں کیلئے ہیلپ لائن

آپ محکمہ زراعت آزاد کشمیر کے مرکزی ہیڈ کوارٹر مظفر آباد کے آفیشل فون نمبر 0582-2920563 پر رابطہ کر کے معلومات حاصل کر سکتے ہیں۔ مزید رابطوں اور معلومات کے لیے درج ذیل تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

اہم رابطہ نمبرز مرکزی دفتر (مظفر آباد):

0582-2920563

ناظم زراعت (تحقیق):

05822920542

آفیشل ای میل ایڈریس:

agriculture_ajk@yahoo

مرکزی پتہ محکمہ زراعت آزاد کشمیر شوکت لائنز، لوئر گوجرہ، مظفر آباد آزاد کشمیر

آن لائن خدمات

کاشتکار مختلف سرگرمیوں، فارم ڈاؤن لوڈ کرنے اور اپنے مسائل کے حل کیلئے محکمہ زراعت آزاد کشمیر کی آفیشل ویب سائٹ پر بھی رجوع کر سکتے ہیں۔

✻✻✻✻✻

دل میں اک لہر سی

ناصر کاظمی

دل میں اک لہر سی اٹھی ہے ابھی
کوئی تازہ ہوا چلی ہے ابھی

کچھ تو نازک مزاج ہیں ہم بھی
اور یہ چوٹ بھی نئی ہے ابھی

شور برپا ہے خانۂ دل میں
کوئی دیوار سی گری ہے ابھی

بھری دنیا میں جی نہیں لگتا
جانے کس چیز کی کمی ہے ابھی

تو شریک سخن نہیں ہے تو کیا
ہم سخن تیری خامشی ہے ابھی

یاد کے بے نشاں جزیروں سے
تیری آواز آ رہی ہے ابھی

شہر کی بے چراغ گلیوں میں
زندگی تجھ کو ڈھونڈتی ہے ابھی

سو گئے لوگ اس حویلی کے
ایک کھڑکی مگر کھلی ہے ابھی

تم تو یارو ابھی سے اٹھ بیٹھے
شہر میں رات جاگتی ہے ابھی

وقت اچھا بھی آئے گا ناصرؔ
غم نہ کر زندگی پڑی ہے ابھی

✻✻✻

پاکستان میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی نامیاتی کھاد
امپورٹڈ نامیاتی مادے کے ساتھ
BOP
دانے دار
بمسی
بائیو آرگینو فاسفیٹ
کاشت سے برداشت تک
فاسفورس کی فراہمی
SALAR AGRO (Pvt) Ltd.
BUMSEY
بمسی
بائیو آرگینک فاسفیٹ
GUARANTEED ANALYSIS
30% (min)
15% (min)
Net Weight: 50kg
SALAAR AGRO (Pvt) Ltd.
10 بیگ پر
1 بیگ فری
نامیاتی مادہ 15 فیصد
فاسفورس 20 فیصد
کسان ورلڈ
MARKETING
چوہدری افتخار سندھو
کسان ورلڈ مارکیٹنگ لاہور
(قائدِ اعظم گولڈ میڈلسٹ)
0322-6780242

Monthly CPL No. 255 Lahore

KISANWORLD

https://kisanworldmagazine.com

جلد: 17 شمارہ: 9

ستمبر 2026